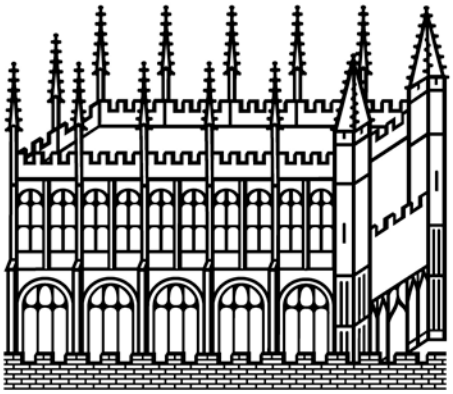


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

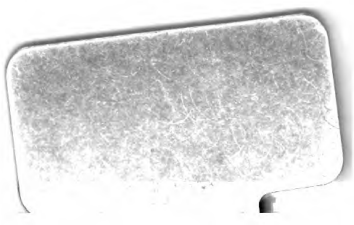
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16. D-3

16 D 3



پنجرقعہ ملا ظہوری کا مشہور مع دو شرح
رقعات بیدل از مرزا عبدالقادر بیدل
رقعات لچھمی نرائن تصنیف منشی لچھمی نرائن
رقعات امان اللہ حسینی - بلاغت
و فصاحت مین مشہور ہے -
رقعات نظامیہ مشہور انشا ہے -
رقعہ گلستان عکس از مولوی عبدالعزیز صاحب آروی
رقعات احسن جسکا نام از تنگ فرہنگ
ہے از حکیم محمد احسن بہ طرز دساتیر -
پنجرقعۂ ولایت از سید ولایت علی صاحب
گلزار ولایت - ایضا
رقعات فیض آگین - مکتوبات -
توقیعات کثیرہ از جلال الدین طباطبائی -
کلیات سہ نثر مرزا غالب پنج آہنگ
دستنبو - مہر نیمروز -
ابوالفضل ہمہ دفتر - مولوی
ہادی مرحوم کے محشی کیا -
رسائل طغرا نثرہاے مشہور مع رقعات
حسن و عشق - مؤلفہ نعمت خان عالی
کنجدائی حسن و عشق مین -
مرافعہ قضا و قدر مصنفہ منشی ظہیرالدین
رقعات نامی تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب
مینا بازار - مؤلفہ ارادت خان واضح
بہت خوشخط و محشی -
شرح مینا بازار مطبوعہ نادر از مولوی امام بخش صہبائی
سہ نثر ظہوری - مع مقدمات ثلثہ
یہ کتاب مشہور ہے -
شرح سہ نثر ظہوری نثر نورس کی شرح
از مولانا مفتی سعداللہ مغفور -
کشایش نامہ فرہنگ تصنیف منشی راجکرن
لذۃ الافہام - نثر تصنیف مولوی سید
محمد علی موسوی دہلوی -

تضمین گلستان اشعار گلستان کی تضمین -
سلک مسلسل مصنفۂ منشی چندرکا پرشاد
بندگی نامہ بطور ترجیع بند مصنفہ رائے
کنہیالال صاحب بہادر -
مظہر العجائب مصنفہ مرزا قتیل
صفات ہر شئے کا ذکور کارآمد منشیان -
تاج المدائح - نثر رنگین تصنیف منشی
انوار حسین تسلیم سہسوانی در صنائع -
مفتاح الصفات - مصنفہ منشی
رام نرائن صاحب -
صفات کائنات - مشہور کتاب ہے
انشا پردازی مین کہ صفات سراپا اور
اشیاے مختلف کی صفات جو کہ بڑے بڑے
اساتذہ نے مثل ملا طغرا ظہوری وغیرہ نے
لکھی ہین وہ سب بعنوان شایستہ اسمین مندرج کیے -

کتب متفرقات دینیہ

عمدۃ البضاعت فی مسائل الرضاعۃ -
فوائد بہیہ نے تراجم الحنفیہ مع تعلیقات جسمین
حالات تاریخی فقہا و محدثین اہل دین کی بہت
مفصل اور مبسوط ہین -
تعبیر الرویا یعنے خواب نامہ تصنیف محمد بن
سیرین معبر مستند ہے کاغذ قسم عمدہ -
فرائض شریفی شرح سراجیہ
علم فرایض مین محشی -
رسالہ بہیۃ الموسومۃ بالمجیدیۃ
فی تعداد الشہداء الاخرویۃ
مصنفہ محمد عبدالمجید خان صاحب داماد
نواب والی ٹونک یہ کتاب زبان عربی مین ہے -
مجربات دیربی عملیات از علامۂ دہر
شیخ احمد دیربی مطبوعہ مطبع مصر کی نقل
طبع ہوئی ہے -

تمت

لازم و متعدی از مولوی عبدالعزیز صاحب
ناصر الصبیان معروف بتعلیم مصطفائی
سود مند اطفال از ناصر علی صاحب۔

ناصر الصبیان معروف بہ مصادر ناصری
تصنیف ایضاً۔

کتب فارسی درس متبدیان

کریما محشی از تصنیفات شیخ سعدی رح
کریما معرب۔ قلم جلی مع اعراب ایجاد
منشی کالکا پرشاد موجد مرحوم۔
کریما مترجم۔ ہر ایک شعر کے نیچے معنی
اوسکے اردو مین ہین۔
کریما جیما ترجمہ ہی کریما کا ابیات ہموزن مین
دریکتا شرح کریما مصنفہ حافظ محمد نذیر صاحب
پنج گنج۔ یعنے کریما۔ نام حق۔ محمود نامہ
پند نامہ عطار۔ رسالۂ قاضی قطب۔
مامیقمان تصنیف شاہ علاء الدین اودہی۔
محمود نامہ مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے
قافنامہ جزا غنامہ اشعار لایق بیت بچی متبدیان کے
عطائی نامہ تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لائق
صفوۃ المصادر عرفا ندنامہ مشہور کتاب ہے
ہفت ضابطہ۔ تصنیف علی نقی خان
درس اطفال کے لیے۔
دستور المکتوبات۔

انشاء بہار عجم مصنفہ مولوی امانت علی صاحب
انشاء فائز۔ از مولوی محمد اکرم صاحب
متخلص فائز مطبوعہ مطبع نظامی۔
انشاء فیضرسان از منشی حفیظ اللہ۔
انشاء خلیفہ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی
انشاء تمیز مصنفہ منشی کالی ایضاً متخلص بہ تمیز
انشاء مادہو رام مشہور انشا ہے۔
انشاء منیر مصنفہ منیر صافی منیر لاہوری۔
انشاء بہار ہند۔ تصنیف مولوی
عبدالعزیز صاحب۔

انشاے جامی۔ تصنیف مشہور از
مولانا عبدالرحمن جامی۔
انشاے طاہر وحید مشہور کتاب
از مرزا طاہر وحید۔
انشاء فائق از مولوی محمد فائق۔
انشاے صفدری۔ جس مین رقعات
فارسی اور اوسکے مقابل اردو مین۔
انشاء گلزار عجم مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی
انشاء مفید تصنیف منشی لچھمین رام صاحب
انشاء دلاویز از مولوی عبدالعزیز صاحب تلامذہ شطرنج
انشاء عجیب۔ مشہور کتاب ہے۔
ظہیر الانشا مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم
مجموعہ انشاے۔ صفیر بلبل و صحت نامہ
از عبداللہ خان علوی۔
شبنم شاداب مع فرہنگ لغات
نادر انشا از ملا ظہیرا کفر شی یہ بڑے
رتبہ کی انشا ہے متین عبارت۔
انشاء دلکشا مصنفہ منشی فتح محمد صاحب
فیاض دلبستان مصنفہ منشی ولایت حسین خانصاحب
دستور الصبیان۔ درس اطفال
کے لیے مفید ہے۔
رقعات عزیزی از تصنیفات مولوی
عبدالعزیز صاحب آروی۔
رقعات عالمگیری۔
رقعات قتیل مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل
رقعات ابوالفضل از تصنیفات
ابوالفضل علامی مشہور کتاب ہے۔

کہ مشہور ساتھہ نام گڈیہ امیٹھی کے ہی ادام اللہ حشمتہ واجلالہ دو رسالہ ایک رسالہ موسوم
بہ بحر العروض مسطول کہ نام تاریخی ہی اور دوسری کا نام رسالہ قافیہ ہی باہتمام چند روزہ فہتلم کو
پہونچی اور بتعمیہ احقر کیا تی قبیح تاریخ رسالہ اول کے نام سے مستخرج ہوتی دعا مؤلف کی یہ ہے

بیت

اس رسالہ کا درس جو کہ کرے | علم اوسکو خدا نصیب کرے

خاتمۃ الطبع

سبب تاسیس سخن حمد و آفرین ہے - اور موجب فزید برکات نعت بسیط حضرت
ختم المرسلین ہے من بعد اوپر رائے سلیم ہر صغیر و کبیر رجز خوان میدان قافیہ سنجی
و سخنوری کے اور طے و قطع کنندگان وادی عریض و طویل معنی پروری کے کہ
طبع متدارک سریع الخروج اونکی فاصلہ کرائے دوائر مجتلبہ و موتلفہ قصر افلاک کو
بیک وقف نگاہ رواروی سے طے کرتی ہے متقارب اور واضح ہو کہ اس زمانہ قریب
مین دو رسالہ جدید التالیف نادر المثال کل ایک من اصول و ارکان علم عروض
کا بیان مسلسل ہے جسکا نام بحر العروض مطول ہے دوسرے رسالہ مین فن
قافیہ ہے جو بقید لطافت بیانی نایاب زمانہ ہے کہ مشہور بنام رسالہ قافیہ ہے
ان دونون رسالہ مین فی قصر علم عروض و قافیہ کا پورا پورا کامل بیان ہے تصنیف شاعر
نوش فکر شیوا زبان سخنور شیرین مقال پنڈت کنہیا لال صاحب عاشق تخلص
بس ہر دو رسالہ نادر بموجب خواہش شائقین علم دوست اور حسب مراد مصنف
موصوف کی بصحت مصنف مطبع نامی سرچشمہ مروت جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ واقع کانپور مین
بماہ اکتوبر ۱۸۷۶ء باہتمام کمال لال بشیشر دیال
نقش انطباع سے آراستہ
ہوئی
فقط

بجاے ایک حرف مفرد کے شمار کیے جاتے ہین مگر جیم یا یاے عربی کو ساتھ جیم یا یاے فارسی کے قافیہ باندہنا عیوب قافیہ مین داخل ہے جیسے باج اور تاج اور آب اور آپ
اسیطرح کاف عربی و عجمی کا قافیہ نادرست ہے مثل شک اور سگ کی

فائدہ واضح ہو کہ نسبت مستزاد کے اختلاف اقوال ہی کوئی جزو مستزاد کو منظوم کہتا ہی اور کوئی منثور مگر وہ منظوم ہوتا ہی اور ایک جزو اجزاے بحر شعر سے ہوتا ہی اور یہ دو قسم پر منقسم ہی ایک مستزاد الزم اور دوسرا مستزاد عارض مستزاد الزم وہ ہی جسمین مضمون شعر کا منحصر اوپر جزو مستزاد کے ہو اور مستزاد عارض اوسکو کہتے ہین جسمین معنی شعر کے جزو مستزاد پر منحصر نہو جیسی اس مستزاد جزا مین

جادو ہے نگہ چھب ہی غضب قہر ہے مکھڑا ✣ اور قد ہی قیامت
غارت گر دین وہ بت کافر ہی سراپا ✣ اللہ کی قدرت
ہین بال بھی بکھری ہوئی بکھڑے پہ دہو و اندہار ✣ جون شعلہ پہ ہو دود
اور رنگ رخ یار بھی گویا کہ بھبھو کا ✣ اور تس پہ ملاحت

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ کہ بفضل اوس صانع بیچون و چرا کے جسنے زحافات روز و شب کو بیچ بجور روزگار کے پیدا کیا اور بجور روزگار نا پیدا کنار کے ساتھ اوزان مختلفہ ارکان موسیقی اور سبب سرد و گرم کے ایسا سنجیدہ کیا کہ اوسکا منحرف ساتھ کمی اور بیشی کے ہونا غیر ممکن الوقوع ہی اسیطرح روزگار کو تقطیع کرتا ہی کہ محسوس نہین ہوتا اور خود بخود بی اعانت جنن اور خرم آلہ تقطیع کے حذف ہوتا جاتا ہی اور کوئی تدبیر داخلی یا خارجی ساتھ قافیہ بندی متواترہ کے متدارک اوسکے علم کی نہین ہوسکتی تا بتاسیس بناے عقل مقید چہ رسد اور ساتھ فیضان تذکار نام نامی و اسم گرامی آقاے نامدار نصفت شعار سخن پرور سخندان صاحب علم و ہنر ہمہ دان قدردان مرتبہ شناس عالم یا ذل عادل کامل سری مہاراجہ مادھو سنگھ بہادر راجہ راج ریاست اٹیٹھی

جیسا حرم اور کرم کا میم اصلی ہی اور حرف روی ہے اور میم بدرم و پسرم کا تر کیبی ہے
اسلیے حرف وصل ہوگا نہ حرف روی

فائدہ قافیہ حرف وصل کا ساتھ حرف روی جزو کلمہ کے درست اور جائز ہی جیسے بیدادگری
اور پری کا قافیہ اس شعر مین آیا ہی ؎

تنگ آیا ہون اوس حور کی بیدادگری سے | اوجھاون گا اب دل کو کسی اور پری سے

اس قسم کا قافیہ کا باندھنا بہ نزدیک بعض شعرا کے احسن نہین ہی الا جو اشعار عربی
اور فارسی اور اردو مین جائز رکھا گیا ہے وہ ممنوعات سے نہین ہوسکتا ایک شعر
تین چار قافیہ کا لانا یا انکہ کل شعر کو مقفی کہنا درست ہی بلکہ صنعت مین داخل ہی جیسے شعر جامی

ازین صحرا جواد خامہ پے کن | درین سودا سواد نامہ طے کن

ہاے ہوز کا الف کے ساتھ قافیہ مین بدلنا جائز ہی جیسے ؎

گل کسی شمع رو پہ کھا بیٹھے | دل کو پروانہ سان جلا بیٹھے
تشنگان وفا شہید ہوئے | اب پڑھین آب مرثیا بیٹھے

دیگر ؎

جام ٹوٹا بت بدمست کہ مینا ٹوٹا | دل عاشق کی بھی کچھ قدر ہے ٹوٹا ٹوٹا
زہر کھائے ہوے پھرتے ہین یہ مے نوشی پر | کوٹ کر پھانک لیا جب کوئی شیشا ٹوٹا

حروف ہندی مخاوط التلفظ مثل بھا و پھا و تھا و ٹھا و دھا و چھا وغیرہ کو ساتھ حروف
واحد فارسی قافیہ مین باندھنا جائز ہی جیسے آتش ؎

سانپ کا زہر وہ گیسو مین اوگلی والے | آہوے چشم چھلاوی کو ہین چھلنے والے

دیگر منہ ؎

اوٹھتے ہی تیری بزم سے سب اوٹھ کھڑے ہوے | وہ یار رہگیے کہ جو تھے غش پڑے ہوے

دیگر ؎

عمر بھر دام محبت سے نکلنا معلوم | ایسے دریا مین ہون ڈوبا کہ اوچھلنا معلوم

اور یہ حروف کو تحریر مین ساتھ ہاے ہوز کے لکھے جاتے ہین مگر تقطیع اور قافیہ مین

جیسے اس رباعی حضرت خواجہ حافظ شیرازی مین ہی

ای دوست ترا دوست کہ دارد چو منی | با خوی بدت دوست چہ دارد چو منی
ہر جا کہ روم خوی بدت خواہم گفت | تا ہیچ کست دوست ندارد چو منی

بعض اساتذہ کا یہ قول ہی کہ الفاظ عربی مثل مومنات و مسلمات اور حشمت اور عبادت اور صورت اور طلعت کا قافیہ لانا درست ہی اور ایطا مین شمار نہین ہوسکتا چنانچہ شیخ سعدی نے بنیاد قافیہ کی ایک حرف پر رکھکر اس شعر مین روضہ اور بیضہ کا قافیہ مستعمل کیا ہی ؎

چنان نادر افتاد در روضہ | کہ در لاجوردی طبق بیضہ

فائدہ واضح ہو کہ اگر شعر مردف ہو تو قاعدہ مذکورہ بالا قابل اعتراض نہین ہوسکتا کیونکہ ردیف عیب قافیہ کو پوشیدہ کرتی ہی جیسے اس شعر حافظ مین ؎

دل سراپردۂ محبت اوست | دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

شعر ہندی آتش

دو دن کی زندگی مین ہی ہم مری ہوئے | جوش جنون سے زور کیا جب ہری ہوئے

متاخرین اسکو ناجائز تصور کرتے ہین اگر تکرار حرف ماقبل تاے فوقانی کے متحد ہو تو بہتر ہے جیسے صباحت اور ملاحت مین مگر مصافت اور غلامت بتاے خطاب کا قافیہ درست نہین ہی نورالدین احمد کا قول ہی کہ بعض حروف زائد مشہور التر کیب جب اور حروف سے ملائین اور اسصورت مین مشہور التر کیب نرہین تو وہ حیثیت حرف روی کی پیدا کرتی ہین جیسے نون زرین اور پارین ہین کہ مشہور التر کیب ہی مگر حرف روی نہین ہوسکتا ہان اگر ہاے ہوز اوسمین زیادہ کیا جاے اور کہا جاے زرینہ اور پارینہ تو البتہ حرف روی ہوسکتا ہی اسیطرح خندان اور گریان بھی جائز نہین ہی مگر خندانذ اور گریاند کا قافیہ درست ہی بعضون کا قول ہی کہ جو حرف اصلی ہو اگر اوسکا قافیہ ساتھ حرف ترکیبی کے کیا جاے تو حرف اصلی بھی حیثیت حرف ترکیبی کی پیدا کریگا

اسمین ہو اور سمجھو کا قافیہ ہی اور بغرض ردیف ہی اور یہ جائز ہی کہ تمام شعر قافیہ اور ردیف ہو چنانچہ اس رباعی مولوی جامی مین لفظ اول قافیہ ہے اور تمام مصرعہ اول اور دوم و چہارم ردیف ہی ؎

من در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش	تن در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش
تا کے چشمم سرشک حسرت ریزد	اندر غم ہجر و دل بدیدار تو خوش

نصیر الدین طوسی کا قول ہے کہ ردیف مین تکرار لفظ کی معتبر ہی نہ تکرار معنی کی یعنی معنی متحد ہون یا نہون مگر لفظ ایک ہی تکرار ہو اور یہ قول انکا صحیح بلکہ اصح ہی مگر نزدیک خواجہ کے ردیف مین استقلال لفظ بھی شرط نہین ہی اونکا قول یہ ہی کہ جو کلمہ یا کلمات بعد حرف وصل کے واقع ہو وہ داخل ردیف ہے بلکہ خود حرف وصل اگر متحرک ہو تو وہ بھی ردیف مین شمار کیا جاویگا ؛

فائدہ واضح ہو کہ ردیف اختراع فارسیان ہی اور عرب اگر کہین ردیف کو کام مین لاتے ہین تو وہ تتبع فارسیان کا کرتے ہین اور اختلاف حرف ردیف مین کسیطرح جائز نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ شاعر اوسکی جانب اشارہ کرے اور ردیف بعض مقام پر زائد بھی آتی ہی کہ کچھ تعلق شعر سے نہین رکھتی چنانچہ حضرت حافظ شیراز کا یہ شعر ہی اسمین حرف را زائد ہی ؎

محرم راز دل شیدائے خود | کس نمی بینم ز خاص و عام را

اور بعض اشعار اساتذہ مین قافیہ بھی زائد آتا ہی مثلاً شعر سعدی مین

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر	بزرگان نخادہ بزرگی بسر

اوسمین شعر مین قافیہ اور ردیف ہون اوسکو مقفی مردف کہتے ہین بفتح را و تشدید دال مہملہ

مقدمہ

چند ضوابط ضروری کا بیان اسمین کیا جاتا ہی

فائدہ واضح ہو کہ ہاے ہوز اگر وسط کلام مین واقع ہو اور واجب الحذف نہو جیسے کہ وچہ و نہ مین تو حرف روی قرار پا سکتا ہی اور تکرار اوسکی الف مین شمار نکی جاویگی

جیسے اس رباعی حضرت خواجہ حافظ شیرازی مین ہی

ای دوست ترا دوست کہ دارد بجز من
با خوی بدت دوست چہ دارد بجز من
ہر جا کہ روم خوی بدت خواہم گفت
تا ہیچ کست دوست ندارد بجز من

بعض اساتذہ کا یہ قول ہی کہ الفاظ عربی مثل مومنات و مسلمات اور حشمت اور عبادت اور صورت اور طلعت کا قافیہ لانا درست ہی اور ایطا مین شمار نہین ہوسکتا چنانچہ شیخ سعدی نے بنیاد قافیہ کی ایک حرف پر رکھکر اس شعر مین روضہ اور بیضہ کا قافیہ مستعمل کیا ہی ؎

چنان نادر افتاد در روضہ
کہ در لاجوردی طبق بیضہ

فائدہ واضح ہو کہ اگر شعر مردف ہو تو قاعدہ مذکورہ بالا قابل اعتراض نہین ہوسکتا کیونکہ ردیف عیب قافیہ کو پوشیدہ کرتی ہی جیسے اس شعر حافظ مین ؎

دل سراپردۂ محبت اوست
دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

شعر ہندی آتش

دو دن کی زندگی مین ہی ہم مری ہوئے
جوش جنون نے زور کیا جب ہری ہوئے

متاخرین اسکو ناجائز تصور کرتے ہین اگر تکرار حرف ماقبل تاے فوقانی کے متحد ہو تو بہتر ہے جیسے صباحت اور ملاحت مین مگر مصافت اور غلامت بتاے خطاب کا قافیہ درست نہین ہی نورالدین احمد کا قول ہی کہ بعض حروف زائد مشہور التر کیب جب اور حروف سے ملائین اور اسصورت مین مشہور التر کیب نرہین تو وہ حیثیت حرف روی کی پیدا کرتی ہین جیسے نون زرین اور پارین مین کہ مشہور التر کیب ہی مگر حرف روی نہین ہوسکتا ہان اگر ہاے ہوز اوسمین زیادہ کیا جاے اور کہا جاے زرینہ اور پارینہ تو البتہ حرف روی ہوسکتا ہی اسیطرح خندان اور گریان بھی جائز نہین ہی مگر خنداندا اور گریاندا کا قافیہ درست ہی بعضون کا قول ہی کہ جو حرف اصلی ہو اگر اوسکا قافیہ ساتھ حرف ترکیبی کے کیا جاے تو حرف اصلی بھی حیثیت حرف ترکیبی کی پیدا کریگا

اسمین ہو اور سمجھو کا قافیہ ہی اور بغرض ردیف ہی اور یہ جائز ہی کہ تمام شعر قافیہ اور ردیف ہو چنانچہ اس رباعی مولوی جامی مین لفظ اول قافیہ ہے اور تمام مصرعہ اول اور دوم و چہارم ردیف ہی ؎

من در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش	تن در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش
تا کے چشمم سرشک حسرت ریزد	اندر غم ہجر و دل بدیدار تو خوش

نصیر الدین طوسی کا قول ہے کہ ردیف مین تکرار لفظ کی معتبر ہی نہ تکرار معنی کی یعنی معنی متحد ہون یا نہون مگر لفظ ایک ہی تکرار ہو اور یہ قول اونکا صحیح بلکہ اصح ہی مگر نزدیک خواجہ کے ردیف مین استقلال لفظ بھی شرط نہین ہی اونکا قول یہ ہی کہ جو کلمہ یا کلمات بعد حرف وصل کے واقع ہو وہ داخل ردیف ہے بلکہ خود حرف وصل اگر متحرک ہو تو وہ بھی ردیف مین شمار کیا جاویگا ؛

فائدہ واضح ہو کہ ردیف اختراع فارسیان ہی اور عرب اگرچہ ردیف کو کام مین لاتے ہین تو وہ تتبع فارسیون کا کرتے ہین اور اختلاف حرف ردیف مین کسیطرح جائز نہین ہے مگر اوسصورت مین کہ شاعر اوسکی جانب اشارہ کرے اور ردیف بعض مقام پر زائد بھی آتی ہی کہ کچھ تعلق شعر سے نہین رکھتی چنانچہ حضرت حافظ شیراز کا یہ شعر ہی اسمین حرف را زائد ہی ؎

محرم راز دل شیدائے خود	کس نمی بینم ز خاص و عام را

اور بعض اشعار اساتذہ مین قافیہ بھی زائد آتا ہی مثلاً شعر سعدی مین

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر	بزرگان نہادہ بزرگی ز سر

اور جس شعر مین قافیہ اور ردیف ہون اوسکو مقفی مردف کہتے ہین قفیح را و تشدید دال مہملہ

مقدمہ

چند ضوابط ضروری کا بیان اسمین کیا جاتا ہی

فائدہ واضح ہو کہ ہاے ہوز اگر وسط کلام مین واقع ہو اور واجب الحذف نہو جیسے کہ وچہ و نہ مین تو حرف روی قرار پا سکتا ہی اور تکرار اوسکی الف مین شمار نکی جاویگی

کرتے ہین پس یہ قول عطا اللہ حسینی کا قابل جواز نہین ہے کیونکہ شمس الدین فقیر نے
بھی لکھا ہی کہ یہ دونون اقسام قافیہ معمول کے محسنات مین داخل ہین بشرطیکہ مکرر
اور بے فاصلہ واقع نہون ورنہ داخل عیوب ہونگے

فائدہ اب ایک امر متعلق شعر کے اور باقی رہا یعنی بیان حاجب اور ردیف کا لہذا مختصر
بیان اونکا بھی حوالہ قلم کیا جاتا ہی

حاجب

فائدہ واضح ہو کہ حاجب کے معنی لغت مین پردہ دار کے ہین اور جو کلمہ حاجب آگے
قافیہ کے واقع ہوتا ہی گویا پردہ دار اوسکا ہی اسوجہ سے اوسکا نام حاجب رکھا اور
اصطلاح شعرا مین مراد اوس کلمہ یا کلمات سے ہی جو پیش از قافیہ تکرار آوے
چنانچہ اس رباعی عطائی مین کلمات از یار حاجب واقع ہوا

ہر چند رسد ہر نفس از یار غمے | باید نشود رنجہ دل از یار دمے
زان رو کہ چو نیک بنگری آن غمہا | از جانب اوست اکثر از یار کمے

اور اگر حاجب درمیان دو قافیہ کے واقع ہو تو نہایت مستحسن ہی چنانچہ اس
رباعی معزی مین واقع ہی ؎

اے شاہ زمین بر آسمان داری بخت | سست است عدو تا تو کمان داری سخت
جملہ سبک آری و گران داری بخت | پیری تو بہ تدبیر جوان داری بخت

اسمین آسمان اور کمان اور گران اور جوان کا قافیہ ماقبل حاجب یعنے لفظ
داری کی اور بخت اور سخت وغیرہ کا قافیہ مابعد حرف مذکور کے واقع ہی یعنی یہ
حاجب دو قافیہ مین واقع ہے یہ نہایت مستحسن ہی اور جس شعر مین حاجب واقع ہوتا ہے
اوسکو محجوب کہتے ہین اور ردیف کے معنی لغت مین اوس سوار کے ہین جو ایک
گھوڑے پر سوار کے پیچھے بیٹھے اور ردیف بھی ایک مصرعہ مین بعد قافیہ واقع ہوتی ہے
گویا پیچھے اوسکے بیٹھتی ہے اور اصطلاح شعرا مین اوس کلمہ یا کلمات سے مراد ہی
جو بعد قافیہ باستقلال واقع ہوا ور ایک معنی رکھتا ہو اور تکرار آوے مثال از مولف ؎

رہ کہ دریا مین مگر پانی سے کب ہووے غرض | جو ہی دنیا مین اوسی پر گر نہ مجھووے غرض

لفظ فتادست مین جزو کلمہ ما کو قافیہ قرار دیا اور دال صلہ آخر کلمہ کو شامل ردیف کیا

مثال دیگر از رند

ہین ابتو چلن یار کے دنیا سے نرالے
تو دیکھتے ہی دیکھتے کیا پاون نکالے

اس غزل مین جزو کلمہ لے کو ردیف قرار دیکر نرالے اور نکالے اور خدا لے

لکھا ہی دوسرا شعر اس غزل کا یہ ہی ؎

کیا کہتا ہے ہر بار مجھے قتل کرونگا
اک جان ہی باقی اسی تو لے کہ خدا لے

دیگر از میر سوز

مری جاتی ہے جان یار و سنبھالو
کلیجے مین کانٹا گرا ہے نکالو

جلون کی بُری آہ ہوتی ہے پیارے
تم اس سوز کی اپنے حق مین دعا لو

دیگر از آباد

چشم پہ بار گران ہی ابھی کاجل کا بوجھ
دوش سے اونکے سنبھلتا نہین آنچل کا بوجھ

دور ہی اونکے گلے سے ابھی ہیکل کا بوجھ
ایسے نازک ہین کہ اوٹھتا ہی نہین ہلکا بوجھ

اسکو بجنس مفردتی بھی کہتے ہین بخلاف لفظ پروانہ کی کہ بجنس مرکب مجموع ہی جیسا اوپر کو ہوا

غیر معمول وہ قافیہ ہی جو بغیر تصرف کے شائستگی محل قافیہ کی رکھتا ہو جیسے

روزگار اور یار مثال از کمال اسمعیل ؎

برتافت بخت مرا روزگار دست
زانم نمی رسد بسر زلف یار دست

اسمین روزگار اور یار کا قافیہ بے تصرف ہی

بعض اساتذہ نے لکھا ہی کہ معمول مین بنای قافیہ اوپر تلفظ کے ہوتی ہے لہذا کمی و بیشی حروف کی از روی کتابت کے قابل اعتبار نہین جیسے قتیل نے کہا ہی ؎

زہے میوہ باغ جان غبغب تو
بجز چشمہ آب خضر از لب تو

زحالم خبر گیر اے من فدایت
کہ صبر و قرار از دلم رفتہ بے تو

مگر یہ حسن معلوم نہین ہوتا اور عطاء اللہ حسینی نے لکھا ہی کہ شعرای متقدمین معمول تخلیلی کو عیب مین شمار کرتے تھے مگر متاخرین اسکو صنعت مین داخل

معمول ترکیبی

اوسکو کہتے ہین جو کسی واسطے سے شایستگی محل قافیہ کی رکھتا ہو اور یہ بھی دو قسم کا ہی
ایک معمول ترکیبی اور دوسرا معمول تحلیلی معمول ترکیبی وہ قافیہ ہی جو ترکیب دو لفظ
یا جزو دو لفظون کی حاصل ہو جیسے اس شعر حافظ شیرازی مین

چراغ روے ترا شمع چہرخ پروانہ | مرا بجان تو از حال خویش پروانہ

لفظ پروانہ مصرعہ اولی مین لفظ واحد مستقل ہے اور مصرعہ ثانی مین لفظ پروا سے
مرکب ہوا ہے مثال از امانت ؎

آتش رشک سے حالت میری کیا کیا نہوئی | دل کی اوقات بسر صورت پروانہ ہوئی
سوز پنہان کی کسیکو خبر اصلا نہوئی | شمع کی طرح جلا مین تجھی پروانہ ہوئی

دیگر از ایضا ؎

رنج پہونچاتی ہی فرقت مین کلائی مجکو | آج کل کیا نہین مدت سے کل آتی مجکو

دیگر از امانت ؎

معمول تحلیلی

پاؤن آخر کو مرا اور تری پیشانی ہے | جو مین کہتا ہون وہ ایکدن تری پیش آنی ہے

اور اس قافیہ امانت کو تخمیس مرکب بھی کہتے ہین اور معمول تحلیلی وہ ہی کہ ایک
لفظ کو دو حصہ کرکے ایک حصہ کو قافیہ اور دوسرے کو ردیف گردانین مثلاً لفظ
است کو ترکیب دیگر ساتھ لفظ پیدا اور مانند اوسکے لاوین تاکہ شایستگی قافیہ ساتھہ
خاست اور رست کے پیدا کرین جیسے اس شعر مین ؎

در آئینہ روی تو گر بنیم راست | آثار تجلی الٰہی پیدا ست

دیگر از سعدی ؎

یکی در بیابان سگ تشنہ یافت | برون از رمق در حیاتش نیافت

اور اسیطرح مرزا قتیل نے لفظ فتاد کو اشعار ذیل مین برتا ہی

بت من کرد تا سرخ از حنا دست | دل بیچارہ ام در خون فتاد است
سر ذکر پاے بگذاریم بر خاک | اگر دستش دہد روزی بما دست

اس غزل مین حنا اور صفا اور ضیا کا قافیہ ہی اور دست ردیف ہی بضرورت

کالیو کہ اوسکی ساتھ حرف واو کے بدل کر سیو کہا اور ظاہر کردیا کہ مین نے غلطی کی
اسصورت مین کہ زنخدان یار کو سیو کہا اور یہ مصرعہ ذو معنی ہی ایک معنی تو یہ ہین کہ
مین نے غلطی کی جو زنخدان یار کو سیو کہا دوسرے یہ کہ مین نے غلطی کی جو زنخدان
یار کو سیب کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ شاعر نے ظاہر غلطی کا کردیا تو یہ عیب
باقی نہین رہا اور اختلاف حرف روی ظاہر یا مخفی بھی داخل عیب ہی جیسے

اس شعر سنائی مین ؎

نیک نادان در اصل نیکوئہ	بد دانان ز نیک نادان بہ

اس شعر مین صرف ہای مخفی کہ حرف روی ہی ایک مصرعہ مین مخفی التلفظ ہی
اور دوسرے مین ظاہر التلفظ پس یہ اختلاف داخل عیب ہی اور اختلاف
حرف روی بمقید و اطلاق بھی داخل عیب ہی یعنی ایک مصرعہ مین جو حرف
روی مقید ہو اور دوسرے مین مطلق تو یہ بھی عیوب شعری مین شمار کیا جاتا ہی

جیسے اس شعر فیاضی ایرانی مین ؎

دل ہو دج و دیدہ یارگی بود	ہر مو بتنم نظارگی بود

اسمین رائے مہملہ کہ حرف روی ہی ایک مصرعہ مین یعنی قافیہ یارگی مین
جو مخفف یارگیر کا ہی ساکن ہی اور قافیہ مصرعہ ثانی یعنی نظارگی مین متحرک ہی
اجازہ برای معجمہ اور برای مہملہ بھی درست ہی تبدیل ہونا حرف روی کا ساتھ
حرف بعید المخرج کے ہے جیسے حای مہملہ کو ساتھ بای موحدہ کے قافیہ مین لانا
اور محقق طوسی کا قول ہی کہ تبدل حروف قریب المخرج بھی عیوب قافیہ مین
شمار ہوتا ہی جیسے تبدیل ہونا طاء مہملہ کا ساتھ دال مہملہ کے اور یہ عیب
فارسی مین جائز نہین ہے مگر ساتھ تصرفات کے یعنی طاء مہملہ کو اول تای
فوقانی کے ساتھ تبدیل کرین اور پھر بوجہ قریب المخرج ہونیکے دال مہملہ سے
بدلین تو شاذاً و نادراً جائز رکھا گیا ہے الا بہ خلاف عربی مین جائز رکھا گیا ہی
فائدہ واضح ہو کہ قافیہ دو طرح کا ہوتا ہے معمول اور غیر معمول معمول

بنائے قافیہ را یک الف زیادہ کنم | بشرط آنکہ نگیرند خوردہ اہل نظر

مطلع دیگر

سوال کرد ازان نور دیدہ ابرار | کہ ای بذات تو آوردہ کائنات قرار

فائدہ واضح ہو کہ ہر عیب جسکی طرف شاعر اپنے شعر مین اشارہ کردی وہ عیب مین داخل نہین ہوتا اور لانا قافیہ معمولہ کا متاخرین عیب جانتے ہین اور یہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک ساتھ تصرف ترکیب کے جیسے ان اشعار خواجہ حافظ مین

ستم از بادہ مشبانہ ہنوز | ساقی مانرفت خانہ ہنوز
میکشی و بغمزہ میگوئی | توبہ کردی ز عشق یا نہ ہنوز

دوسری طرح بتصرف تحلیل یعنی ایک لفظ کو دو حصہ کرین نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف قرار دین جیسے اس رباعی مین

ہر چند ز دیر نامرادی دارم | لاکن بغم عشق تو شادی دارم
ای دل چو غم است ہجر و شادی وصال | شادی کن و غم مخور کہ باد یدارم

اور اگر اس طرح کی تصرف ترکیب کو جسکا ذکر ذیل مین ہوتا ہی ایکبار لائین تو چندان عیب نہین ہی ہان اگر بار بار اسکی تکرار کرین تو عیب ایطاء جلی کا ہو جائیگا

مثال تصرف ترکیب کا ایکبار لانا عیب مین شمار نہین کیا جاتا ہی

من از زمانہ بوصل تو شدم خرسند | فغان کہ اہل زمان آنہم از برم بردند

فائدہ واضح ہو کہ بیان قافیہ معمولہ بعد ازین مفصل مع تصرف ترکیب و تحلیل کیا جاویگا

تحریف روی عیب قافیہ مین داخل ہی یہ وہ ہی کہ حرف روی کو ایسے حرف کے ساتھ تبدیل کرین جو شائستگی قافیہ کی رکھتا ہو جیسے باء موحدہ کو ساتھ واو کے مثال عماد الدین نے اس رباعی مین لکھی ہی رباعی

بر دار معرفت ہائے پر از ریو | سر مار امکن اے شیخ کالیو
غلط گفتم درین صورت کہ گفتم | زنخدان نگار خویش را سیو

اسمین لفظ سیو در اصل سیب بباء موحدہ تھا مگر برعایت قافیہ ریو اور

کو دو جزو کرین ایک جزو کو آخر مصرعہ اول مین لائین عام اس سے کہ بطور قافیہ ہو یا نہو اور دوسری جزو کو ابتداے مصرعۂ ثانی مین رکھین جیسے اس رباعی حضرت جامی مین

ای شادی عید چون بکام دل ما	دائم شده مجموس درین غمکده مع
دورم برا هل دل کز ازادی رح	بوسست برسم عید هم از قو طمع

اسمین مصرعہ اول کے آخر سے اور مصرعہ ثانی کے اول سے لفظ اعدایم اور مصرعہ ثانی کے آخر سے اور مصرعہ ثالث کے اول سے لفظ معذورم اور مصرعہ ثالث کے آخر سے اور مصرعہ رابع کے اول سے لفظ مجموس برآمد ہوتا ہے دوسرے یہ کہ حرف آخر مصرعہ خواہ قافیہ ہو یا نہو معنی مین محتاج اور متعلق مصرعۂ ثانی کا ہو اور اوس لفظ مین کچھ اختلال قافیہ نہو جیسے اس رباعی امیر خسرو مین واقع ہی رباعی

در حسن کسے ترا نماند الا	خورشید کہ ہر صبح برون آید تا
خدمت کند و پای تو بوسد اما	نائی تو بسوے او کہ تا بوسد پا

اور اس شعر غالب مین ؎

کس رو سے نجاے دل سی غم یار اگر	تو مجکو دکھائے اپنا رخسار مگر
دیکھے نہ رقیب تجکو زنہار دگر	دیکھے بھی نکر اوسکی طرف یار نظر

باتفاق شعراء عرب یہ تضمین عیب مین داخل ہی گو اونکے کلام مین اکثر واقع ہوتا ہی مگر فارسی اور اردو کو اسکو عیب عظیم جانتے ہین الا ہزلاً اگر کہا جاے تو عیب نہین ہی چنانچہ شمس قیس نے لکھا ہی کہ اشعار فارسی مین ایسے تصرفات جائز نہین ہین الا اوس نظم مین جو بطریق طرافت یا ہزل کے کہی جاے اور بعض متاخرین اسکو صنعت مین شمار کرتے ہین تغیر قافیہ بھی عیب مین شمار ہوتا ہی مگر اوسوقت عیب نہین ہے جب اوسکی طرف شاعر اشارہ کرے جیسے اشعار ذیل مین ؎

نماز شام کہ از گردش قضا وقدر	زبام چرخ بیفتاد خسرو خاور

کہ ای شاہ آفاق گشتہ بعدل	اگر من نمانم تو مانی بہ فضل

منہ

چہ مصر و چہ شام و چہ بر و چہ بحر	ہمہ بوستانید و شیراز و شہر

ابو اطعمہ شیرازی

یک کاسہ حریسہ در صباحی	بہتر زہزار بادشاہی

صہبائی کا قول ہی کہ عمر اور شعر کا قافیہ جو اوپر مذکور ہوا ہی نہایت نازیبا و کردہ ہی مگر شمس فخری نے تائید اس اختلاف کی کر کے اسکو جائز رکھا ہی اور شمس قیس قایل اسکی بضرورت شعر ہین مگر معز فطرت ضروری شعری کو جائز نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ شعر گفتن چہ ضرور غلو۔ غلو اوسکو کہتے ہین کہ حرف روی ایک مصرع مین ساکن اور دوسری مین متحرک ہو جیسے اس شعر حافظ مین

صلاح کار کجا و من خراب کجا	بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

غالب

نہ پوچھہ مجھسے کہ رکھتا ہی اضطراب جگر	نہین ہی مجکو خبر دل سے لیکے تا بجگر

اس شعر مین بای موحدہ مصرعہ اول مین ساکن ہی اور دوسری مین متحرک اور اس حرف کو غلو اور قافیہ کو غالی کہتے ہین اور اگر حرف وصل ایک مصرعہ مین ساکن ہو اور دوسرے مین متحرک ہو تو اوسکو تعدی کہتے ہین جیسے زار م دار اور خوار مدار مین اسمین میم حرف وصل ایک جگہ ساکن اور دوسری جگہ متحرک ہی یہ دونون عیوب فارسی اور اردو مین قلیل الواقع ہین بخلاف عربی کے کہ یہ عیوب بکثرت واقع ہوتے ہین مگر قول سکاکی شاعر کا ہی کہ یہ عیوب اوسوقت عیب مین داخل ہین جب وہ مخل فہم شعر ہون ورنہ عیوب نہین ہی اور اس حرف کو تعدی اور قافیہ کو متعدی کہتے ہین اصراف بسادہ مہملہ مختلف ہونا فتح روی کا ساتھہ ضمہ یا کسرہ کے ہے اور مولانا نور الدین احمد مطلق اختلاف حرکت روی کو اصراف کہتے ہین ؛؛

تضمین ایک عیب معیوب قافیہ سے ہی اور یہ دو طرح پر ہوتا ہی ایک یہ کہ ایک لفظ مفرد

اور ایطا جلی کی ہو اوسکو شایگان کہتے ہین اور قول شمس الدین کا ہی کہ جس قافیہ مین حرف روی اصلی نہو اوسکو شایگان کہتے ہین جیسے گفتن آوردن اور کنند اور برند مین ن حرف زائد بھی شایگان ہی اوسوقت کہ جب قوافی مقید مین واقع ہو مگر اوسوقت شایگان نہین ہی جب قافیہ موصول مین واقع ہو ؎

من خاک چنان بادم کو زلف تو جیباند	در آتشم از آبے کاندام ترا ماند

شایگان کے معنی لغت مین اوس چیز کے ہین جو بہت کثرت سے ہو اور چونکہ ایسے قافیہ بکثرت ہین لہذا اونکو اس نام سے موسوم کیا اور ایک روایت یہ ہے کہ شایگان کے معنی کار بیمزد بحکم حاکم کردن کے ہین جسکو ہندی مین بیگار کہتے ہین اور چونکہ کام بیگار کا ناقص اور خراب ہوتا ہی اوسیطرح اس قسم کا قافیہ بھی بسبب بی اہتمامی اور نقص اور خرابی کے بیگار سے مشابھ ہی پس اسکا نام شایگان رکھا محقق طوسی کا قول ہی کہ جب قافیہ مرکب ہو ایک جزو مکرر آوے اور سب جگھہ مین تکرار اوسکی ایک ہی معنی رکھتی ہو اوسکو شایگان کہینگے جیسے الف ونون جمع اور فاعلیت کا اور یاے تنکیر اور مصدری وغیرہ

فائدہ آب بیان عیوب غیر ملقبہ قافیہ کا کہا جاتا ہی یہ عیب بہت قسم کے ہین جیسے اختلاف حرف قید یہ عیوب مین داخل ہے جیسے اس شعر مین ؎

ہمہ دانند کین کس در ہمہ عمر	نکردہ ہیچ قصد گفتن شعر

واضح ہو کہ اس شعر مین دو عیب واقع ہوتے ہین ایک اختلاف حرف قید اور دوسرا اختلاف حرکت ماقبل قید سودا ؎

یون سنا ہی کہ خسرو یک عصر	ایک درویش کے گیا تھا گھر

مگر کلام قدما مین کچھہ محل گفتگو نہین ہی کیونکہ فصاحت ان چیزونکی بعد مرور ایک زمانہ کے باتفاق عقلا و فضلا اور شعرا اور فصحا کے قرار پائی ہی ہان اگر درمیان دو حرف قریب المخرج کے اختلاف واقع ہو تو بقول بعض اساتذہ کے جائز ہی گو مستحسن نہین ہی جیسے عدل و فضل اور بہر اور بحر مین سعدی نے کہا ہی ؎

قافیہ غیر ملقبہ۔ اختلاف حرف قید

گر ایطا

دل سراپردہ محبت اوست	دیدہ آئینہ دار طلعت اوست
من کہ سر بر نیاورم بدو کون	گردنم زیر بار منت اوست
گر من آلودہ دامنم چہ عجب	ہمہ عالم گواہ عصمت اوست

دوسرا الف ونون فاعل کا استعمال کلیم نے اشعار مندرجۂ ذیل مین کیا ہی

بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان است	بعندلیب چہ فرمودہ کہ نالان است

تیسرے یا ونون نسبت شعر کمال اسمعیل مین

از خاک چو آید گل رنگین بیرون	اندوہ کنم از دل غمگین بیرون
کردند نظارہ را عبرہ وسان چمن	سرہا ز دریچہ ہای چوبین بیرون

چوتھے قافیہ مین جمع عربی کا لانا جیسے صفات اور کائنات ہرچند اساتذہ متقدمین کے کلام مین موجود ہی مگر اس سے احتیاط اولے ہے دوسرا ایطاء خفی یہ وہ ہی کہ تکرار اوسکی ایک معنی مین ظاہر نہو جیسے دانا اور بینا اور آب اور گلاب اسی قافیہ کو اکثر شعرا جائز رکھتے ہین جیسے اس شعر فارسی مین

ای گل رخسار تو بردہ ز روی گل آب	صحبت گلزار ہا کردہ ببویت گلاب

اور اسیطرح کا ایک قافیہ امانت نے ہندی مین باندھا ہی

روے گل ہی یہ نہین تیرو رخسار ہین	ایک رخ کیسا عجل اوس سے تو رخ سارے ہین

بیت دیگر

مظہر حق ہے وہ ہر آئینہ	جلوہ گر اوس سے ہی ہر آئینہ

اور تکرار امر و نہی مثل بیاد میا با نفاق اور ارشعر فاش ہی جیسے برفت اور نرفت اور بعضے کہتے ہین کہ قافیہ مرا اور ترا اور کرا بھی ایطاء خفی ہی مگر فساد اس قول کا ظاہر ہی۔ متقدمین نے تکرار ایطاء خفی کی غزل اور قطعہ بند مین سات شعر کے بعد اور قصیدہ مین چودہ شعر کے بعد اور متاخرین نے بیس بلکہ تیس شعر کے بعد اس عیب کو جائز رکھا ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ قافیہ شایگان بھی داخل ایطاء جلی ہی کیونکہ جو قافیہ مشتمل

اور اسیطرح ہر لفظ کہ صریحًا ایک معنی رکھتا ہو جیسے گر فسونگر آور ستمگر کا آور تر بہتر آور نیکو تر کا آور مند درد مند و حاجتمند کا آور صفات آور کا نیات آور محبت آور مودت آور مثل اوسکی اور مندی نون والف مصدری جیسے کھانا آور پانا آور واو و نون جمع کا جیسے یارون آور دوستون آور علامت مضارع ہندی جیسے دیوی لیوے آور چلو رہو آور سوتا ہی روتا ہی اور علامت فاعل کی جیسی جانیوالا آور رہنے والا آور یا سے تانیث جیسے بکری آور مرغی آور گھوڑی وغیرہ

قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ جب حرف زواید یا علامت کسی کلمہ کے آخر سے دور کر دیا جاے تو قافیہ درست نہین رہتا مثلا گفت و شنید آور یار و دوست آور سعادت کہ اسکا قافیہ درست نہین ہی مثال ؎

رکھی سیپارۂ گل کھول آگے عندلیبونکے	چمن مین پھول گویا آج ہیر تبری شہیدونکے

یہ عیب اگرچہ کلام قدما مین اکثر واقع ہوا ہی مگر احتراز اس سے لازم ہی کیونکہ اسکو عیب فاحشہ کہتے ہین اور ارتکاب اسکا جائز نہین ہے مگر جب ابیات بکثرت مثل قصیدہ ہون تو اگر ایسا قافیہ مکرر دو تین جگہ آوے تو مضائقہ نہین ہے الا وہ جو شعر کے بعد ایک مرتبہ لانا چاہیے الغصہ جو کچھ آخر ابیات مین ایک معنی صریحًا رکھتا ہو آور مکرر واقع ہو خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ من قبیل ایطاء جلی ہے آور اگر بطریق تجنیس واقع ہو تو حسن کلام ہی جیسے لفظ پھول کا اس قطعہ شاہزادہ سلیمان شکوہ مین واقع ہی قطعہ

گالیان سیکڑون ہر بات مین اب دینے لگے	دیکھیو جھڑتے ہین کیا منہ سے ہر یار کے پھول
کسطرح لون ہین بلائین کرون کیونکر تعظیم	دست و پا اپنی گئی دیکھتے ہی یار کے پھول

زنگین ؎

ہوا نکلتی ہی جراح زخم سینے سے	بس اب تو ہاتھ اوٹھا ظالم اسکے سینے سے

آور بیچ اشعار روف کے بعض جا اساتذہ متقدمین نے استعمال کیا ہی مثلاً ایک تای مصدری خواجہ حافظ نی اشعار ذیل مین مستعمل کیا ہی ؎

لغت مین اکفاک معنی روبرو گردانیدن کے اور کج کرنے ظروف کے ہین
تاکہ جو اوس ظرف مین ہو گر جاے اور خم کرنے کمان کو بھی کہتے ہین اور جو
حرف روی اصل قافیہ ہی اور شاعر اوسکو تبدیل کرے تو گویا منھ کو مقصود
سے پھیرتا ہے لہذا اس عیب کا نام اکفا رکھا اور اصطلاح شعرا مین اکفا اختلاف
حرف روی کا ہی اور متقدمین حروف قریب المخرج کو ایک شعر مین جمع کرتے ہین
مگر متاخرین اسکو نہایت ناخوش اور معیوب جانتے ہین بابا شمس قیس نے
لکھا ہی کہ جس نظم مین یہ عیب اکفا کا واقع ہو اوسکو شعر نہ کہنا چاہیے جیسے
احتیاط اور اعتماد اور صلاح اور بناد اور کاف عجمی ساتھہ کاف عربی کے جیسے
شک اور سنگ اور یاے فارسی اور عربی جیسے کسب اور اسپ اور خواجہ اور
سراجہ اور گز اور گژ مگر حضرت سعدی نے اسکو روا رکھا ہی شعر اونکا یہ ہی ؎

کسان را درم داد بشریف و اسپ	طبیعے است اخلاق نیکو نہ کسب

اور کسی شاعر نے کہا ہی ؎

روزگارے کن درین کار احتیاط	زانکہ جز بر تو ندارم اعتماد

چہارم ایطا لغت مین ایطا کے معنی قدم بر قدم دیگر نہادن و کسی را بران داشتن
کہ پا بر چیزی نہند کے ہین اور جو یہ عیب خوار اور پامال ہے لہذا اسکا نام ایطا رکھا
اور اصطلاح شعرا مین اعادہ کرنا قافیہ کا ہی اور ایطا دو قسم پر ہی ایک ایطا جلی
اور دوسرا ایطا خفی پس ایطا جلی وہ ہی کہ تکرار قافیہ کے ساتھہ ایک معنی کے
ظاہر ہو جیسے الف و نون جمع یاران و دوستان اور مبارزان اور دلاوران مین
اور الف و نون فاعل تابان و درخشان اور گریان اور خندان مین اور ہا
اور الف جمع جیسے گلہا و لالہ ہا مین اور یاے تنکیری جیسے مردی اور اسپے مین
اور دال آخر استقبال کے جیسے کشد اور برد اور دہد اور زند مین اور الف ندا
جیسے دلا و یارا مین اور نون مصدری جیسے گفتن اور شنیدن مین اور جیم فارسی
تصغیر جیسے سراجہ اور غلامچہ مین اور یا و نون نسبتی جیسے زرین اور سیمین مین

دیگر ؎

مصحف باری رخ نیکوی اوست | کعبۂ ایمان خم ابروی اوست

مثال حرکت ماقبل روی سوداؔ ؎

لکھدیا مجنون کو شیریں شتر | کھدیا مستسقی سے جا فصد کر

منہ ؎

ساقی چمن مین چھوڑ کے مجکو کدہر چلا | پیمانہ مبرے عمر کا ظالم تو بھر چلا
عالم تو مر رہا ہی ہر ایک آن پر ترے | تیغ و سپر تو لیکے یہ کس بنج پر چلا

منہ ؎

تیرے کوچہ سے جو مین آکو چلتے دیکھا | جی کسی تن سے نہ اسطرح نکلتے دیکھا
تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے ہین | لبون کو زخم کے دن رات مین ہلتے دیکھا

فائدہ جاننا چاہیے کہ تغییر توجیہ بیچ روی غیر موصول کے ناجائز ہی مگر اوسوقت کہ روی موصول ہو تو تغییر حرکت ماقبل اوسکے جائز ہی مگر اس حالت مین وہ حرکت توجیہ نہین رہتی چنانچہ عرفی کا شعر ہے ؎

باحسن و جمال تو پری را | دعوی نرسد بر ابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو | آموختہ سحر سامری را

اور اسیطرح تغییر جذ بیچ روف اور قید کے اوسحالت مین کہ حرف روی غیر موصول ہونا جائز ہی اور جہان روی موصول ہو جائز ہی مثال تغییر جذ بیچ روف اور روی موصول کی ایک شاعر قدیم کہتا ہی ؎

ہر وزیر و مفتی و شاعر کہ او طوسی بود | چون نظام الملک و غزالی و فردوسی بود

مگر اس سے بھی احتراز واجب ہی خاقانی بھی تحفۃ العراقین مین تغییر جذ بیچ قید کے کہ روی غیر موصول ہی لایا ہے

برہم شدہ آفاتش از نیشت | شناع و دہن دریدہ چون طشت

بعضے تغییر اشباع کو بھی داخل اقوا شمار کرتے ہین سوم اکفا

لغت مین اکفاک معنی روبرو گردانیدن کے اور کج کرنے ظروف کے ہین تاکہ جو اوس ظرف مین ہو گر جاے اور خم کرنے کمان کو بھی کہتے ہین اور جو حرف روی اصل قافیہ ہی اور شاعر اوسکو تبدیل کرے تو گویا منھ کو مقصود سے پھیرتا ہے لہذا اس عیب کا نام اکفا رکھا اور اصطلاح شعرا مین اکفا اختلاف حرف روی کا ہی اور متقدمین حروف قریب المخرج کو ایک شعر مین جمع کرتے ہین مگر متاخرین اسکو نہایت ناخوش اور معیوب جانتے ہین بابا شمس قیس نے لکھا ہی کہ جس نظم مین یہ عیب اکفا کا واقع ہو اوسکو شعر نہ کہنا چاہیے جیسے احتیاط اور اعتماد اور صلاح اور بناد اور کاف عجمی ساتھہ کاف عربی کی جیسے مشک اور سنگ اور یاے فارسی اور عربی جیسے کسب اور اسپ اور خواجہ اور سراجہ اور گز اور گژ مگر حضرت سعدی نے اسکو روا رکھا ہی شعرا اونکا یہ ہی ؎

کسان را درم داد بشریف و اسپ	طبیعے است اخلاق نیکو نہ کسب

اور کسی شاعر نے کہا ہی ؎

روزگارے کن درین کار احتیاط	زانکہ جز بر تو ندارم اعتماد

چہارم ایطا لغت مین ایطا کے معنی قدم بر قدم دیگر نہادن و کسی را بران داشتن گویا یہ چیزی لہندے کے ہین اور جو یہ عیب خوار اور پامال ہے لہذا اسکا نام ایطا رکھا اور اصطلاح شعرا مین اعادہ کرنا قافیہ کا ہی اور ایطا دو قسم پر ہی ایک ایطاے جلی اور دوسرا ایطاے خفی پس ایطاے جلی وہ ہی کہ تکرار قافیہ کے ساتھہ ایک معنی کے ظاہر ہو جیسے الف و نون جمع یاران و دوستان اور مبارزان اور دلاوران مین اور الف و نون فاعل تابان و درخشان اور گریان اور خندان مین اور ہا اور کاف جمع جیسے گلہا و لالہا مین اور یاے تنکیری جیسے مردی اور اسپی مین اور دال اخر استقبال کے جیسے کشد اور برد اور دہد اور زند مین اور الف ندا جیسے دلا و یارا مین اور نون مصدری جیسے گفتن اور شنیدن مین اور جیم فارسی تصغیر جیسے سراجہ اور غلامچہ مین اور یا و نون نسبتی جیسے زرین اور سیمین مین

دیگر ؎

مصحف باری رخ نیکوی اوست	کعبۂ ایمان خم ابروی اوست

مثال حرکت ماقبل روی سوا ؎

لکھدیا مجنون کو شیریں نے	کھدیا مستسقی سے جا فصد کر

منہ ؎

ساقی چمن مین چھوڑ کے مجکو کدہر چلا	پیمانہ میرے عمر کا ظالم تو بھر چلا
عالم تو مر رہا ہی ہر ایک آن پر ترے	تیغ و سپر تو لیکے یہ کس نہج پر چلا

منہ ؎

تیرے کوچہ سے جو مین آپکو چلتے دیکھا	جی کسی تن سے نہ اسطرح نکلتے دیکھا
تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے ہین	لبون کو زخم کے دن رات مین ہلتے دیکھا

فائدہ جاننا چاہیے کہ تغییر توجیہ بیچ روی غیر موصول کے ناجائز ہی مگر اوسوقت کہ روی موصول ہو تو تغییر حرکت ماقبل اوسکے جائز ہی مگر اس حالت مین وہ حرکت توجیہ نہین رہتی چنانچہ عرفی کا شعر ہے ؎

باحسن و جمال تو پری را	دعوی نرسد بر ابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو	آموختہ سحر سامری را

اور اسیطرح تغییر حذد بیچ روف اور قید کے اوسحالت مین کہ حرف روی غیر موصول ہونا جائز ہی اور جہان روی موصول ہو جائز ہی مثال تغییر حذد بیچ روف اور روی موصول کی ایک شاعر قدیم کہتا ہی ؎

ہر وزیر و مفتی و شاعر کہ او طوسی بود	چون نظام الملک و غزالی و فردوسی بود

مگر اس سے بھی احتراز واجب ہی خاقانی بھی تحفۃ العراقین مین تغییر حذد بیچ قید کے کہ روی غیر موصول ہی لایا ہے

برنہم شدہ آفتابش از پشت	شعاع و دہن دریدہ چون دشت

بعضے تغییر اشباع کو بھی داخل اقوا شمار کرتے ہین سوم اکفا

اول سناد بکسر سین مہملہ و فتح نون و در آخر دال مہملہ بمعنی اختلاف و ہم پریشان رائے و پراکندہ عقل شدن و نیز بمعنی یار شدن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین اختلاف حرف روف کا ہی خواہ وہ اصلی ہو جیسے داد آور دید آور زمین و زمان اور خواہ زائد ہو جیسے شناخت آور شناسا آور گوشت آور پوست مین فارسی مین اختلاف روف ناجائز ہے اور عربی مین جائز ہی یعنی عمود اور حمید مین اور اس قسم کا قافیہ عربی مین کثیر الاستعمال ہی میر شمس الدین فقیر کتاب حدایق البلاغت مین تحریر کرتے ہین کہ عیب سناد کا عیب اختلاف حرف قید کا ہی جو بعید المخرج ہون جیسے قافیہ عمر اور شعر کا استعمال کرنا اور بعضون کا قول ہی کہ سناد اختلاف اشباع یعنی حرکت حرف دخیل کی اختلاف کو اوس موقع پر کہتے ہین کہ حرف روی غیر موصولہ ہو مثلاً کابل اور کامل کا قافیہ باندھنا اور اختلاف حرف قید جو قریب المخرج ہون جائز ہی جیسے سعدی اس شعر مین فرماتے ہین

کہ اے شاہ آفاق گستر بعدل		اگر من منالم تو مانی بہ فضل

اسمین اختلاف دال مہملہ اور حرف ضاد معجمہ کا جو حرف قید مین واقع ہوا ہے

دوم اقوا لغت مین اقوا کے معنی بازگشتن پیچاب ریسمان اور نیز تمام شدن زادراہ کے ہین اور جوزادیعنی توشہ شاعر کا جو قافیہ صحیحہ ہی تمام ہو جاتا ہی تو ایسے قافیہ کو استعمال مین لاتا ہی اور اصطلاح شعرا مین اختلاف حذو اور توجیہ کو اقوا کہتے ہین توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن کو کہتے ہین جیسے لشکر اور شاعر مین اور نگذ و حرکت ماقبل روف اور قید کو کہتے ہین اختلاف حذو ساتھ حرف روف کے مثلاً دُور آور دور مین آور نور آور جور مین اور بطریق معروف اور مجہول جیسے زود آور رود آور شیر آور شیر مین اور اسیطرح تغیر توجیہ بھی ساتھ اشباع اور غیر اشباع کے ہوتا ہی جیسے ابرو اور نیکو مین اور اختلاف حذو ساتھ حرف قید کے مثلاً نشت آور دشت مین آور پشت آور پست مین مگر بغیر حذو اور توجیہ بطریق معروف اور مجہول جائز رکھا گیا ہی جیسی سعدی نے اس شعر مین فرمایا ہی ؎

	بغورم دران حال معلوم شد		چو داؤد کاہن برو موم شد

ثانی مین قاف اور لام دونون متحرک ہین اور میم ساکن مثال از مؤلف

یاد دندان مین ترے اشک آگیا ہو	ابرو عشق مین مانند گہر پیدا ہو

مصرعہ اول مین الف اور کاف فارسی متحرک ہی اور رای مہملہ ساکن اور مصرعہ ثانی مین کاف فارسی اور ہای ہوز دونون متحرک ہین اور رای مہملہ ساکن چہارم متراکب تراکب کے معنی لغت مین برہم نشستن کے ہین اور اصطلاح مین واقع ہونا ہین حروف متحرک کا ماقبل ایک حرف ساکن کے جیسے شکند اور فگند مین مثال از غالب ؎

تیغ ابرو سے جو حذر نکرے	اوسکی آئی ہے موت کیون نہ مرے

اسمین مصرعہ اول کے قافیہ نکرے مین تین حروف متحرک اول مین ہی اور آخر مین یای تحتانی ساکن اور نہ مرے قافیہ مصرعہ ثانی مین بھی تین حروف اول مین متحرک ہین اور آخر مین یای تحتانی ساکن اور واضح ہو کہ نہ مرے کے نون کی ساتھ جو ہای ہوز لکھا ہی وہ برای توضیح حرکت نون کے ہی نہ بشمار حرف جیسا بیان حروف مکتوبی غیر ملفوظی مین مذکور ہوا ہے پنجم متکاوس تکاوس کے معنی لغت مین انبوہ کردن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین جمع ہونا چار حروف متحرک کا اور بعد ازان ایک حرف ساکن کا آتا ہی جیسے شکنمش مین کہ چار حرف اولین متحرک ہین اور بعد اونکے حرف شین معجمہ ساکن ہی یہ قافیہ شعار عجمی مین قلیل الاستعمال ہی اور اردو مین مستعمل نہین ہی مثال ؎ متکاوس

گر یار من غسم دلم بخورد ے	زین بہتر ک بحال من نکرد ے

بحرکت رای مہملہ در بخورد ی و نکرد ی اور مولوی جامی نے جو لکھا ہی کہ قافیہ متکاوس فارسی مین نہین آتا اور مختص باشعار عربی ہی وہ باعتبار اقلیل کالمعدوم کے تحریر کیا ہی

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان عیوب قافیہ کا کیا جاتا ہی عیوب قافیہ

جاننا چاہیے کہ عیوب قافیہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک ملقبہ قافیہ اور دوسرا غیر ملقبہ قافیہ عیوب ملقبہ قافیہ چار قسم کی ہین جو اس مصرعہ مین جمع ہین مصرعہ

سناد ہت و اقواد اکفا و ایطا پس اول بیان سناد کا کیا جاتا ہے

اسمین دامان اور گریبان کے قافیہ مین الف اور نون دونون ساکن یکجا اور باہم واقع ہوئے ہین مثال بار و بار لمؤلفہ

سودا ہی تجکو کب سے دلا زلف یار تاب	دیکھا کبھی کسینے کہین مشکبار سانپ

دوم متواتر لغت مین تواتر کے معنی پیاپے شدن کے ہین اسطور پر کہ کچھ فتور اور توقف درمیان مین واقع ہو اور اصطلاح شعرا مین گرفتن دو ساکن یکحرف متحرک ساکن پس و پیش کے ہین جیسے مردی اور کردی اور خارا اور دارا مین اور چونکہ بوجہ درمیان مین آنے ایک حرف متحرک بیچ دو ساکن کے اونکے تابع ہین ایک گونہ فتور واقع ہوتا ہی لہذا اس قافیہ کو ساتھہ نام متواتر کے موسوم کیا مثال شعر غالب

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	پھر ایک روز مرتا ہی حضرت سلامت

قافیہ قیامت مین حرف میم متحرک درمیان دو ساکن الف اور تا کے اور قافیہ حضرت مین حرف راے مہملہ متحرک درمیان دو حروف ساکن ضاد معجمہ اور تاے فوقانی کے واقع ہوا ہی شعر دیگر لمؤلفہ

سوزش عشق سے ہو دیدہ تر گر پیدا	کیا عجب ہو جو بیابان سے سمندر پیدا

اسمین مصرعہ اول مین کاف فارسی متحرک درمیان راے مہملہ ماقبل اور راے مہملہ مابعد کے جو دو نون ساکن مین واقع ہوا ہی اور مصرعۂ ثانی مین حرف لام مہملہ متحرک درمیان دو ساکن نون اور راے مہملہ کے واقع ہی سوم متدارک لغت مین متدارک کے معنی دریافتن اور بامکدیگر رسیدن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین پانا دو حرف متحرک کا ایک حرف ساکن کو مابعد اپنے جیسے زند آور کند آورد ہن اور سخن مین کہ اول دو حرف متحرک ہین اور آخر مین ایک حرف ساکن چونکہ اسمین دو متحرک حروف نے ایک حرف ساکن کو مابعد اپنے پایا اسواسطے اسکا نام متدارک رکھا مثال از میر حسن

کروں پہلے توحید یزدان رقم	جھکا جسکے سجدہ مین اول قلم

مصرعہ اول مین راے مہملہ اور قاف دونون متحرک ہین اور میم ساکن اور مصرعۂ

چون ریختیش و بیختیش مطلق بحرف قید با خروج و مزید چون بریدیش و
خوردیش مطلق بخروج و مزید نایرہ مجرد چون ولیشان و منزلیشان
مطابق بتاسیس و دخیل مختلف با خروج و مزید و نایرہ چون تساہلیشان
و تغافلیشان مطابق بتاسیس و دخیل متحد با خروج و مزید و نایرہ چون ساہلیشان
و ہایلیشان مطلق بروف مفرد با خروج و مزید و نایرہ چون نوریشان و ظہوریشان
مطلق بروف مرکب با خروج و مزید و نایرہ چون ریختیشان و بیختیشان —
مطلق بحرف قید با خروج و مزید و نایرہ چون بریدیشان و خوردیشان ؛ ؛
اور اگر حروف تاسیس و دخیل کو جنکا شعر مین لانا اوپر شاعر کے لازمی نہین ہے
بدر کرین تو بیس القاب قافیہ کے باقی رہتے ہین منجملہ اسکے چار بابت روی مقید
کے اور سولھ بابت روی مطلق کے

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان حدود قوافی مع القاب قافیہ باعتبار تقطیع کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ باتفاق اقوال جملہ عروضیان القاب قافیہ کے پانچ ہین جنکو کسی
اوستاد نے اس شعر مین جمع کیا ہے ؎

مترادف متراکب متواتر میخوان	متدارک تمکاوس لقب قافیہ دان

اول مترادف لغت مین مترادف کے معنی باہم شدن و در پس یکدیگر سوار شدن
اور پے در پے کے ہین اور اصطلاح شعرا مین باہم ہونا یا پے در پے آنا دو حرف
ساکن کا ایک قافیہ مین ہی جیسے جوشان و خروشان اور یار اور بار اور زرد اور
گرد اور درد اور مرد وغیرہ چونکہ دو ساکن اسمین پے در پے واقع ہین لہذا
اسکا نام مترادف رکھا مثال از غالب

نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہین	ہے تقاضاے جفا شکوۂ بیداد نہین

اسمین ایجاد اور بیداد کے قافیہ مین حروف الف و دال دونون ساکن یکجا اور
باہم واقع ہوئی ہین مثال دیگر از مؤلف

باغ مین جبکہ وہ گل برزدہ دامان نکلا	شوق دیدار مین کل چاک گریبان نکلا

جیسے نور اور ظہور پنجم مقید بروف مرکب مانند ریخت و بیخت ششم مقید
بحرف قید مثل نقد آور عقد اور القاب روی مطلق کے چوبیس ہوئی اول مطلق مجرد
مثل گلا و بلبلا دوم مطلق بتاسیس و دخیل مختلف جیسے تساہل اور تغافل
سوم مطلق بتاسیس و دخیل متحد مانند سایل و مایل چہارم مطلق بروف مفرد
مثل نورم و ظہورم پنجم مطلق بروف مرکب جیسے ریختی و بیختی ششم مطلق
بحرف قید جیسے نقدش اور عقدش آور اسیطرح چھ لقب بوجہ اتصال
سات حرف خروج کے اور چھ لقب بسبب اتصال ساتھ حرف مزید کے اور
چھ لقب بباعث اتصال ساتھ حرف نایرہ کے ہونگے اور یہ جملہ القاب مقید
اور مطلق کے بتیس ہوئے اور وہ ذیل مین لکھے جاتی ہین مع امثلہ انکی

۱ مقید مجرد مثلا دل و منزل ۲ مقید بتاسیس و دخیل مختلف چون تساہل و تغافل
۳ مقید بتاسیس و دخیل متحد چون سایل و مایل ۴ مقید بروف مفرد چون نور و ظہور
۵ مقید بروف مرکب چون ریخت و بیخت ۶ مقید بحرف قید چون نقد و عقد ۷ مطلق مجرد
چون گلا و بلبلا ۸ مطلق بتاسیس و دخیل مختلف چون تساہل و تغافل ۹ مطلق بتاسیس
و دخیل متحد چون سایل و مایل ۱۰ مطلق بروف مفرد چون نورم و ظہورم ۱۱ مطلق بروف
مرکب چون ریختی و بیختی ۱۲ مطلق بحرف قید چون نقدش و عقدش ۱۳ مطلق
بخروج مجرد چون دلیم و منزلیم ۱۴ مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج
چون تساہلیم و تغافلیم ۱۵ مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج چون سایلیم و مایلیم
۱۶ مطلق بروف مفرد باخروج چون نوریم و ظہوریم ۱۷ مطلق بروف مرکب با
خروج چون ریختیم و بیختیم ۱۸ مطلق بحرف قید باخروج چون بردیم و خوردیم ۱۹ مطلق
بخروج و مزید مجرد چون دلیمش و منزلیمش ۲۰ مطلق بتاسیس و دخیل مختلف
باخروج و مزید چون تساہلیمش و تغافلیمش ۲۱ مطلق بتاسیس و دخیل متحد
باخروج و مزید چون سایلیمش و مایلیمش ۲۲ مطلق بروف مفرد باخروج
و مزید چون نوریمش و ظہوریمش ۲۳ مطلق بروف مرکب باخروج و مزید

اتا کے بخون دیدہ و دل پرورمیشان	ازرہ برون وندوبرہ آورمیشان

اسمین را ی مہملہ حرف ردی ہے اور یاے تحتانی حرف وصل اور میم حرف خروج اور شین معجمہ حرف مزید اور یہ دونون یعنی حروف خروج اور مزید متحرک ہین اور حرکت نایرہ کہ کمتر واقع ہوتی ہی مثال اوسکی اس شعر مین ہی ؎

این دل کہ بدست تو سپردستیمش	ای جان بدہ اکنون کہ ببردستیمش

اسمین دال مہملہ حرف ردی ہی اور سین مہملہ حرف وصل اور تاے فوقانی حرف خروج اور یاے تحتانی حرف مزید اور حروف میم نایرہ اور شین معجمہ نایرہ بنایرہ ہین اور اسمین حرف میم کہ نایرہ ہی متحرک ہی میر شمس الدین فقیر نے اپنے رسالہ مین تحریر کیا ہی کہ نایرہ متحرک نہین ہوتا مگر ایسا نہین ہی یعنی متحرک ہوتا ہی الاکثر

اوصاف روی

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان اوصاف ردی اور القاب قافیہ باعتبار ردی کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ ردی دو قسم پر منقسم ہی ایک ساکن اور دوسرا متحرک اور روی ساکن کو مقید بھی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ وابستہ اپنے حرف ماقبل سے ہوتا ہی جیسے یار اور زار اور ہنر اور خبر کی را ی مہملہ کہ حرف روی ساکن ہی اور وابستہ اپنے حرف ماقبل یعنی الف سے اور روی متحرک کو کہ حرکت اوسکی بوجہ اتصال ساتھ حرف وصل کے ہو مطلق کہتے ہین بوجہ اسکے کہ اوسکو اطلاق ساتھ حرف ماقبل اپنے کے ہوتا ہی مثل یارم وزارم اور ہنرم وخبرم کا را ی مہملہ کہ حرف روی ہی اور اپنے ماقبل یعنی الف سے اطلاق اور اپنے حرف مابعد سے یعنی میم سے تعلق رکھتا ہی اور یہ دون اقسام روی یعنی مقید اور مطلق بھی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ جسکے ساتھ کوئی حرف حروف قافیہ سے شامل نہو اور اسکو روی مقید اور مطلق اور مجرد کہینگے اور دوسرے وہ کہ جسکے ساتھ کوئی حرف حروف قافیہ سے شامل ہو ایسے روی کو اوس حرف مشمولہ کے ساتھ نسبت دینگے پس اسصورت مین القاب روی مطلق کے شش یعنی چھ ہوئی اول مقید مجرد مانند دل اور منزل کے دوم مقید بتاسیس ودخیل مختلف جیسے قاہل اور تغافل سوم مقید بتاسیس ودخیل متحد مثل سایل ومایل چہارم مقید بردف مفرد

اطلاق یا مطلق یعنی روی کہ اوسکے ساتھ کوئی حرف حروف قافیہ سے شامل نہو

مقید بتاسیس ودخیل یعنی روی کہ اوسکے ساتھ دو حرف حروف قافیہ سے شامل ہون

توجیہ کو مختلف کہین تو کیا فصاحت ہی پنجم مجری لغت مین مجری کے معنی جاے رفتن یا روان شدن کے ہین اور یہ حرکت متشابہ جاے روان شدن کی ہی کیونکہ جبتک آواز اوسپر نہین گذرتی حرف وصل تک نہین پہونچتی اور اصطلاح عروضیان مین حرکت ردی کو کہتے ہین جو حرف وصل سے ملجاے جیسے حرکت نون کی زمانی اور مکانی مین اور حرکت تاے فوقانی پرستی اور ہستی مین اور حرکت واو کی کساوٹ اور لگاوٹ مین یا جو بجالت اضافت اور صفت ہونیکی حرکت پیدا ہو جیسے حرکت نون کی جان من اور جان ناتوان من اور اختلاف اسمین بھی کسیطرح جائز نہین ہی اور تکرار اسکی قوافی مین واجب بلکہ لازم ہے جیسے اس شعر غنی کشمیری مین ؎

یار در چشم من و روشن از و انجمنے	او چو شمع ست درین مجلس و من چون لگنے

ششم نفاذ لغت مین نفاذ بذال معجمہ کے معنی جاری گشتن فرمان کے ہین اور بدال مہملہ بمعنی تمام شدن و فناشدن کے ہین اور چونکہ یہ حرکت اتمام یا افنای حرکت آیندہ قافیہ کرتی ہی یعنی بعد اسکی اور کوئی حرکت قافیہ مین نہین آتی لہذا اسم اسکا نفاذ رکھا اور اصطلاح شعرا مین حرکت وصل اور خروج اور مزید کو نفاذ کہتے ہین جیسا موقع ہو اور اگر حرف نایرہ بھی متحرک ہو تو اوسکو بھی اسی نام سے تعبیر کرینگے مگر نایرہ شاذ و نادر متحرک ہوتا ہی اور تکرار اس حرکت نفاذ کی کلیۃً اور مطلقاً واجب ہی

مثال حرکت وصل کی اس شعر عطائی مین

ای دہر بیم آنکہ ز غم وار ہانیم	رحم آوری بہ بیکسی و ناتوانیم

اس شعر مین نون حرف ردی ہی اور یا حرف وصل کہ بسبب ملنے ساتھ میم حرف خروج کے متحرک ہوگیا اور اردو مین یہ مثال اس شعر حسینی مین ہے ؎

کھل گئین سب حقیقتین کرتے ہو کیا بناؤ تم	اندنون بے سبب نہین آنکی یہ رکاوٹین

اسمین تاے فوقانی ہندی حرف ردی ہی اور یاے تحتانی حرف وصل جو نون حرف خروج سے ملکر متحرک ہوگیا اور فارسی مین لازم نہین کہ حرف وصل متحرک ہو جسقدر ساکن ہو بہتر ہی مثال حرکت نفاذ بیچ حروف خروج اور نایرہ کی اس شعر مین ہی ؎

اشباع کے فرمائی ہی اسطرح پر کہ حرکت دخیل را در قوافی موصولہ اشباع خوانند و در قوافی مقید توجیہ اور معیار الاشعار مین بھی لکھا ہی کہ ہرگاہ ردی متحرک شود آن حرکت توجیہ نیست مولوی جامی نے اپنی رسالہ مین لکھا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل ردی ساکن است و نشاید کہ مختلف گردد مگر وقتیکہ ردی متحرک شود بسبب حرف وصل چنانچہ انوری در قصیدہ کہ مطلعش اینست گفتہ ؎

ای مسلمانان فغان از دور چرخ چنبری	وز نفاق تیر و فصد ماہ و سیر مشتری

سامری و عنصری را قافیہ ساختہ یہ سخن خالی اشتباہ سے نہین پھر یہ کہہ سکتے ہین کہ مراد مولوی کی یہ ہی کہ جب ردی متحرک ہو حرکت ماقبل اوسکی مختلف ہوگی اور وہ توجیہ نہوگی چنانچہ میر شمس الدین فقیر بیچ حدایق البلاغت کی تحریر کرتے ہین کہ اختلاف توجیہ بیچ قوافی کے جائز نہین ہی اور اگر حرف ردی بباعث اتصال ساتھ حرف وصل کے متحرک ہو تو اختلاف حرکت ماقبل اوسکی جائز ہے اور پھر ایک مقام پر لکھا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل ردی ساکن کی ہی اور اختلاف اوسمین جائز نہین ہی مگر در صورتیکہ حرف ردی بسبب پیوند ساتھ حرف وصل کے متحرک ہو جاوے تو اختلاف توجیہ جائز ہی مثلاً لفظ مشتری اور عنصری اور سامری مین حالانکہ بیچ رسالہ مولوی جامی کے صراحت اس عبارت کی نہین ہی کہ اختلاف توجیہ جائز ہے اور معیار الاشعار مین بھی ایک مقام پر بیچ فصل سوم کے جو مشتمل اوپر احکام حروف و حرکات قافیہ کے ہی یہ عبارت ثبت ہی کہ اختلاف توجیہ جائز داشتہ اند اور پھر ایک مقام پر فصل دہم مین کہ مشتمل اوپر بیان عیوب قوافی فارسی کے ہی یہ عبارت لکھی ہی کہ اختلاف توجیہ چنانکہ در آخر و عنصر و شاعر اگر رای مہملہ متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ اینجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود پس اس سے کچھ فائدہ معلوم نہین ہوتا کہ بیچ ردی موصولہ کے اگر حرکت ماقبل اوسکی مختلف ہو تو اوسکو توجیہ نہین کہینگے کیونکہ دوسرا نام واسطے اوسکے مقرر نہین ہی پھر اگر اسصورت مین

در دیدہ ازان آب ہمی گردانم	تا ہر چہ نہ نقش قست آن شستہ شود

چہارم توجیہ لغت مین توجیہ کے معنی روی گردانیدن کے ہین اور چونکہ یہ حرکت روی ساکن کو بجانب حرف ماقبل اپنے پھیرتی ہی اور تابع لفظ ماقبل کرتی ہی اسواسطے اسکا نام توجیہ رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس حرکت کو کہتے ہین جو ماقبل حرف روی ساکن کے واقع ہو اور روی مذکور کسی اور حرف قافیہ سے پیوستہ ہو جیسے حرکت سین و ذال کی اس شعر غالب مین

یہ ہم جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین	کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

چونکہ یہ حرکت روی ساکن کے منہہ کو طرف ماقبل اپنے کے پھیر دیتی ہی اور تلفظ مین تابع اوسکے کرتی ہی لہذا اسکو بنام توجیہ تعبیر کیا اختلاف توجیہ کا بیچ قافیہ کے کسی طرح جائز نہین ہی مگر جب حرف روی بوجہ ملنے ساتھہ حرف وصل کے متحرک ہوجاوے تو حرکت ماقبل اوسکی بھی مختلف ہوجاتی ہی جیسے اس شعر سعدی مین ؎

نیاید در ایام او بر دلے	نگویم کہ خارے کہ بر گ گلے

مگر اس حالت مین اسکو توجیہ نہین کہینگے کیونکہ توجیہ کی تعریف یہ ہی کہ حرکت ماقبل حرف روی ساکن ہو نہ ماقبل روی متحرک ؛

اب خیال کرنا چاہیے کہ صورت اخیر مین یعنی جب حرف روی حرف وصل سے ملکر متحرک ہوجاوی تعریف توجیہ اور اشباع کی ایک ہوجاتی ہی پس بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیچ تعریف اشباع کے خصوصیت اس امر کی کیجاوے کہ اشباع حرکت حرف دخیل کے بیچ قافیہ کے مشتمل اوپر حرف وصل کے ہی جیسے مایلے اور سایلی مین آور سا قیش آور باقیش بسکون یاے تحتانی مین ہی اور بیچ تعریف توجیہ کے تخصیص اس امر کی کیجاوے کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہی جیسے ضمہ لام بیچ گل اور مل کے اور کسرہ ماقبل یاے تحتانی بیچ ساقی اور باقی کے اسصورتمین دونون تعریف صحیح ہوجاوینگی آور تائید اس قول کی شمس قیس نے بیچ کتاب حدایق العجم کے بیچ آخر بیان

ساکن ہو تو اختلاف اسکا جائز نہین ہی یعنی جو حرکت حرف وخیل کی ایک مصرع مین ہوگی وہ ہی دوسری مین بھی ہوگی سوم حذو بجای حطی مفتوح وذال معجمہ مع الواو لغت مین معنی حذو کے برابر کردن دو چیز باہم کے اور برابر چیزی اقفادن کے ہین اور جو حرکت ماقبل ردف کے برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہی اس لزوم سے اوسکو حذو کہتے ہین اور اسیطرح جو حرکت ماقبل قید کے اکثر برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہی تو اوسکو بھی ایسے لزوم سے حذو کہتے ہین اور اصطلاح عروضیان مین حرکت ماقبل روف اور قید کو حذو کہتے ہین اور بہ حرکت ردف الف مین فتحہ ہی جیسا یار اور خار مین اور روف واو مین ضمہ ہی جیسے حور اور نور مین اور روف یای مین کسرہ جیسے میر اور تیر مین اور قید مین بھی حرکات مثلثہ ہوتے ہین مثلا ضمہ گفت اور سفت مین اور فتحہ رعد اور سعد مین اور کسرہ علم اور حلم مین

مثال حذو مردف بالف لمؤلفہ

بچتا نہین ہی آنکھ مین کوئی سوای دوست	مین اس لیے ہون جانسے ناصح فدای دوست

حذو بواو لمؤلفہ

جلوہ فرما رخ پر نور ہوا خوب ہوا	آج یہان معجزۂ طور ہوا خوب ہوا

مثال حذو بیا لمؤلفہ

اسطرح میری طالع وازون کہین اولٹ	رخ سے نقاب اوضم مہ جبین اولٹ

مثال حذو مقید لمؤلفہ

کیون نہون دیدہ و دل نیم نظر کی محتاج	نالہ و آہ جو ہون آہ اثر کے محتاج

غالب

ہمسے کھلجاؤ بوقت می پرستی ایکدن	ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر غدر مستی ایکدن

اور اختلاف حذو کا بیچ روف کے جائز اور درست نہین ہی مگر حذو مقید مین جائز ہی بشرطیکہ حرف ردی متحرک ہو جیسے کمال اسمعیل کی اس رباعی مین ؎

گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود	از دود دلم راہ نفس بستہ شود

اس حرف نایرہ کی بھی استعارہ مین واجب ہی اور بعضے نایرہ کو نایر بھی کہتے ہین مگر قافیہ جسمین واقع ہو فارسی مین قلیل الاستعمال ہی اور اردو مین واقع نہین ہوتا

فائدہ اب بیان حرکات قافیہ کا کیا جاتا ہے حرکات قافیہ مین جیسی کسی شاعر نے اس شعر مین جمع کیا ہی ؎

رس و اشباع و خدو توجیہہ است	باز مجرے شمار و باز نفاذ

منجملہ انکے اول رس ہی اور رس بالتشدید کے معنی ابتدا کردن کے ہین اور چونکہ ابتدای حرکات قافیہ اس سے ہوتی ہے لہذا اسکا نام رس رکھا اور بعض اسکے معنی ظاہر ساختن چیزے پنہان کے اور بعض چاہ کہنہ اور خراب کے تحریر کرتے ہین اور اصطلاح قافیہ مین حرکت حرف ماقبل حرف الف تاسیس کو کہتے ہین اور یہ سوای فتحہ کے اور نہین ہوتی جیسے حرکت قاف اور سین کی قافیہ قایل اور سایل مین اور تکرار اس حرکت کی ساتھ حرف تاسیس کی، واجب ہی مگر بعضے جو حرف تاسیس کو حروف قافیہ مین شمار نہین کرتے وہ اس حرکت کو بھی منجملہ حرکات قافیہ تصور نہین کرتی دوم

اشباع لغت مین اشباع بالفتح کے معنی سیر کردن اور دراز کردن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین حرکت حرف دخیل کی ہی اور یہ حرکت حرکات ثلثہ ہوتی ہی یعنی فتحہ اور کسرہ اور ضمہ تینون ہوتے ہین جیسے فتحہ باور اور داور مین اور کسرہ سایل اور مایل مین اور ضمہ تغافل اور تساہل مین اور اختلاف اس حرکات کا جائز نہین ہی اگر قافیہ مشتمل ساتھ حرف وصل کے نہو اور اگر قافیہ وصل کے ساتھ شامل ہو تو اختلاف جائز ہے جیسے اس شعر مین سعدی کے ؎

چو خواہد کہ ویران کند عالمے	نہد ملک در پنجہ ظالمے

اسمین جو حرف روی یعنی میم شامل حرف وصل یعنی یای تحتانی کے ہوگیا ہی اسوجہ سے حرکت حرف دخیل مین یعنی لام مین اختلاف واقع ہوا اور ایک مصرعہ مین لام مفتوح اور دوسری مین مکسور واقع ہوا اور اگر حرف روی

حرف وصل کے جیسے حرف ما بعد نایرہ کو متاخرین شامل نایرہ شمار کرتی ہین ٭

تیسرا حرف مزید ہی لغت مین مزید کے معنی زائد کردہ شدہ کے ہین اور یہ حرف جو اوپر حرف خروج کے زائد کیا جاتا ہی لہذا اسکا نام مزید رکھا ہی اور اصطلاح مین وہ حرف ہی جو حرف خروج سے ملتا ہی جیسے حرف نون اس شعر مین میر تقی کے

تلوار غرق خون ہی آنکھین گلا بیان ہین	دیکھین تو تیری کبتک یہ بیحجابیان ہین

اسمین بای موحدہ حرف ردی ہی اور یای تحتانی حرف وصل اور الف خروج اور نون مزید ہی اور رعایت آور تکرار مزید کے قافیہ مین واجب ہی اور بعضے مزید کو زائد بھی کہتے ہین چوتھا حرف نائرہ ہی لغت مین نایرہ کے معنی رمندہ یعنی رم کرنیوالے کے ہین اور یہ حرف جو اوپر کنارہ حرف قافیہ کے واقع ہوتا ہی تو گویا یہان حرف قافیہ سے رم کیے ہوئے ہی اور ایک کنارے پر ہی اسواسطے اسکا نام نایرہ رکھا اور ایک روایت یہ ہی کہ نایرہ مشتق نار سے ہی اور نار کے معنی آتش کے ہین پس جیسے شعلۂ آتش ہمیشہ مضطرب اور بھاگنے والا ہوتا ہے اوسیطرح یہ حرف بھی حروف قافیہ سے رم کرتا ہی اور کنارہ پر واقع ہی گویا سب سے رم کرتا ہی اور اصطلاح شعرا مین عبارت اوس حرف سے ہی جو حرف مزید سے ملا ہو اور یہ حرف اگر ایک ہو تو اوسکو نایرہ کہتے ہین اور اگر ایک سے زائد ہو تو اوسکو نایرہ بر نایرہ کہتے ہین جیسے اس شعر مین بیت

یاد آتی ہین جو زلفون کی تری اوجھاوٹین	بھول جاتا ہی دل صد چاک سب سلجھاوٹین

اسمین الف حرف ردی ہی اور واو حرف وصل اور تای فوقانی ہندی حرف خروج اور یای تحتانی حرف مزید اور نون نایرہ ہی اور مثال نایرہ بر نایرہ کی جیسے لفظ سپرد ش یعنی سپرد کیا ہی تجکو مینے اوسکو اسمین دال حرف ردی ہی اور سین مہملہ وصل اور تای فوقانی خروج اور یای تحتانی مزید اور میم و شین معجمہ نایرہ بر نایرہ ہی اور جو کوئی اور حرف اسکے مابعد آوے وہ بھی نایرہ مین شمار کیا جاویگا اور بعض کا قول ہی کہ جو حرف نایرہ سے زیادہ واقع ہو وہ حکم ردیف مین ہی اور رعایت تکرار

مگر عند التحقیق ان حروف پر بھی حصر نہین ہی اور بھی چند حروف ہین جیسے یاے موحدہ در باب اور اسباب مین اور الف نگارا اور خداوندا اور پروردگارا اور گویا اور جویا مین اور جیم فارسی دیباج مین اور رائے مہملہ انگشتر مین اور کاف فارسی بندگی اور شرمندگی مین اور جو اوپر لکھا گیا ہی کہ حرف وصل ساتھ حرف ردی کے پیوند کھاوے اوس سے مراد یہ ہی کہ اپنے حرف ماقبل یعنی حرف ردی سے لیکر ایک کلمہ یا جزو کلمہ بنجاے اور اپنے حرف مابعد سے ملکر کلمہ علیحدہ نہ بنے کیونکہ اگر اپنے مابعد سے ملکر کلمہ علیحدہ بنجائیگا تو اوسکو ردیف کہینگے پھر حرف وصل نہ رہیگا جیسے اس شعر مین ؎

ہرچند غستی و بینوا است	درویش غنی ز اغنیا است

اسمین بوجہ علیحدہ کلمہ ہونیکے حرف ہست ردیف ہی اور اس شعر مین ؎

اگرچند درویش بس بینوا است	بصورت بمعنی غنی ز اغنیا است

چونکہ است لفظ بینوا اور اغنیا سے شامل ہوکر ایک جزو کلمہ بنجاتا ہی لہذا اسمین حرف سین حروف وصل ہی اور حرف تا حرف خروج دوم خروج لفظ خروج یعنمتین کی معنی لغت مین بیرون آمدن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین وہ حرف ہے جو ساتھ حرف وصل کے بیفاصلہ پیوند کھاے یعنی بجاے جیسے نگاریم اور شماریم مین یاے تحتانی حرف وصل ہے اور میم جو اوس سے ملا ہی حرف خروج ہے اور اسیطرح دیدمی اور چیدمی مین میم حرف وصل اور یاے تحتانی خروج ہی اور دیدست اور شنیدست مین میم حرف وصل اور تاے فوقانی خروج ہی اور اس شعر مین ؎

عاشق کی بھی ہین کٹتی کیا خوب طرح یارب	دو چار گھڑی رونا دو چار گھڑی ہاتین

یاے تحتانی حرف وصل ہی اور نون حرف خروج

فائدہ واضح ہو کہ مولانا یوسف عروضی کا قول ہی کہ خروج کوئی حرف نہین ہی اور محقق طوسی اتباع اور تائید اس قول کی کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ حرف وصل کا متحرک نہین ہوتا پس دوسرا حرف کیونکر اوس سے پیوند کھا سکتا ہی اور مولانا صہبائی فرماتے ہین کہ مولانا یوسف عروضی حرف خروج کو شامل

آسکتے ہین جیسے تا و شنات فوقانی چتر مین اور لام کلک مین الغرض جو حرف ساکن غیر مدہ قبل حرف روی بیفاصلہ واقع ہو وہ حرف قید ہے اور اختلاف اور تغیر اسکا روا نہین ہی مگر بعض شعرا نے برعایت قریب المخرج ہونیکے جس سے قبح تلفظ مین کمتر معلوم ہو روا رکھا ہی مثلاً سعدی نے بحر اور شہر کا قافیہ اس شعر مین بلند ہا ہی ؎

چہ مصر و چہ شام و چہ بر و چہ بحر	ہمہ روستایند و شیراز شہر

اور عربی مین سوائے حرف الف کے اور جملہ حروف حرف قید مین شمار کیے جاتے ہین اور صاحب معیار الاشعار اس حرف قید کو داخل حرف روف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ روف وہ حرف ساکن ہی جو ما قبل حرف روی کے بواسطہ واقع ہو عام اس سے کہ وہ حرف مد ہو خواہ غیر مد

فائدہ اب اون چار حرفون کا بیان کیا جاتا ہی جو ما بعد حرف روی کے واقع ہوتے ہین منجملہ اونکے اول حرف وصل ہے لغت مین وصل کے معنی پیوستن کے ہین اور چونکہ یہ حرف ساتھہ حرف روی کے پیوستہ ہوتا ہی لہذا اسکا نام حرف وصل رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس حرف زائد سے مراد ہی جو ساتھہ حرف روی کے پیوند رکھا دی خواہ وہ حرف مشہور التر کیب ہو جیسے میم پیچ قافیہ کام اور دارم کے کہ راے مہملہ حرف روی ہی اور میم حرف وصل یا غیر مشہور التر کیب ہو جیسے ہا پیچ قافیہ لالہ اور ریحانہ مین کہ لام حرف روی ہی اور ہاے مختفی حرف وصل بشرطیکہ ہا اسمین ظاہر پڑہا جاے اور تکرار حرف وصل کی مرعی رکھنا واجبات سے ہی حروف وصل فارسی مین دس ہین جیسے اس شعر مین کسی استاد نے جمع کیا ہی

ہے الف ہم دال و تا و یا و سین	میم و کاف و نون و ہا و حرف شین

ایک قطعہ کسی اوستاد کا ان حروف وصل کے بارہ مین بہت محیط ہے لہذا اوسکا بھی درج کرنا مناسب متصور ہوا قطعہ

وہ بود وصل فارسی گو را	الف و دال و کاف و ہا و یا
حرف جمع و اضافت و مصدر	حرف تصغیر و رائے بست دگر

حرف وصل

عشق آورد درستیز مرا | کندیٔ عقل کرد تیز مرا
خوش طہوری بجام جوشیہا | کرد در غور کی مویز مرا

اردو مین بھی سودا کا قول ہے ؎

ساطھا ہمنے صنم نالۂ شبگیر کیا | آہ ایک روز ترے دل مین نہ تاثیر کیا
حشر مین بھی نہ اوٹھون اسکہ اذیت پائی | زندگانی دو عالم سے مجھے سیر کا

بعض نسبت الف ردف کے بھی معروف اور مجہول کا گمان کرتے ہین جیسے نخوان اور بدان مین کہ لفظ نخوان مین بوی فتحہ اور ضمہ دونون پائی جاتی ہی اور بدان مین صرف فتحہ کی اور کبھی یاء مجہول کو جسکا امالہ کلمات عربی کے ساتھ کیا ہو ایک شعر مین جمع کرتے ہین جیسا کہ اس شعر انوری مین ؎

حرف قید

تا ماہ رویم ازمن رخ در نجیب دارد | نے دیدہ خواب دارد نے دل شکیب دارد

چہارم قید لغت مین قید کے معنی بند کی ہین اور اصطلاح مین وہ حرف غیر روف کا ہی کہ بے فاصلہ قبل حرف روی کے واقع ہوتا ہی اور چونکہ تغیر اس حرف کا روا نہین رکھا گیا اور تکرار اسکی لازم متصور ہوئی ہی پس گویا ایک بند ہی اوپر حرف قید کے اور یہ بھی ایک وجہ ہی کہ یہ حرف قید ہے درمیان دو حرفون کے لہذا اسکا نام قید رکھا یہ حرف قید فارسی مین دس ہین اور انکو کسی اوستاد نے اس قطعہ مین جمع کیا ہے قطعہ

گر حروف قید را کسے ندیاد | نیست در لفظ عجم ازدہ زیاد
با و خا و را و زا و سین و شین | عین و فا و نون دہا باشد یقین

چنانچہ امثلہ اونکے بترتیب ذیل مین درج ہوتی ہین مثال بای موحدہ ابر اور صبر مین خای معجمہ رخت اور سخت مین رای مہملہ مرد اور درد مین زای معجمہ عزم اور رزم مین سین مہملہ بہت اور بست مین شین معجمہ زشت اور ہشت مین غین معجمہ مغز اور نغز مین فا گفت اور شفت مین نون زنگ اور سنگ مین ہای مختفی قہر اور زہر مین سوا اسکے اور بھی چند حروف ہین جو بمنزلہ حروف قید

اور جسمین حرف ساکن واقع ہوا ہو اوسکو مردف بردف مرکب کہتی ہین خواجہ نصیر الدین طوسی ردف زائد کو داخل ردی کرتے ہین اور اوسکو ساتھہ نام ردی مضاعف کی تعبیر کرتے ہین اور حرف ژا رشائہ حروف ساکن شش گانہ مذکورہ بالا بھی ایزاد کرکے ستہ حروف ساکن قرار دیتے ہین اور مثال اوسکی فرشک بمعنی عشق پیچہ اور عژو بمعنی قسمی از نشست بطور طفلان تحریر کرتے ہین اور کاف اور دال ان دونون لفظونمین زیادہ کرتے ہین کیونکہ لفظ فژ اور عژ بغیر کاف اور دال کے بھی دو ہی معنی رکھتے ہین جو اوپر مذکور ہوئے ہین

فائدہ واضح ہو کہ لانا ردف قافیہ معروف اور مجہول کا شعرای عجم جائز رکھتے ہین معروف اوسکو کہتے ہین جو با شباع پڑھا جاے جیسے واو نور کا اور یا تیر کی اور مجہول اسکے برعکس ہی یعنی جیسے واو گور کا اور یا سیر کی اور اہل عرب اجتماع واو اور یا کا ردف مفرد مین درست جانتے ہین جیسے عمود اور حمید اور اس قسم کا قافیہ اونکے اشعار مین بکثرت مستعمل ہوتا ہی مگر مولوی جامی اجتماع معروف اور مجہول کو بھی داخل عیب تحریر کرتے ہین گو اونہون نے خود بھی اس قسم کا قافیہ استعمال کیا ہی کمال اسمعیل کے قافیہ نیکی اور نزدیکی پر اعتراض مولوی جامی کا ہے رباعی کمال اسمعیل کی یہ ہی رباعی

با دل گفتم کہ یاری ای دل نیکی	گر من دوری ببار من نزدیکی
دل گفت کہ با دہان و زلفش عمریست	می سازم من بہ تنگی و تاریکی

اور خود مولوی جامی کا مطلع یہ ہے مطلع

من نہ تنہا خواہم این خوبان شہر آشوب را	کیست در شہر آنکہ خواہان نیست روی خوب را

مگر یہ اعتراض مولوی جامی کا قابل تسلیم نہین ہی کیونکہ اکثر شعرا نے اس قسم کی ردف قافیہ کو استعمال کیا ہی چنانچہ حکیم سنائی ؎

باوجودش از ازل پذیر آمد	یگہ آمد ولیک دیر آمد

ظہوری

حرف خیل کو حایل کہتے ہین اسواسطے کہ وہ حایل ہی درمیان دو حروف واجب التکرار کے

سوم ردف لغت مین روف کے معنی چیزے کہ درپے چیزی باشد کے ہین اور چونکہ

اصل حرف قافیہ کا روی ہی اور یہ حرف درپے اوسکے ہوتا ہی لہذا اسکا نام روف کیا

اور ایک توجیہ یہ ہی کہ عرب مین بایام جہالت یہ رسم تھی کہ ایک شخص جانشین بادشاہ کا

ہوتا تھا اور ہر کام مین ثانی اوسکا شمار کیا جاتا تھا اور دربار مین بطرف راست اوسکے

بیٹھتا تھا اوسکو روف کہتے تھے پس یہ حرف بھی جو ملازم حرف روی کا ہی اسواسطے

اسکو بھی اوس نام سے تعبیر کرتے ہین اور ایک روایت یہ ہی کہ ردیف اور ردف دونون ہین

پاس فشر طایر کے اور چونکہ حرف ردیف اور حرف روف بھی پاس حرف روی کے

ہوتے ہین لہذا حرف ماقبل روی کا نام روف اور حرف مابعد روی کا نام ردیف رکھا گیا

اور اصطلاح شعرا مین اون حرف مدہ قبل روی یعنی الف ساکن جسکا ماقبل مفتوح ہو

اور یاے ساکن سے جسکا ماقبل مکسور ہو اور واو ساکن سے ہی جسکا ماقبل مضموم ہو

بیواسطے کسی حرف متحرک کے اور یہ دو قسم پر ہے ایک روف مفرد جسکو روف اصلی بھی

کہتے ہین اور دوسرا روف زائد مثال روف مفرد کے جیسے الف جان اور جہان کا

اور واو چون اور خون کا اور یا زمین اور رنگین کی اور روف زائد اوس حرف ساکن کو

کہتے ہین جو درمیان روف مفرد اور روی کے فاصل واقع ہوا ہو اور یہ حرف ساکن

عند التلاش چھ حروف معلوم ہوتے ہین یعنی خاے معجمہ اور راے مہملہ اور سین مہملہ

اور شین معجمہ آو فا اور نون جنکو کسی شاعر نے ایک بیت مین جمع کیا ہی بیت

روف زائد شش بود ای ذو فنون	خا و را و سین و شین و فا و نو ن

مثال خاے معجمہ تاخت اور باخت مین اور راے مہملہ کا رد اور آرد مین اور سین

کاست اور راست مین اور شین معجمہ کاشت اور داشت مین اور فا بافت

اور بافت مین اور نون ماند اور خواند مین اور جو قافیہ مشتمل اوپر روف کی ہو

اوسکو مروف بسکون راے مہملہ و فتح دال بے نقط کہتے ہین اور جس ردف اور

روی کے درمیان حرف ساکن نہ آیا ہو اوسکو مردف بردف مفرد کہتے ہین

ماقبل او سکا داخل قافیہ مین نہین ہوتا لہذا اس حرف کا نام تاسیس رکھا
اور جس قافیہ مین رعایت اس صنعت کی ہو او سکو قافیہ موسسہ کہتے ہین
اور اصطلاح مین تاسیس وہ الف ہی جو ماقبل حرف روی کے ہو اور
او سکے اور حرف روی کے درمیان مین ایک حرف متحرک کا واسطہ ہو عام
اس سے کہ وہ حرف متحرک مضموم ہو یا مفتوح خواہ مکسور ہو اور اس حرف متحرک
متوسط کو دخیل کہتے ہین مثال حرف متوسط مضموم جیسے تجاہل اور تساہل اور
مثال مفتوح جیسے داور اوریاور اور مثال مکسور جیسے حایل اور قایل ہین اور
التزام حرف تاسیس کا شعر مین ضروری اور لابدی نہین ہی یعنی یہ ضرور نہین
کہ شاعر اسکا التزام ضرورتاً ملحوظ رکھے ہان اگر لزوم کرے تو مستحسن ہوگا ورنہ
قافیہ بادر کا ساتھ گوہر کے اور دل کا ساتھ سایل کے اور گل کا ساتھ تغافل
کے ہوسکتا ہے مثال حرف تاسیس کی اس غزل مولف مین ہی غزل

ارزوی بہتری ہی چرخ سی غافل عبث	کیون وصال یار کا اوس سی ہی سایل عبث
پردۂ فانوس سے کب ہو حجاب نور شمع	چہرۂ پرنور پر ہی یہ نقاب حایل عبث
ابھر مین خود جائیگی یہ جان برلب آمدہ	ای اجل لینے مین اوسکی کیون ہی تو عاجل عبث
نیزی دم کاہی بھروسا دمیدم عاشق کو آہ	اوس سی کیون منھ موتا ہی خنجر قاتل عبث

دوم دخیل لغت مین دخیل کے معنی درآیندہ کے ہین اور چونکہ یہ حرف درمیان مین
تاسیس اور روی کے درآتا ہے یعنی داخل ہوتا ہے اسوجہ سے اس حرف کا نام
دخیل رکھا جیسے داود داور اوریاور کا اوریای تحتانی سایل اور مایل کی اور
رعایت تکرار اس حرف کی بھی لازم اور ضروری نہین ہی گو مستحسن ہی ورنہ قافیہ
کابل کا ساتھ سائل کے آسکتا ہی مگر کوئی شاعر الف تاسیس اور حرف دخیل کا
جو خواہ حرف معین ہو یا مختلف تمام غزل یا قصیدہ وغیرہ مین التزام مرعی اور
ملحوظ رکھے تو اگر ایک دو قافیہ مین اس سے عدول بھی کرے تو جائز ہی بعضے
تکرار تاسیس کو قوافی مین مثل حرف روی کے لازم جانتے ہین تو وہ اس

بیت

رخ سے جو اپنے اولٹو ذرا پردہ نقاب | دیکھو ابھی تو ہوتا ہی شرمندہ آفتاب

اور شعر مندرجہ ذیل مین رای معمارہ بجور بمنزلہ اصلی کی ہی ؎

اذنون نامہ بر ہے بس رنجور | کون لیجاے نامہ او تنی دور

بعضون کا یہ قول ہی کہ روی مشتق ری سے ہی اور ری کے معنی لغت مین سیراب شدن کے ہین پس جسطرح تشنہ پانی پینے سے سیراب ہوجاتا ہے اوسیطرح بیت حرف روی کے تتمیم سے سیراب ہوتی ہی یا متکلم بسبب روی کے تکلم سے سیراب ہوتا ہے اور بعضے روی کو مشتق رواسے کہتے ہین اور رواکے معنی لغت مین اون رسّے کے ہین جس سے شتر پہ بار بستہ کرتے ہین اور چونکہ اشعار قافیہ سے اور قافیہ روی سے خصوصیت خاص کر لیتا ہی تو گویا ابیات اس سے بستہ ہوتی ہین اور بعض کا یہ قول ہی کہ روی بروزن فعیل اسم فاعل ہی بمعنی باہم تابندہ یعنی جسطرح تابندہ رسن یعنی رسّے بٹنے والہ اجزاے ریسمان کو باہم تابندہ کرتا ہی یعنی بٹتا ہے اوسیطرح یہ حرف روی بھی ابیات کو باہم جمع کرتا ہے اسواسطے بوجہ اشتباہ اسکو روی کہتے ہین اور اگر حرف بمنزلہ اصلی کو روی قرار دین تو چاہیئے کہ اسی قافیہ مثل رنجور اور مزدو کو برابر چند ابیات مین نہ لاوین تو عیب مین شمار نہوگا ورنہ برابر اسی قافیہ کا لانا معیوب ہی اور اگر قافیہ مرد اور سرد ہو اور ردیف ہم تو اوسمین لفظ مرہم کا قافیہ لانا یا جو حرف زائد مشہور الکبر ہین اونکو نفس کلمہ تصور کرکے حرف آخر قرار دین اور بمقابلہ قافیہ غم والم لفظ نہم یا کم لاوین تو اگر بضرورت تنگی قافیہ ایک بار لاوین تو مضائقہ نہین ہے ورنہ بار بار لانا خالی از عیب نہوگا ؛

فائدہ واضح ہو کہ جو چار حروف ماقبل حرف روی کے واقع ہوتے ہین اونکا بیان بترتیب کیا جاتا ہی اول تاسیس لغت مین تاسیس کے معنی بنیاد افگندن کے ہین اور چونکہ بنیاد ابتداے حروف قافیہ کے اسی حرف سے ہی کیونکہ حرف

ہین ہو یا جو بمنزلہ آخر مصراع یا ابیات ہو اس سے مراد یہ ہی کہ جو قوافی قبل از ردیف آخر واقع ہوتے ہین وہ بمنزلہ آخر بوجہ اشتمال ساتھ ردیف کے کہلاتی ہی جیسے اس شعر مولف مین

وحشت کا نیا درس لیا دیکھیے کیا ہو	صحرا کا ورق ہمنے پڑھا دیکھیے کیا ہو

فائدہ جاننا چاہیے کہ حروف مشہورہ قافیہ بہ تفصیل ذیل نو ہین تاسیس دخیل ردف قید ردی وصل خروج مزید اور نایرہ اور کسی اوستاد نے ان سبکو ایک قطعہ فارسی مین بترتیب بیان کیا ہے

قطعہ

قافیہ در اصل یکحرف است وہشت از اتباع	چار پیش و چار پس این مرکز انہا دائرہ
حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید آنگہ ردی	بعد ازان وصل و خروج است و مزید و نایرہ

مگر حرف اصلی قافیہ کا حرف روی ہی اور آٹھ حروف جو تبع اوسکی ہین منجملہ اونکی چار ما قبل اوسکے یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور قید ہین اور چار ما بعد اوسکی یعنی وصل اور خروج اور مزید اور نایرہ واقع ہوتی ہین مگر محقق طوسی صاحب معیار الاشعار ان جملہ حروف کو قافیہ مین شمار نہین کرتے اونکا قول ہے کہ صرف حرف روف اور حرف ردی مفرد اور روی مضاعف اور وصل یہ چار حروف قافیہ ہین اور جو باقی خروج وغیرہ ہین وہ شامل ردیف شمار کیے جاتے ہین چونکہ حرف روی کو حرف اصلی قافیہ کا منظور کیا گیا ہی لہذا اول تعریف حرف روی کی کرنا لازم آیا۔ روی بفتح رای مہملہ وکسر واو وسکون یای تحتانی اوس حرف آخر قافیہ کو کہتے ہین جسپر مدار قافیہ کا ہو خواہ وہ حرف اصلی ہو یا بمنزلہ حرف اصلی قافیہ کے واقع ہوا ہو حرف اصلی اوسکو کہتے ہین جو حرف نفس کلمہ ہو جیسے لام دل اور گل کا اور بمنزلہ حرف اصلی اوسکو کہتے ہین جو حرف نفس کلمہ نہو مگر کثرت استعمال سے بقاعدہ جزو کلمہ ہو گیا ہو جیسے الف دانا اور بینا کا مثلا یای موحدہ اس شعر مولف مین اصلی ہی

رخشانی معنی دمد از پردۂ لفظم | چون شمع زفانوس دمی لعل زمینا

مثال غزل مؤلف

عشاق کا کیا تیرے کری ای ستمآتش | اوسمین تو جدہر دیکھو بھری ہی اودھر آتش
کیا اور ملے عشق سے جز آتش سوزان | شعلہ شجر عشق ہی اوسکا ثمر آتش
کیا آتش دوزخ سے ڈراتا ہی تو زاہد | دل آگ ہی تن نار ہے میرا جگر آتش
اعجاز دکھاتی ہین غضب آتشین رخسار | دریا مین لگاتی ہین نہاکر مگر آتش
تحریر تھا احوال دل سوختہ ہجر | خط دیکھتے ہی ہوگیا بس فتنہ گر آتش
بارش سے جلا اور زیادہ دل مضطر | پانی سے ہوئی ہجر مین پیدا مگر آتش
نادان سمجھتے ہین اسے راحت دل لیک | دانا کی نظر مین ہی یہ سب لعل و زر آتش
تم سرد نہ سمجھو اسی ای عرش کی لوگون | واللہ لگا دیگی یہ آہ سحر آتش
رخسار دکھا عاشق دلسوز کو کافیہ | قرآن دکھاتی ہین لگی ہے جدہر آتش

مثال قطعہ مؤلفہ

اسمین عجب طرح کا دلا سوز و ساز ہی | مین کیا کہون کہ کیا ہی گل گلرخان کی آگ
وصلت مین سازگار دل محو دید ہی | ہجران مین یہ جلاتی ہی جیسی جہان کی آگ

مثال رباعی

رباعی بھی مثل قطعہ کے ہوتی ہے فرق اسقدر ہی کہ رباعی مین مصراع شعر اولین قافیہ دار ہوتے ہین اور مصرعہ چہارم اور قطعہ مین خصوصیت اسکی نہین کہ ہر دو مصراع شعر اولین قافیہ دار ہون بلکہ اخیر مصرعہ ہر دو شعر قافیہ دار ہوتا ہے اور اوزان رباعی کے مخصوص ہین

رباعی میر درد صاحب

دنیا مین بہت کیا پر یکھا ہمنے | دیکھا تو عجب طرح کا لیکھا ہمنے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ | جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہمنے

فائدہ واضح ہو کہ اوپر تعریف قافیہ مین بیان ہو چکا ہی کہ جو آخر مصراع یا ابیات

بلبل تو چہک اگر خبر ہے — گل تو ہی مہک بتا کدھر ہے
لرزان تھی زمین یہ دیکھہ کھرام — تھی سبزہ سے راست موباندام
اونگلی لب جو پہ رکھکے شمشاد — تھا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو نخل تھا سو پنج مین کھڑا تھا — جو برگ تھا ہاتھہ ملرہا تھا
رنگ اوسکا لگا غرض بدلنے — گلبرگ سے کف لگی وہ ملنے
بدلے کی انگوٹھی ڈھیلی پائی — دست آویز اوسکے ہاتھہ آئی
خاتم تھی نام کی نشانی — انسان کی دست برد جانی
ہانھون کو ملا کہا کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات
جسنے مجھے ہاتھہ سے لگایا — وہ ہاتھہ لگے کہین خدایا
عریان مجھے دیکھکر گیا ہے — کھال اوسکی جو کھینچیے سزا ہے
یہ کھکے جسنون مین ہو غضبناک — خون روئی لباس کو کیا چاک
گل کا سا لہو بہرا گریبان — سبزہ کا سا تار تار دامان
دکھلاکے کہا سمن پری کو — اب چین کہان لکاولی کو
تھی بسکہ غبار سے بھری وہ — آندھی سی اوٹھی ہوا ہوئی وہ
کہتی تھی پری کہ اوڑکے جاتی — گل چین کا کہین پتا لگاتی
ہر باغ مین پھولتی پھری وہ — ہر شاخ مین جھولتی پھری وہ
جس تختہ مین مثل باد جاتی — اوس رنگ کی گل کی بو بناتی
بیوقت کسیکو کچھہ ملا ہے — پتا کہین حکم بن ملا ہے

مثال قصیدہ اسد اللہ خان متخلص بغالب

نازم بہ گران مایگیٔ دل کہ ز سودا — ہر قطرۂ خون یافتہ پرواز سویدا
اجزاے وجودم ز گدازی کہ جان یافت — پالود بدان شیوہ کہ دل گشت سراپا
دریاب مذاقم ز کلامم کہ نباشد — مینا ے مرا پنبہ بغیر از کف دریا
نالم قلم از جوش گداز دل خویشم — سیراب بود ہمچو رگ ابر ز دریا

گل کا جو الم چمن حسین ہے — یون بلبل خامہ نغمہ زن ہے
گلچین نے وہ پھول جب اوڑایا — اور غنچہ صبح کھل کھلایا
وہ سبزہ باغ خواب آرام — یعنی وہ بکاولی گل اندام
جاگی مرغ سحر کے غل سے — اوٹھی نکہت سی فرش گل سے
منھ دھوتے جو آنکھ بھر آئی — پر آب وہ چشم حوض پائی
دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا — کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
گھبرائی کہ ہن کدھر گیا گل — جھنجلائی کہ کون دیگیا جل
ہی ہے میرا پھول لیگیا کون — ہے ہے مجھے خار دیگیا کون
رہا تھا اوسپر اگر پڑا نہین ہی — بو ہو کے تو گل اوڑا نہین ہی
نرگس تو دیکھنا کدھر گیا گل — سوسن تو بتا کدھر گیا گل
سنبل میرا تاز یانہ لانا — شمشاد انہین سولی پر چڑھانا
تھرائی خواصین صورت بید — ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید
نرگس نے نگاہ بازیان کین — سوسن نے زبان درازیان کین
پتہ بھی پتے کو جب نہ پایا — کھنے لگی کیا ہوا خدایا
اتنو نمین سے پھول لیگیا کون — بیگانہ تھا سبزہ کے سوا کون
شبنم کے سوا چورانیوالا — اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف مین وہ گل ہو داغ ہوجائے — جس گھر مین ہو گل چراغ ہوجائے
بولی وہ بکاولی کہ افسوس — غفلت سے یہ پھول پڑی اوس
آنکھون سے عزیز گل بہرا تھا — پتلی دو ہی چشم حوض کا تھا
نام اوسکا صبا نہ لیتی تھی مین — اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی مین
گل چین کا جو ہی ہاتھ ٹوٹا — غنچہ کے بھی منہ سی کچھ نہ پھوٹا
اوخار ترا پڑا نہ چنگل — مشکین کس لین نہ تو نی سنبل
او باد صبا ہوا نہ بتلا — خوشبوہی سنگھا پتا نہ بتلا

اور نزدیک خلیل ابن احمد امام عروضیان اور سکاکی شاعر اور مولانا رفیع الدین وغیرہ کے حرف ساکن آخر بیت سے اوس ساکن تک قافیہ ہی جو قبل ساکن مذکور کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ حرف ساکن ہو اسطہ ہو جیسی فاعین یا بواسطہ بعض حروف متحرک کے اور وہ کبھی ایک ہو جیسے لام فعولن کا اور کبھی دو جیسے عین اور لام فاعلن کا اور گاہ تین ہون جیسے عین و لام و تا مفاعلتن کا اور کبھی چار جیسے فا اور عین اور لام اور تا فعلتن کا اور نسبت حرف ماقبل ساکن اول کے بھی دو روایتین ہین محقق طوسی صرف حرکت ماقبل کو داخل قافیہ کرتے ہین نہ حرف متحرک کو جسکی وہ حرکت ہی اور سکاکی شاعر اوس حرف متحرک کو بھی شامل قافیہ کرتے ہین مگر بہتر تعریف قافیہ کی یہ ہی معلوم ہوتی ہی کہ وہ اجتماع اوسکا ہی جسکر ار حاصل ہو بغیر استقلال پیچ الفاظ مختلفہ بحسب لفظ و معنی یا بحسب لفظ تنہا یا معنی تنہا آخر مصراع یا ابیات مین یا جو بمنزلہ آخر مصراع یا ابیات ہو اسمین چند تغیر استقلال کے اسواسطے کہے گئے کہ اگر مستقل ہوگا تو ردیف مین شمار کیا جاویگا مثال مختلف اللفظ والمعنی کے یہ ہی لمولفہ ؎ سنورش عشق سے ہو دیدۂ تر گر پیدا ٭ کیا عجب ہو جو بیابان سے سمندر پیدا ٭ اسمین گہر اور سمندر کا قافیہ مختلف اللفظ والمعنی ہی مثال مختلف اللفظ تنہا کی لمولفہ ؎ میری جون برگ گل تازہ زبان ہو ٭ جو وصف لب مین وہ رطب اللسان ہو ٭ اسمین زبان اور لسان متفق اللفظ ہین گو متفق المعنی ہون مثال مختلف المعنی تنہا کی یہ ہی لمولفہ کھڑی ہو تیغ سنبھالے کمر میان باندھو ٭ ہماری قتل پہ جلدی تم اب میان باندھو ٭ اسمین مصرعۂ اول مین لفظ میان خطاب نسبت قاتل کے ہی اور مصرعہ ثانی مین بمعنی کمر اور اسکو مقید بآخر ابیات اور مصاریع اسواسطے کہا گیا کہ قوافی مطالع اور مثنویات اور ابیات اور قصاید اور غزلیات اور رباعیات اور قطعات مین شامل رہے مثال مطلع لمولفہ ؎ تکرار دین ہی پس بجذا برہمن عبث ٭ پندار جاہلانہ ہے یہ تو دین عبث ٭ مثال مثنوی از گلزار نسیم ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ حمد و نعت کی حروف اور الفاظ کے اجتماع مین قافیہ سخن سنجان معنی پرور اور معنی پروران سخنور کا تنگ ہی لہذا مختصراً مطلب لابدی حوالۂ قلم مدعا رقم کیا جاتا ہی کہ قافیہ کے معنی لغت مین از پے رونده کے ہین اور یہ لفظ مشتق قفا و قفو سے ہی جسکے معنی از پی رفتن کے ہین اور چونکہ یہ بھی در پے بیت یا الفاظ بیت یا اکثر در پی اونکی واقع ہوتا ہے تو گویا در پے اونکے جاتا ہی لہذا اسکا نام قافیہ رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس مجموع سے عبارت ہی جو تکرار الفاظ متشابہ الاواخر ساتھ لفظ متغائر المعنی کے اواخر مصراع یا بیت مین واجب ہو یا مستحسن اس شرط پر کہ مستقل تلفظ مین نہو بلکہ جزو لفظ ہو یا بمنزلہ جزو لفظ کے ہو اور جزو کلمہ اوسکو کہتے ہین جسکے علحدہ کرنے سے لفظ مذکور بمعنی ہو جاے اور بمنزلہ جزو کلمہ اوسکو کہتے ہین جسکے جدا کرنے سے لفظ بمعنی باقی رہی جیسے عجم کا میم جزو کلمہ ہی اور گفتم کا میم بمنزلۂ جزو کلمہ ہے اور واجب اوسکو کہتے ہین جسکا قافیہ مین لانا ضرور ہو جیسے بسمل کا قافیہ دل باشاغل لانا واجب ہی اور مستحسن وہ ہے جسکا قافیہ مین لانا احسن ہو جیسے عامل کا قافیہ کامل لانا اور شمایل یا قافیہ حایل لانا احسن ہی

فائدہ واضح ہو کہ قافیہ مین اختلاف آرائی و اقوال واقع ہی ابو الحسن اخفش کا قول ہی کہ تمام کلمۂ آخر بیت کا قافیہ ہوتا ہی اور بعض نصف کلمہ مذکور کو قافیہ کہتے ہین اور ابو علی اور ابو عباس صرف حرف روی کو قافیہ قرار دیتے ہین اور حرف روی حرف آخر کلمہ کو کہتے ہین جیسے رای مہملہ گوہر اور اختر کا اور بہار اور غبار کا

فائدہ واضح ہو کہ بعضے عروضیون نے دائرہ مختلفہ سے سوای بحور طویل اور مدید اور بسیط کے دو بحر جدید انفکاک کی ہین یعنی عریض اور عمیق عریض کو جزو سوم سے شروع کیا ہے یعنی مفاعیلن فعولن چار بار اور بحر عمیق کو جزو ششم یعنی لن فعولن مفاعی کہ بروزن فاعلن فاعلاتن کے ہی چار بار مگر چونکہ ان بحورہین کوئی شعر نظر سے نہین گذرا اسواسطے یہ دونون پایہ اعتبار سے ساقط معلوم ہوتی ہین اور بعض عروضیان فارسی مثل بہرام سرخسی اور بزرجمہر قمی اور امثال انکی نے سوائے دائرہ شش گانہ مذکورہ کے ایک دائرہ اور بنام دائرہ منعکسہ اپنے زعم مین پیدا کیا ہے اور بحور ذیل اوسمین پیدا کیے ہین صریم کبیر مذیل صغیر اصم قلیب حمید سلیم اور حمیم اور ارکان اونکے یہ قائم کیے ہین بحر صریم مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار بحر کبیر مفعولات مستفعلن دو بار بحر مذیل مستفع لن مستفع لن فاعلاتن دو بار بحر قلیب فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دو بار بحر حمید مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار بحر صغیر مستفعلن فاعلات مستفعلن دو بار بحر اصم فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار بحر سلیم مستفعلن مفعولات مفعولات دو بار بحر حمیم فاع لاتن مستفعلن مستفعلن دو بار چونکہ بحور متحدثہ ہذا ساتھ بحور قدیمہ سابقہ کے باعتبار توحد ارکان اور اوزان کے بعض بعض بحورہین مندرج ہوچکے ہین اور اونسے تغائر کلی نہین رکھتے لہذا انکی تفصیل سے چندان فائدہ مترتب ہونیکی امید نہین ہے پس اسیقدر اختصار بیان پر اکتفا کیا گیا



بحر خفیف مخبون ابتر فاعلاتن مفاعلن فعلن با فعلان

اس وزن مین حدیقہ ثنای و ہشت بہشت امیر خسرو اور ہفت پیکر نظامی ہین

فائدہ واضح ہو کہ قافیہ کا بیان اب باقی رہا مگر چونکہ یہ ایک علم خرد نہایت بسیط ہی اور عروض سے جدا گانہ لہذا اسکا بھی بیان مختصراً علیحدہ کیا جاتا ہی

مقدمہ

فائدہ چند امور جنکا جاننا بھی واجب ہے اس مقام پر تحریر کرتا ہون کہ ابتدا رسالہ ہذا مین لکھا گیا ہے کہ یونانی قافیہ کو لازمہ شعر تصور نہین کرتے اور سوای اونکے اور سب اسکو لازمہ شعر سے جانتے ہین مگر سکاکی شاعر نے بیچ کتاب مفتاح کے اس قول کو ترجیح دی ہی

فائدہ نسبت اجزای ارکان بحور کے بعض عروضی کا قول ہی کہ سبب تین قسم پر منقسم ہے دو قسم خفیف اور ثقیل تو اس رسالہ مین اپنے موقع پر مذکور ہو چکے ہین ایک باقی رہا اوسکو سبب متوسط کہتے ہین یعنی وہ کلمہ متوسط ہی جسکا ایک حرف متحرک اور دو ساکن ہون جیسے کاربار اور وتد کو بھی تین قسم کا بیان کرتے ہین تیسری قسم کو وتد کثرت کہتے ہین جسمین دو متحرک اور دو ساکن ہون جیسے جہان اور نہان اور فاصلہ کو بھی تین قسم بتاتے ہین تیسری قسم کو فاصلہ عظمی کہتے ہین اسمین پانچ حروف متحرک اور حرف ششم کو ساکن بتاتے ہین مگر یہ بیان پایہ اعتبار سے ساقط معلوم ہوتا ہی

فائدہ نسبت زحافات کے بعض متقدمین ارباب عروض مثل ضیاء الدین خزرجی وغیرہ کا قول ہے کہ زحاف ساکن کرنے یا حذف کرنے سبب خفیف یا ثقیل کے حرف آخر کو کہتے ہین پس معلوم ہوا کہ حرف اول اور سوم و ششم جو لامحالہ حرف اول سبب یا وتد کا ہوگا مزاحف نہین ہوتا اور جو تغیرات اسمین واقع ہونگے اونکو صاحبان موصوفین بنام علل کہتے ہین مگر بعض کا قول یہ ہی کہ جملہ تغیرات بلا تخصیص حروف زحافات مین شامل ہین

اگر چاہین تو ان اوزان رباعی مین کہین مضائقہ نہین ہی
اور مثنوی کیواسطے بھی سات وزن مقرر ہین سوا سے اونکے اور وزن مین
مثنوی بھی کہنا درست نہین ہی اوزان مقررہ مثنوی یہ ہین

۱ بحر متقارب مقصور محذوف فعولن فعولن فعولن فعول اور فعل بھی درست ہی
اس وزن مین شاہنامہ فردوسی طوسی اور سکندر نامہ نظامی اور ساقی نامہ ظہوری ہین

۲ بحر ہزج ۔ مسدس ۔ اخرب مقصور ۔ مقبوض ۔ مفعول مفاعلن مفاعیل
ایضاً اخرب مقبوض ۔ محذوف ۔ مفعول ۔ مفاعلن فعولن
ایضاً اخرب اشتر مقصور ۔ مفعولن فاعلن مفاعیل
ایضا اخرم اشتر محذوف مفعولن فاعلن فعولن

فائدہ واضح ہو کہ ان چارون اوزان کے اجتماع سے بیت ناموزون نہین ہوتی
ان اوزان مین تحفۃ العراقین خاقانی اور لیلی مجنون نظامی ہین

۳ ایضاً مقصور مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل
ایضاً محذوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن

فائدہ واضح ہو کہ ان دونون اوزان کا اجتماع بھی درست ہی
ان اوزان مین شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخای جامی ہین

۴ بحر رمل مثمن مخبون محذوف فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
اس وزن مین مثنوی گل گشتی ہی

۵ ایضاً مسدس محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
اس وزن مین مثنوی مولانا روم اور منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار ہی
ایضاً مخبون مقصور فاعلاتن فعلاتن فعلات
اسمین سبحۃ الابرار مولوی جامی ہی

۶ بحر سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات
اس وزن مین مخزن اسرار نظامی ہی

ارکان مزاحف رباعی کی تفصیل یہ ہی مفعولن اخرم مفعول بضم لام اخرب مفاعلن مقبوض مفاعیل بضم لام مکفوف فعل بسکون لام مجبوب مفعول بوقف لام ہیتم فع ابترفاع ازل فاعلن اشتر اور ان ارکان مزاحف اور مفاعیلن سالم سے باہم ترتیب پاکر رباعی کی چوبیس اوزان حاصل ہوتی ہین اور منجملہ ان بست وچہار اوزان کے بارہ وہ ہین جنمین صدر اورابتدا اخرب یعنی مفعول بضم لام ہین اور بارہ وہ ہین جنمین صدر اورابتدا اخرم یعنی مفعولن ہین اور ان اوزان کی دو شجرہ قائم کیے گئے ہین ایک بنام شجرہ اخرم اور دوسرا باسم شجرہ اخرب مرتب ہوا ہے اور یہ دو شجرہ دو قسم کی ہین ایک مرتبہ خواجہ حسن قطان اور دوسرا مجوزہ صاحب شجرۃ العروض چونکہ شجرہ مرتبہ خواجہ حسن قطان کہ ائمہ خراسان مین سے تھی ساتھہ اختصار کی ہی لہذا شجرہ بطور دائرہ مرتبہ سید ظفر علی صاحب شجرۃ العروض ذیل مین درج ہوتا ہے

شجرۂ اخرم



شجرۂ اخرب



فائدہ واضح ہو کہ ان اوزان کے جمع ہونے سے رباعی ناموزون نہین ہوتی اور سوائے ان اوزان مقررہ کے اگر کسی اور وزن مین کہ جسمین قصیدہ اور مثنوی اور غزل کہتی ہین رباعی کہی جاوے تو نادرست ہی مگر قصیدہ اور غزل

بحر کامل سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال

مجھے درسی اپنی توڑ نالی ہی یہ بتا مجھے تو کہان نہین
کوئی اور بھی ہے ترے سوا تو اگر نہین تو جہان نہین

تقطیع

مجھ درس اب متفاعلن تنا کہی متفاعلن سا مجھے متفاعلن کہا نہین متفاعلن
کوئی اور بھی متفاعلن ہتر ے سوا متفاعلن گر نہی متفاعلن تجہا نہین متفاعلن

فائدہ واضح ہو کہ اوراوزان اس بحر کے نزدیک فصحای عجم مطبوع نہین ہین
اور اگر اس بحر مین مضمر رکن مقابلہ رکن سالم کے یا بالعکس اسکے ہو یعنے
رکن سالم بمقابلہ رکن مذال کی آوی تو جائز ہی

بیان رباعی

فائدہ اب جو بیان بحور نوزدہ گانہ اور اوزان اور ارکان سالم اور مزاحف کا بالفضل
الہی اختتام کو پہونچا تو مختصر بیان رباعی کا ضرور ہوا
فائدہ واضح ہو کہ رباعی اختراع شعراء عجم کی ہی اور اردو گویون نی بھی اونکی
تبع کی ہی رباعی دو وزن مختص بحر ہزج کے ساتھ ہی اور اوسمین نو زحافات
واقع ہوتے ہین اور بسبب ان زحافون کے چوبیس یعنی بست و چہار وزن
حاصل ہوتے ہین پس جو چار مصراع ان اوزان مین کسی وزن پہ ہونگے
وہ رباعی کہلاوینگی اور کوئی چار مصراع جیساکہ اب دستور ہوگیا ہے کہ جو
چار مصراع جنکا مصرعہ اول اور دوم اور چہارم ہمقافیہ ہو اوسکو رباعی کہتی ہین
رباعی نہین ہی اور زحافات ذیل رباعی مین واقع ہوتے ہین خرم خرب
قبض کف ہتم جب بتر شتر اور زلل یعنی اجماع خرم و ہتم ٭
ارکان بحر ہزج یہ ہین مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور

مگر فارسی کو اسکو مثمن اور مسدس اور مربع بھی مستعمل کرتے ہین

بحر وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مثال لموقعہ

خدا کے لیے تو ماہ لقا ادہر کو بھی کر ذرا تو نظر
ہر ایک ہی بشر مین جلوہ ترا ادہر کو بھی کر ذرا تو نظر

تقطیع

خدا کلی مفاعلتن تماہ لقا مفاعلتن ادہر کبھکر مفاعلتن ذرا تنظر مفاعلتن
ہر ک بہیتہ مفاعلتن مجلو ترا مفاعلتن ادہر کبھکر مفاعلتن ذرا تنظر مفاعلتن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر مین سوائے عروض اور ضرب کے اور ارکان مین استعمال زحافات مفاعیلن معصوب اور مفاعلن معقول اور مفاعیل منقوص کا اور صدر مین مفتعلن اعصب اور مفعولن اقصم اور مفعول اعقص اور فاعلن اجم کا کرتے ہین مگر فارسی مین استعمال غیر معصوب اور مقطوف بیچ مزاحف کے نچا ہے کیونکہ اخلاط ارکان سالم اور معصوب اگر کرین تو ایک تدبیر کے ساتھ کرنا چاہیے ورنہ ہر تغیر مین مشتبہ ساتھ بحر ہزج کے ہو جائیگا

بحر کامل

اس بحر کو کامل اسواسطے کہتے ہین کہ یہ ویسی ہی مستعمل ہوتی ہے جیسے دائرہ مین وضع ہوئی ہی اور یہ بحر مخصوص عرب ہی اور مسدس الاصل مگر فارسی والے اسکو مثمن مستعمل کرتے ہین اور مسدس بھی مگر شاذ و نادر ارکان اصلی اسکے یہ ہین متفاعلن متفاعلن متفاعلن تمتفاعلن اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین اضمار خزل وقص قطع جذ اذالت اور ترفیل مگر جملہ زحافات بالا مین سے اضمار سب سے بہتر ہوتا ہے اور بکثرت استعمال مین آتا ہے

ساقط ہوگیا تو وہ مسدس ہوکر چہل و ہشت حرف سے کم ہوگیے اور اسیطرح بحر بسیط بھی مجرد مستعمل ہوتی ہے اگر مثمن مستعمل ہوتی ہی تو مخبون ہوتی ہے اور جب زحاف خبن سے دو حرف اوسکے ساقط ہوگیے تو چہل و شش حروف باقی رہجاتی ہین اور بعض یہ کہتے ہین کہ بحر طویل اسواسطے اسکا نام رکھا ہی کہ یہ مجرد مستعمل نہین ہوتی اور کبھی چہل و ہشت حرف سے کمتر نہین ہوتی بخلاف دیگر بحور کے اور بعضون کا یہ قول ہی کہ جو اس بحر مین اوتاد مقدم اسباب پر ہین اور وتد سبب سے طویل ہوتا ہی اسوجہ سے اسکو طویل کہتے ہین اصل ارکان اسکے یہ ہین فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اور اسمین زحافات ذیل واقع ہوسکتے ہین کف قبض قصر حذف ثلم ثرم تسبیغ مقابضہ

بحر طویل مثمن سالم

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

مثال لموٴلفہ

نکر تو جفا کاری نکر تو یہ عیاری | خدا سن سبھی مین ہی خدا سن سبھی مین ہی

تقطیع

نکر تو فعولن جفا کاری مفاعیلن نکر تو فعولن یعیاری مفاعیلن
خدا سن فعولن سبھی مین ہی مفاعیلن خدا سن فعولن سبھی مین ہی مفاعیلن

فائدہ واضح ہو کہ زحافات اسکے نزدیک شعرا عجم کے مطبوع نہین ہی اسواسطے ثبت نہین ہوئی

بحر وافر

بحر وافر

فائدہ اس بحر کو وافر اسواسطے کہتے ہین کہ وافر کے معنی زیادہ کے ہین اور اس بحر مین حرکات زیادہ ہین یعنی ہر رکن مین پانچ حرکات ہین اور یہ سبب ہی کہ اشعار عربی اس بحر مین بہت ہین اصل ارکان اسکے مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین عصب عقل نقص عضب قصم حجم اور عقص اور یہ بحر مخصوص عربی ہے اور مسدس ہی

تقطیع

ہے ارادہ فاعلاتن آپکا فاعلن لی جدل کو فاعلاتن ناز سے فاعلن ٭
ہو مبارک فاعلاتن آپکو فاعلن لی جیحافا علاتن ضرہیدل فاعلن ٭

فائدہ واضح ہو کہ زحافات اس بحر کے ساتھہ زحافات بحر رمل کے مشابھہ ہین الا اس قاعدہ سے کہ اسمین بے ثقل ارکان پیدا ہوتے ہین لہذا اونکو اسی بحر مین اعتبار کرنا چاہیے مثلاً فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن بحر مدید کا ساتھہ بحر رمل مثمن محذوف کے مشابہ ہی مگر بحر رمل مین بوجہ زحاف خفیف کے تن کو دور کیا تو فاعلا رہا اوسکو بدل فاعلن رکن مستعملہ سے کیا ہی اور اس بحر مین اصلی رکن فاعلن ہے اور بحر مدید مثمن مخبون کہ فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن ہی ساتھہ رمل مثمن مخبون محذوف کے مشابہ ہے کیونکہ فاعلاتن مین جو خبن اور حذف کیا تو فعلا باقی رہا اوسکو ساتھہ فعلن مکسور العین کے بدل دیا ہے اور بیچ بحر مدید کے یہ رکن بلا ثقل رکن کے حاصل ہوتا ہی اور اسیطرح بذال وغیرہ تغیرات بھی قیاس کرنی چاہیے

بحر طویل

بحر طویل

اس بحر کا نام اسواسطے طویل رکھا کہ طویل کے معنی لغت مین دراز کی ہین اور یہ بحر دراز تر بحور شعر عرب سے ہی کیونکہ ایک بیت اسکی چہل و ہشت حرف کی ہی اور سوائے اسکے اور کوئی بحر اسقدر حروف کی نہین ہے اسکا بیان اسطرح ہی کہ خلیل ابن احمد نے ہر ایک بحر ذیل کو شش رکن سباعی پر وضع کیا ہی جسکے چہل و دو حروف ہوتی ہی وہ بحور یہ ہین ہزج رمل وافر منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع خفیف وافر اور کامل اور بحر متقارب کو اوپر ہشت رکن خماسی کے جسکے چہل حرف ہوتے ہین اور گو بحر مدید اور بحر بسیط کو اوپر چہار رکن سباعی اور چہار رکن خماسی کے وضع کیا ہے کہ اسکی بھی چہل و ہشت حرف ہوتے ہین مگر بحر مدید مجرد بھی آتی ہی اور جب مجرد ہوئی یعنی ایک رکن اوسکا

بحر بسیط مثمن مطوی

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

جان یہ کھیلا ہو نہین میرا جگر دیکھنا | جی نر ہی یار ہے مجکو اودہر دیکھنا

تقطیع

جانیکھی مفتعلن لاہمی فاعلن میرجگر مفتعلن دیکھنا فاعلن
جی نرہے مفتعلن یارہی فاعلن مجکواودہر مفتعلن دیکھنا فاعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس وزن کو یعنی بسیط مثمن مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن کو اگر کوئی گمان کرے کہ مجتث مطوی محذوف ہی تو نہین ہو سکتا کیونکہ مستفعلن بحر مجتث مین منفصل ہی یعنی مستفع لن اور بیچ رکن منفصل کے زحاف طی واقع نہین ہو سکتا اسکے واسطے دو سبب خفیف اول رکن مین ہونے چاہئین اور منفصل مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مفروق واقع ہی

بحر مدید

اسکا نام مدید اسواسطے رکھا کہ مدید کے معنی لغت مین کشیدہ کے ہین اور اس بحر کو بھی بحر طویل سے کھینچا ہے یعنی نکالا ہے اور بعضون کا یہ قول ہے کہ جو دو سبب ہر دو طرف ارکان سباعی کی اس بحر مین کھینچے یعنی لائے ہین اسوجہ سے اسکا نام مدید ہوا زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین خبن کف قبض تشعیث قصر قطع شکل حذف اذالت خلع اور معاقبہ اصل ارکان اسکے فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن ہے

بحر مدید

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

مثال لمولفہ

ہی ارادہ آپ کا لیجے دل کو ناز سے | ہو مبارک آپکو لیجئے حاضر ہے دل

بحر مشاکل

بحر مشاکل

فائدہ اسکا نام مشاکل اسواسطے رکھا کہ مشاکل کے معنی مانند کے ہین اور یہ بحر مانند بحر قریب کے ہی صرف فرق یہ ہی کہ بحر قریب مین فاعلاتن آخر مین آتا ہی اور اس بحر مشاکل مین مقدم دو مفاعیلن پر ہی معہذا ارکان قریب کے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہی اور اس بحر مشاکل کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہین اور اردو مین یہ بحر سالم مستعمل نہین ہوتی مگر مزحوف اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین کف قصر حذف اور یہ بحر اکثر مسدس استعمال مین آتی ہی اور یہ بھی شاذ و نادر

بحر مشاکل مکفوف مقصور

فاعلات مفاعیل مفاعیل

مثال

بار کا غم اوٹھانا ہی پڑا آہ — داغ ہجر کو کھانا ہی پڑا آہ

تقطیع

بار غم ک فاعلات اٹھانا مفاعیل پڑا آہ مفاعیل بسکون لام
داغ ہجر فاعلات کھانا مفاعیل پڑا آہ مفاعیل بسکون لام

فائدہ واضح ہو کہ صدر اور ابتدا اور حشو اسمین مکفوف ہین اور عروض اور ضرب مقصور اور تقطیع مین راء مہملہ ہجر کی متحرک ہو گئی

بحر بسیط

بحر بسیط

فائدہ بسیط کے معنی لغت مین گسترانیدہ کے ہین اور چونکہ پنج ابتدا رکن سباعی اوسکے دو سبب پھیلائی ہوئے ہین اور خماسی مین ایک سبب اسوجہ سے اسکو بسیط کہتے ہین اصل ارکان اسکے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ہین اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین ضمر طی قطع اور اذالت —

غباہمک مفاعیل تری طرس مفاعیل پھرنہ ۱۱ یا فاع لاتن

فائدہ واضح ہو کہ اس تقطیع مین حرف راء مہملہ رکن اول اور حرف فا رکن دوم مصرعہ ثانی مین گرجائینگے

فائدہ اور یہ بھی واضح ہو کہ اگر عروض اور ضرب فاعلات بسکون تا رمثنات فوقانی ہو تو یہ وزن مکفوف مقصور ہو جائیگا اور بجای اس فاعلات کے فاعلن بھی درست ہی اور یہ وزن مکفوف محذوف ہو جائیگا

فائدہ پوشیدہ نرہی کہ محقق علیہ رحمۃ بیح معیار الاشعار کی تحریر کرتے ہین کہ اس بحر کو ہمیشہ مکفوف مستعمل کرتی ہین سالم استعمال مین نہین لاتے اور چونکہ اوزان اس بحر کی خالی از التباس اور اشتباہ نہین ہین لہذا دیگر تغیرات اسکے تمثیلاً درج نہین کیے گئے

بحر جدید

فائدہ کہتی ہین کہ اس بحر کو بزرجمہر وزیر نوشیروان نے مستخرج کیا تھا اور چونکہ یہ بحر جدید استخراج ہوئی ہے لہذا اسکا نام جدید رکھا اور بعضے اسکو بھی نادر کہتے ہین اصل ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہین مگر یہ بحر سالم شاذ و نادر مستعمل ہوتی ہی زحافات اسمین ضبن اور قصر واقع ہوتی ہین

بحر جدید مخبون

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

مثال

ترے قد سے ہی صنوبر بس اب خجل | تری زلف سے ہمیشہ ہی شب خجل

تقطیع

ترقد سے فعلاتن ہصنوبر فعلاتن بسب خجل مفاعلن
ترزلف فعلاتن سہمیشہ فعلاتن ہشب خجل مفاعلن

فائدہ چونکہ اوزان اس بحر کے بھی خالی از اشتباہ نہین لہذا درج نہین ہوئے

تقطیع

می جو فعلن دیکھا فعلن مصطر فعلن ڈالو فعلن ویسا فعلن یا یا فعلن کب بس فعلن ملکو فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر متدارک متمن مقطوع کو صوت الناقوس بھی کہتے ہین اس روایت سے کہ قول عبداللہ انصاری کا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مین ہمسفر تھا اور اثنا ء راہ شام مین حضرت نے ایک دیر مین سے آواز ناقوس کی سنکر فرمایا کہ ناقوس یہ کہتا ہے اور چند شعر فرمائی منجملہ اونکے ایک یہ ہی ؎ حقاً حقاً حقاً حقاً ∴ صدقاً صدقاً صدقاً صدقاً ∴ چونکہ وزن حقاً اور فعلن بسکون العین کا ایک ہی لہذا اس بحر کو صوت الناقوس بھی کہتے ہین

بحر قریب

فائدہ - اس بحر کا قریب اسواسطے نام رکھا کہ مولانا یوسف عروضی نے اس بحر کو خلیل ابن احمد کے دو برس کے بعد استخراج کیا تھا اور ارکان اوسکے ساتھ ارکان بحور ہزج اور مضارع کے قریب قریب ہین اور بعض کہتے ہین کہ جو یہ بحر بہ نسبت بحور سابقہ کے قریب عرصہ سے مستخرج ہوئی ہی اسواسطے اسکو قریب کہتے ہین یعنی عرصہ قریب کی مستخرج ہی اصل رکن اسکے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہین لیکن اس وزن مین اسکا استعمال نہین ہوتا یعنی اسکو سالم مستعمل نہین کرتے مگر مزاحف اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین کف خرم خرب قصر حذف اور مراقبہ بھی اسمین واقع ہوتا ہی

بحر قریب مکفوف

مفاعیل مفاعیل فاع لاتن

مثال

غبار آکی تری دل مین پھر نہ نکلا | غبار ہکو تری طرف سے پھر نہ آیا

تقطیع

غبار اک مفاعیل تری دلم مفاعیل پھر نہ نکلا فاع لاتن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کا مذال ہونا بھی اسطرح درست ہے چنانچہ
فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن

مثال

شب کو رشک زلف سے | مہ کو رشک روی سے

تقطیع

شب کر شک فاعلان زلف سی فاعلن | مہ کر شک فاعلان روی سے فاعلن

بحر متدارک متمن مخبون
فعلن فعلن فعلن فعلن مکسور العین

مثال لمولفہ

ترا عاشق زار صحیح ہوا | ترے لعل کا بوسہ او سے جو ملا

تقطیع

ترعا فعلن شقزا فعلن رصحی فعلن حہوا فعلن | ترلع فعلن لکبو فعلن سائسی فعلن جلا فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر متدارک مخبون کو شانزدہ رکن پر بھی استعمال کرتی ہین

مثال

ترے ہاتھون سے کچھہ مری خی مین ذرا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا
کہا مجھسے رقیبون نے گرچہ برا نہ بھلا بھی ہوا نہ برا ہی ہوا

تقطیع

ترہا فعلن تنسکچھہ فعلن مرحق فعلن مزرا فعلن نبھلا فعلن ہہو افعلن نبرا فعلن سہو افعلن ٭ کہتج فعلن سرمی فعلن
بنگر فعلن چبرا فعلن نبھلا فعلن سہو افعلن نبرا فعلن ہیہو افعلن ٭

بحر متدارک متمن مقطوع
فعلن فعلن فعلن فعلن مسکون العین

مثال

مین جو دیکھا مصطرل کو | ویسا پایا کب سبل کو

تقطیع

تقطیع

سرو ی فعلن خرا مافعولن ہی نی فعلن رفد پر فعولن ارگو لتر بھی فعولن
ہی تی فعلن رزخ پر فعولن ؛ عا شی فعلن قشیدا فعولن وا لہ فعلن ورسوا
فعولن حیرت فعلن تدل سے فعولن سورش فعلن شجا سے فعولن ؛

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتین ہین مگر وہ کم مستعمل ہین اسواسطے
اس رسالہ مین مذکور نہین ہوئین

فائدہ اس وزن شانزدہ رکنی کو احتمال کرتے ہین کہ ہموزن مفاعلاتن چار بار کی ہے
اس بحر متقارب مین مثنویات اکثر کہی گئی ہین

بحر متدارک

بحر متدارک

فائدہ اس بحر کا نام متدارک اسواسطے رکھا کہ تدارک کے معنی لغت مین دریافتن
اور پیوستن کے ہین اور اوتاد اور اسباب اس بحر کے باہم پیوستہ ہین اور
یا یہ وجہ ہو کہ اس بحر کو ابو الحسن اخفش نے پیدا کر کے دیگر بحور کے ساتھہ
جو خلیل ابن احمد نے پیدا کی تھین ملا دیا ہی اس بحر کو احمد عروضی ساتھہ نام
غریب یعنی نادر کے بھی مذکور کرتا ہی اصل رکن اسکے فاعلن آٹھہ بار ہین اور
اسکو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہین مگر کم اور اس بحر مین زحافات
ذیل واقع ہوتے ہین ضبن قطع جذ تسکین اور اذالت

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مثال

زلف و رخ خال و خط یار کا دیکھکر صبح و شب اور خن خون بدل رشک سے

تقطیع

زلف رخ فاعلن خال خط فاعلن یار کا فاعلن دیکھکر فاعلن
صبح شب فاعلن ار خن فاعلن خو بدل فاعلن رشک سی فاعلن

تقطیع

لبے با فعولن مکرّت فعولن جبکہ فعولن ہی فعل
ستے کی فعولن زمی سا فعولن راویہ فعولن ہی فعل

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم
فعول فعلن فعول فعلن

مثال

یہ عشق اب کیا بسا ہے دل مین — کہ بحر خون بہہ رہا ہی دل مین

تقطیع

یعشق فعول اب کیا فعلن بساہ فعول دل مین فعلن
کبحر مفعول خو بہ فعلن رہاہ فعول دل مین فعلن

فائدہ واضح ہو کہ شعرا نے اس وزن کو سولھ رکن پر بھی استعمال کیا ہی

مثال

کرو توکل کہ عاشقی مین نہ یہ کرو گے تو کیا کرو گے
الم یہ ہی ہے تو درد مند و کہان تلک تم دوا کرو گے

کروت فعول و ککل فعلن کعاش فعول فی می فعلن نیہ ک فعول رو گے فعلن
تکیاک فعول رو گے فعلن

الم ی فعول ہی ہی فعلن ندرد فعول مند و فعلن کہات فعول لک تم فعلن
دواک فعول رو گے فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہی کہ ایک رکن اثلم مقبوض یعنی فعلن بسکون عین اور دوسرا سالم یعنی فعولن ہو اسکو بھی سولھ رکن پر استعمال کیا ہی

چنانچہ

سرو خرامان ہی تیرے قد پر اور گل تر بھی ہی تری رخ پر
عاشق شیدا والہ و سودا حیرت دل سے سو رش جان سے

تقطیع

تقطیع

سروی فعلن خرامافعولن ہی نی فعلن رفد پر فعولن ارگولتر بھی فعولن ہی تی فعلن رزخ پر فعولن ٭ عاشی فعلن قشیدا فعولن والہ فعلن ورسوا فعولن حیرت فعلن تدل سے فعولن سورش فعلن شجا سے فعولن ٭

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتین ہین مگر وہ کم مستعمل ہین اسواسطے اس رسالہ مین مذکور نہین ہوئین

فائدہ اس وزن شانزدہ رکنی کو احتمال کرتے ہین کہ ہموزن مفاعلاتن چاربار کی ہے اس بحر متقارب مین مثنویات اکثر کہی گئی ہین

بحر متدارک

بحر متدارک

فائدہ اس بحر کا نام متدارک اسواسطے رکھا کہ تدارک کے معنی لغت مین دریافتن اور پیوستن کے ہین اور اوتاد اور اسباب اس بحر کے باہم پیوستہ ہین اور یا یہ وجہ ہو کہ اس بحر کو ابوالحسن اخفش نے پیدا کر کے دیگر بحور کے ساتھہ جو خلیل ابن احمد نے پیدا کی تھین ملا دیا ہی اس بحر کو احمد عروضی ساتھہ نام غریب یعنی نادر کے بھی مذکور کرتا ہی اصل رکن اسکے فاعلن آٹھہ بار ہین اور اسکو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہین مگر کم اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین ضبن قطع جذ تسکین اوراذالت

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مثال

زلف ورخ خال وخط یار کا دیکھکر ٭ صبح وشب اور ختن خون بدل رشک سے

تقطیع

زلف رخ فاعلن خال خط فاعلن یار کا فاعلن دیکھکر فاعلن
صبح شب فاعلن ارختن فاعلن خو بدل فاعلن رشک سے فاعلن

تقطیع

لبے با فعولن مکرّرت فعولن جبکہ فعولن ہی فعل
ستے کی فعولن زمی سا فعولن راوپر فعولن ہی فعل

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم
فعول فعلن فعول فعلن

مثال

یہ عشق اب کیا بسا ہے دل مین | کہ بحر خون بھہ رہا ہی دل مین

تقطیع

یعشق فعول اب کیا فعلن بساہ فعول دل مین فعلن
کبحر مفعول خو بہ فعلن رہا ہ فعول دل مین فعلن

فائدہ واضح ہو کہ شعرا نے اس وزن کو سولھ رکن پر بھی استعمال کیا ہی

مثال

کرو توکل کہ عاشقی مین نہ یہ کرو گے تو کیا کرو گے
الم یہ ہی ہے تو درد مند و کہان تلک تم دوا کرو گے

کروت فعول و کل فعلن کعاش فعول قی مے فعلن نیہ ک فعول رو گے فعلن
تکیاک فعول رو گے فعلن

الم ی فعول ہی ہی فعلن ندرد فعول مند و فعلن کہات فعول لک تم فعلن
دواک فعول رو گے فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہی کہ ایک رکن اثلم مقبوض
یعنی فعلن بسکون عین اور دوسرا سالم یعنی مفعولن ہو اسکو بھی سولھ رکن پر استعمال کیا ہی

چنانچہ

سرو خرامان ہی تیرے قد پر اور گل تر بھی ہی تری رخ پر
عاشق شیدا والہ و سودا حیرت دل ہے سو رش جان سے

تقطیع

فائدہ متقارب کے معنی قریب یا نزدیک کے ہین اور چونکہ اس بحر مین وتد اور سبب قریب قریب ہین اسوجہ سے اسکا نام متقارب رکھا ارکان اسکے فعولن فعولن فعولن فعولن ہین اور زحافات ذیل انمین واقع ہوتے ہین
قبض قصر حذف ثلم ثرم ترا اور ترسیغ

بحر متقارب ثمن سالم

فعولن فعولن فعولن فعولن

مثال

مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہی رونا — کہ اسطرح ہنسنے کی خوبی کسیکی

تقطیع

مجھے گل فعولن کہ ہنسنے فعولن پہ آتا فعولن ہی رونا فعولن
کہ اسطر فعولن ح ہنسنے فعولن کی خوبی فعولن کسیکی فعولن

بحر متقارب ثمن مقصور

فعولن فعولن فعولن فعول

مثال

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون — گناہون سے اپنے گرانبار ہون

الٰہی فعولن مبندہ فعولن گنہگا فعولن رہون فعول
گناہو فعولن سے اپنے فعولن گرانبا فعولن رہون فعول

بحر متقارب ثمن محذوف

فعولن فعولن فعولن فعل

مثال

لب بام کثرت جو یکسر ہوئی — تلے کی زمین ساری اوبر ہوئی

عربی مین ارکان اصلی اس بحر کے مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور اوسکی عروض اور ضرب مطوی مستعمل ہوتے ہین مگر فارسی مین ارکان اس بحر کے مفعولات و مستفعلن مفعولات مستفعلن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین طی قطع خبن وقف اذالت جدع نحر کسف شکل خلع اور مراقبہ بھی واقع ہوتا ہی

بحر مقتضب مثمن مطوی

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

یار بیوفا سے مجھے شوخ دلربا سی مجھے | کب امید وصل ہوئی کب امید وصل ہوئی

تقطیع

یار بیوفا علات فاسمجھے مفتعلن شوخ دلربا سی مجھے مفتعلن
کب امید فا علات وصل ہوئی مفتعلن کب امید فا علات وصل ہوئی مفتعلن

بحر مقتضب مثمن مقطوع

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

مثال

ہای یہ نصیب اپنی جسکی وہ تمنا تھی | بعد مرگ بھی گاہے خاک پر نہ آنکلا

تقطیع

ہای یہ ن فاعلات صیبنے مفعولن جسکو وہ ت فاعلات منّا تھی مفعولن
بعد مرگ فاعلات بھی گاہ مفعولن خاکپرن فاعلات آنکلا مفعولن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کو سالم اور مربع فارسی مین شاذ و نادر مستعمل کرتے ہین اور اس بحر کے حشو مین کبھی ایک حرف زائد بھی آجاتا ہی اور اوسکو مزحوف مروج کہتے ہین

بحر متقارب

تقطیع

ہاے وہ شوفا علاتن خبی وفا مفا علن بے مہر فعلات مسکون العین
نرگسے چشم فا علاتن مگل رخو مفا علن مہ چہر فعلات لمسکون عین

بحر خفیف مخبون ابتر
فا علاتن مفا علن فعلن

مثال لمؤلفہ

گو کسیکے گمان مین کچھہ ہی جز خدا بھی جہان مین کچھہ ہی

تقطیع

گو کسیکے فا علاتن گمانمے مفا علن کچھہ ہی فعلن مسکون العین
جز خدا بھی فا علاتن جہانمے مفا علن کچھہ ہی فعلن مسکون العین

فایدہ محقق طوسی معیار الاشعار مین فرماتے ہین کہ اس بحر کو فارسی گو مخبون مستعمل کرتے ہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بحر خفیف مسدس مخبون یعنی فا علاتن مفا علن فعلاتن مین اگر بیچ صدر اور ابتدا کے رکن مخبون ہو اور عروض و ضرب مین مسبغ تو مضایقہ نہین ہی اور بحر خفیف مسدس مخبون محذوف یعنی فعلاتن مفا علن کی چار صورتین عروض اور ضرب مین ہوتی ہین ایک فعلن بکسر عین دوسری فعلن بسکون عین سوی فعلات بکسور العین چہارمی فعلان مسکون العین اور کبھی صدر اور ابتدا سالم اور کبھی مخبون ہوتی ہین

بحر مقتضب

فایدہ اقتضاب کے معنی ایک چیز مین سے دوسری چیز کا نکالنا ہی اور چونکہ بحر مقتضب بحر منسرح سے نکالی گیی ہی اسطرح پر کہ ارکان بحر منسرح کی مستفعلن مفعولات ہی اور بحر مقتضب کے مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہین یعنی دونون بحور کے ارکان ایک ہی ہین مگر ترکیب مین فرق ہے اسواسطے اس بحر کا نام مقتضب رکھا

بیچ ہر رکن کے اسباب نے وتد مجموع کو احاطہ کرلیا ہی لہذا جملہ ارکان سبک ہو گئے یا جو دو سبب خفیف وتد مجموع کے محیط مین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا جملہ ارکان مین اسباب خفیفہ ہی جمع ہین

فائدہ یہ بحر مسدس الاصل ہی اور شاذ و نادر فارسیان اسکو مثمن بھی مستعمل کرتے ہین اصل ارکان اسکے فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین خبن قطع قصر حذف تسبیغ حجف شکل بتر اور اسکی فاعلاتن ہین آٹھ تغیرات واقع ہوتے ہین فعلاتن فعلن مکسور العین فعلن مسکون العین فعلان مسکون العین فعلات مفعولن رفع فاع اور مس تفع لن کا صرف مفاعلن بنتا ہی اور یہ بحر مطوی مخبون نہین ہوتی کیونکہ اسمین مس تفع لن منفصل ہے اور طی چوتھے حرف کے ساقط کرنیکو کہتے ہین جو دو سبب خفیف رکن اول مین واقع ہوا اور خبل اجتماع خبن اور طی کو کہتے ہین اور اسمین اول ایک سبب خفیف اور بعد ازان وتد مفروق واقع ہے

بحر خفیف مسدس مخبون
فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

یار مجھ کو دیکھکر نرہا دل ہاتھ سے اوسکے آہ اب نہ بچا دل

تقطیع

یار مجھ و فاعلاتن کو دیکھکر مفاعلن نرہا دل فعلاتن
ہاتھ سے اس فاعلاتن کے آہ اب مفاعلن نبچا دل فعلاتن

بحر خفیف مسدس مشعث مقصور
فاعلاتن مفاعلن فعلات

مثال

ہاے وہ شوخ بیوفا بیمہر نرگسے چشم و گل رخ و مہ چہر

تقطیع

تقطیع

حضور دا مفاعلن غی سوزا مفعولن ہ افنا مفاعلن نجل فعلن
ارشک سے مفاعلن بھیہ نگی فعلاتن شراب نا مفاعلن نجل فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اول مصرعہ مین غی سوزا بروزن مفعولن ہی

بحر محبت مسدس مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن

مثال لمؤلفہ

تو مجھسے ہی بت ظالم خفا عبث | بھلا بُرا تبلا دے کیا جو ہو

تقطیع

تجھ سے ہے مفاعلن بت ظالم فعلاتن خفا عبث مفاعلن
بھلا بُرا مفاعلن تبلا دے فعلاتن کیا جو ہو مفاعلن

فائدہ واضح ہو کہ محقق طوسی علیہ الرحمۃ بیچ معیار الاشعار کے تحریر فرماتے ہین کہ اس بحر مین ضبن ہر ایک رکن مین لازم ہی اور یہ بھی فرماتے ہین کہ فارسی مین جملہ ارکان اسکے مخبون مستعمل ہوتے ہین اور بحر محبت مثمن مخبون محذوف مجحوف مین ضع اور فاع کا لانا شعر کو ناموزون نہین کرتا اور بیچ عروض اور ضرب بحر محبت مثمن مخبون محذوف کے کبھی فعلات مشکول بکسر عین اور کبھی فعلان اشتر مسبغ اور کبھی فعلن بسکون عین اور کبھی فعلن محذوف مخبون مکسور العین لاتے ہین اور بحر محبت مسدس مخبون مین بیچ عروض اور ضرب کی مفاعلن مخبون اور مفاعلان مخبون مسبغ جمع کرتے ہین اور کبھی مصرعہ مشعث مخبون ابتر بھی لاتے ہین اور صاحب موصوف یہ بھی فرماتے ہین کہ اس بحر مین عروض مخبون محذوف مسکن کو ساتھ ضرب مخبون محذوف مقطوع کی جمع کرتے ہین

بحر خفیف

اس بحر کو خفیف اسواسطے کہتے ہین کہ جملہ بحور مین یہ سبکتر ہی بوجہ اسکے کہ اسمین

اوپنا ش مفاعلن کسہی اب فعلاتن ر ایک جو مفاعلن بطراوت فعلاتن

بحر محبت متمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

مثال

میری نظر مین نوکم حور خلد سے تو نہین | نجاؤن کا تیرے کوچہ کو چھوڑ سوی جنان

تقطیع

میری نظر مفاعلن متکم جو فعلاتن ر خلد سے مفاعلن تہین فعلان
نجاؤگا مفاعلن ترکوچ فعلاتن کچھوڑ سو مفاعلن یجنان فعلان

فائدہ واضح ہو کہ فعلان مکسور العین کے عوض فعلان مسکون العین لانا درست ہی اور فعلن مکسور العین کی جگہ فعلن مسکون العین قائم کرنا بھی درست ہی

مثال

چمن مین صبح جب اوس جنگجو کا نام لیا | صبا نے تیغ کا آب روان سے کام لیا
کبھو نہ انکو مین دیکھا تلاش دنیا مین | کبھو نہ فکر و تردد سے کوئی کام لیا

تقطیع

چمن مصب مفاعلن حجبس جن فعلاتن گجو کنا مفاعلن ملیا فعلن
صبا نتی مفاعلن عکا بی فعلاتن ر واسکا مفاعلن ملیا فعلن
کبھو نان مفاعلن کمد یکھا فعلاتن تلاشدن مفاعلن یامین فعلان
کبھو نفک مفاعلن رتردد فعلاتن سکوئکا مفاعلن ملیا فعلن

فائدہ واضح ہو کہ پہلے شعر مین عروض اور ضرب فعلن مکسور العین ہی اور دوسری شعر مین عروض فعلان بسکون عین مستعمل ہوا ہی

فائدہ جاننا چاہیے کہ حشو مین بجای فعلاتن کے مفعولن بھی درست ہی

مثال

حضور داغ سوزان ہی آفتاب مخجل | اور اشک سے بھی ہی رنگ شراب مخجل

اور رکن مفاعیلن ایک جا اخرب یعنی مفعول اور دوسری جگہ مکفوف یعنی مفاعیل بضم لام اور فصحاء عجم اس بحر مضارع کا مسدس کمتر استعمال کرتے ہین

بحر محبت

فائدہ واضح ہو کہ اجتثاث کے معنی جڑ سے اوکھاڑنیکے ہین غرض یہ کہ یہ بحر محبت بحر خفیف سے اجتثاث کی گئی ہی کیونکہ بحر خفیف کے اصل ارکان فاع لاتن مستفع لن فاعلاتن ہین اور بحر محبت کی اصل ارکان مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہین گویا بحر خفیف کی مستفع لن کو جڑ سے اوکھاڑ کر بحر محبت مسدس مین مقدم رکھا ہے

فائدہ یہ بھی واضح ہو کہ در اصل بحر محبت مسدس ہی اور متمن مجازاً کہتے ہین معلوم کرنا چاہیے کہ شعرای عجم اس بحر کو مسدس استعمال کرتے ہین اور متمن شاذ و نادر مگر شعرای عرب اسکو مسدس اور کبھی مربع بھی مستعمل کرتے ہین اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین خبن کف قصر حذف تشعیث شکل قطع ربع حجف تسبیغ اور معاقبہ بھی اس بحر مین واقع ہوتا ہی اور تغیرات جو مستفع لن کے ہین مثل مفاعلن فعولن مفاعیل اور جو تغیرات فاعلاتن کے ہین یعنی فعلاتن فعلات فعلان بکسر عین اور جو تغیرات فاعلاتن کے ہین یعنی فعلات فعلان بکسر عین اور فعلن بسکون العین اور مفعولن فاع اور فاع وہ سمین بھی واقع ہوتے ہین

بحر محبت متمن مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

ہی زخم دل سے گل تر کو ازردی طراوت ۔۔۔ اور اپنی اشک سی ہی ابر ایک جوی طراوت

تقطیع

ہزخم دل مفاعلن سکے ترفعلاتن کا رز و مفاعلن بطراوت فعلاتن

اتنی س مفعول بات می تو فاع لاتن مایوس مفعول تو نکر فاعلن

بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف
مفعول مفاعیل فاع لاتن

مثال

شکوہ ہی کسیکا نہ گاہ ہکو | دی بیٹھے اوسے جان اور بھی دل

تقطیع

شکوہ مفعول کسیکان مفاعیل گاہ ہکو فاع لاتن
دی بیٹھ مفعول اوسے جان مفاعیل اور بھی دل فاع لاتن

بحر مضارع مسدس اخرب مقصور
مفعول فاع لات مفاعلین

مثال

دیتی ہی زلف یار مجھے دہوکا | کہتے ہی محکورات نلینگی دل

تقطیع

دیتی ہ مفعول زلف یار فاع لات مجھے دہوکا مفاعلین
کہتی ہ مفعول محکرات فاع لات نلینگی دل مفاعلین

واضح ہو کہ جب بحر مضارع کو مجرد کرتے ہین یعنی کوئی رکن اوسکا ساقط کرتے ہین تو رکن فاع لاتن کا ساقط کرتے ہین نہ رکن مفاعیلن کا جاننا چاہیے کہ ضبن اور شکل تشبث زحافات بحر مضارع مین واقع نہین ہوتی بوجہ فاع لاتن کے منفصل ہونیکی کیونکہ اسمین وتد مفروق اوپر دو سبب خفیف کے واقع ہوتا ہی پس یہی فرق درمیان فاعلاتن متصل اور فاع لاتن منفصل کی ہی اور بحر مضارع مثمن اخرب یعنی مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن مین بیچ حشو کے اختلاف جائز ہی مثلاً رکن فاع لاتن ایکجا سالم اور دوسری جا مکفوف یعنی فاع لات بضم تا مثنات فوقانی لایون

تقطیع

ظاہرہ مفعول اپندل کی فاع لاتن سوزش ک مفعول آفتاب فاع لان
محشر ک مفعول روز اپنی فاع لاتن چہرہ مفعول داغ کا فاع لن

بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور
مفاعیل فاع لان مفاعیل فاع لان

مثال

جو اسمین ہو کب ہی زہر دلا دیکھہ مارمین | نجاز لف یار مین نجاز لف یار مین

تقطیع

جا سمیہہ مفاعیل کبہ زہر فاع لان دلا دیکھہ مفاعیل مارمین فاع لان
نجاز لف مفاعیلُ یارمین فاع لان نجاز لف مفاعیل یارمین فاع لان

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان

مثال لمؤلفہ

خوبان جو رپیشہ عاشق کیواسطے ہین | مریخ قتل پیشہ جلاد بیگناہان

تقطیع

خوبان مفعولُ جو رپیشہ فاع لاتن عاشقک مفعول واسطے ہین فاعلیان
مریخ مفعولُ قتل پیشہ فاع لاتن جلاد بمفعول بیگناہان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب محذوف
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن

مثال لمؤلفہ

اے یار رخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا | اتنی سی بات مین تو مایوس تو نکر

تقطیع

ای یار مفعول رخ ذرا تو فاع لاتن اپنام مفعول مجھو دکھا فاعلن

فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مگر یہ بحر بوجہ ثقالت سالم مستعمل نہین ہوتی الا ساتھہ زحافات کے اور زحافات مندرجہ ذیل اسمین واقع ہوتی ہین
کف قصر حذف خرم تخنیق تسبیغ قبض سلخ طمس اوخرب

بحر مضارع مثمن اخرب
مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن

مثال

اکسیر پر مہوس اتنا نہ ناز کرنا | بہتر ہی کیمیا سے دل کا گداز کرنا

تقطیع

اکسیر مفعولُ پر مہوس فاع لاتن اتنا ن مفعول ناز کرنا فاع لاتن
بہتر ہُ مفعول کیمیا سے فاع لاتن دلکا گ مفعول داز کرنا فاع لاتن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان

مثال

تیری ہی دیکھنے کو نہ آوے جو کام چشم | تو زخم چھرہ پر ہی کہ اوسکا ہی نام چشم

تقطیع

تیری ہ مفعول دیکھنک فاع لاتُ نآوی ج مفاعیلُ کام چشم فاع لان
تو زخم مفعولُ چھر پرہ فاع لات ک اسکاہ مفاعیلُ نام چشم فاع لان

واضح ہو کہ بجای فاعلان کے فاعلن بھی آسکتا ہی اور بجای فاع لاتُ بضم تا ء فوقانی کے فاع لاتن سالم رکن اور بجای مفاعیلن مفعولُ بضم لام کے استعمال کرنے سے بھی شعر ناموزون نہین ہوتا

مثال لمولفہ

ظاہر ہی اپنے دل کی سوزش کہ آفتاب | محشر کے روز اپنے چہرہ ہی داغ کا

ی ہتر امفتعلن یا رزار فاعلات ی ہتر امفتعلن یا رزار فاعلات

بحر منسرح مسدس مطوی

مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

نالہ دل نارسا ہے یار تلک | اپنی پہونچ کب ہی بھلا یار تلک

تقطیع

نالہ دل مفتعلن نارسا ہے فاعلات یار تلک مفتعلن | اپنی پہونچ کب ہی بھلا فاعلات یار تلک مفتعلن

بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن

مثال

حالت دل کیا کہون مین مہ رو کو | لوگون نے بھکا رکھا ہی بدخو کو

تقطیع

حالت دل مفتعلن کیا کہوم فاعلات مہرو کو مفعولن
لوگنبہہ مفتعلن کا رکھاہ فاعلات بدخو کو مفعولن

واضح ہو کہ اس بحر مین اگر بجاے مفتعلن مطوی کے مفعولن مقطوع لائین تو جائز ہی

بحر مضارع

مضارع کی معنی مشابہہ اور مانند کے ہین اور چونکہ بحر مضارع بحر منسرح سے شابہ اس معنی کر ہی کہ بحر منسرح مین رکن ثانی مفعولات بضم تامین وتد مفروق ہی اور اس بحر مین بھی فاع لاتن منفصل ہی اور فاع وتد مفروق اسواسطے اس بحر کا نام مضارع رکھا اور خلیل ابن احمد جو واضع فن عروض فارسی ہی کہتا ہی کہ نام اسکا مضارع اسوجہ سے رکھا ہے کہ وہ مشابہت ساتھہ بحر ہزج کی اس معنی کر رکھتی ہے کہ بحر ہزج مین بھی وتد مقدم سبب سے ہی اور اس بحر مضارع مین بھی سبب سے وتد مقدم ہی رکن اصلی اس بحر کے یہ ہین مفاعیلن

جائز ہی چنانچہ شعر ذیل مین

حال دل خستہ آہ مین نے جو اونسے کہا | تو بولی یہ چپ ہی رہ سنے کی طاقت کہان

تقطیع

حال دل مفتعلن خستہ آہ فاعلان می نجان مفتعلن سے کہا فا علن
تو بولیکہ مفاعلن چپ ہرہ فاعلن سنے کطا مفتعلن قت کہان فاعلان
اس شعر مین مصرع اول اس وزن پر ہی مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن
اور دوسرا مصرع مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف منحور مجدوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع

مثال

کان ہین اوسکے زبس نالہ سے ملو | حال دل زار کب کرتا ہی مسموع

تقطیع

کانہ اُس مفتعلن کے زبس فاعلن نالسم مفتعلن سے فع
حال دلے مفتعلن زار کب فاعلن کرتہمس مفتعلن موع فاع

واضح ہو کہ مصرعۂ اول مین فع منحور ہی اور مصرعۂ ثانی مین فاع مجدوع یہ اختلاف جائز ہی

بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات

مثال لمؤلفہ

مجکو نکر خوار یار مجکو نکر خوار یار | مین ہون ترا یار زار مین ہون ترا یار زار

تقطیع

مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات

بحر منسرح مثمن موقوف

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

مثال لمولفہ

اکدم تو آ اے دلدار دکھلا ذرا گل رخسار — دکھلائی دے جو گلزار میری نظر مین چو خار

تقطیع

اک دم تا مستفعلن ای دلدار مفعولات دکھلا ذرا مستفعلن گل رخسار مفعولات
دکھلا ئی دی مستفعلن جو گلزار مفعولات میری نظر مستفعلن می جو خار مفعولات

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

یار دکھاتا ہے رخ تاب کسی دید کی — حضرت موسی بھی یہان دعوی ہی خاموش ہین

تقطیع

یار دکھا مفتعلن تا ہرخ فاعلن تاب کسی مفتعلن دید کی فاعلن
حضرت مو مفتعلن سے بھیا فاعلن دعو سخا مفتعلن موش ہے فاعلن

دوسری طرح منسرح مطوی مکسوف کے چھین رکن اول اور سوم مطوی
ہین اور رکن ثانی مکسوف دو رکن رابع موقوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات

مثال

حضرت دل ہم تمھین کہتے نہ تھے بار بار — طرۂ خوبان کی قید سخت ہی دشوار ہی

تقطیع

حضرت دل مفتعلن ہم تمے فاعلن کہتے تھے مفتعلن بار بار فاعلات
طرہ خو مفتعلن با کھید فاعلات سخت ہ دش مفتعلن وار ہی مفتعلن

واضح ہو کہ اس بحر مین اختلاف زحافات جو دونون مصرعہ مین واقع ہوا ہے

اس بحر مین دو وزن بھی ہوسکتی ہین یعنی ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعلن
دوسرا مکسوف کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان مقطوع مکسوف
یا مکسوف مسبغ کا جیسے

بکھرے ہوئے گیسو ہین کچھ خور سے کم	لب ہین کچھ اوسکے گوہر سے کم

تقطیع

بکھرے ہوئے گیسو ہین کچھ مفتعلن خر سے کم فاعلن	لب ہین کچھ مفتعلن اوسکے گوہر سے کم فاعلن

اور کبھی دو وزن ذیل بھی برابر آجاتی ہین یعنی ایک مصرعہ مفعولن مفعولن فاعلن کا
اور دوسرا مصرع مفتعلن مفتعلن فاعلن کا جیسے

اوسکے چہرہ پر کب ہی عرق	ہی وہ مہ نو کے قریب اب شفق

تقطیع

اوسکے چہ مفعولن رہ پر کب مفعولن ہی عرق فاعلن	ہی وہ مہ مفتعلن نو کے قری مفتعلن ب شفق فاعلن

اس بحر مین زحافات بوجہ ثقیل ہونیکے تحریر مین نہین آئے

بحر منسرح

اس بحر کو منسرح اسواسطے کہا کہ منسرح کے معنی لغت مین آسان کے ہین اور
چونکہ اس بحر مین بسبب مقدم اور وتد کے ہی اسوجہ سے باسانی پڑھا جاتا ہے
اور بعض کا یہ قول ہے کہ منسرح کپڑی اوتارنے کو کہتے ہین اور چونکہ اس بحر مین
اختصار بہت ہوسکتا ہی اسواسطے یہ نام اسکا رکھا گیا اختصار اسمین یہان تک
ممکن ہی کہ عرب مین صرف مستفعلن مفعولات ایک بیت کا وزن قرار دیا گیا ہی
مگر شاعران فارسی و ہندی اس بحر کو شمن اور مسدس استعمال مین لاتی ہین
اور وہ بھی ساتھ زحافات کے سالم کبھی مستعمل نہین کرتے اصلی رکن اسکے
مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات بضم تای فوقانی ہین اور اس بحر مین
زحافات ذیل واقع ہوتے ہین یعنی طی رفع اذالت خلع قطع خبن کسف صلم جدع
نحر خبل وقف اور کف اور اس بحر مین مراقبہ اور معاقبہ بھی واقع ہوتا ہی

تقطیع

نزلس اک مفتعلن شخصک تھا مفتعلن درد سز فاعلن لاکھفا مفتعلن اسکنیٹن مفتعلن اسک گھر فاعلن

واضح ہو کہ عروض مین فاعلان اور ضرب مین فاعلن لانا بھی درست ہی جیسے اوپر بیان ہوا

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع مجدوع

مفتعلن مفعولن فاع

مثال

نالہ ہمارا ہے موزون | سنگ کو بھی کرتا ہی خون

تقطیع

نالہما مفتعلن راہی مو مفعولن زون فاع | سنگ کبھی مفتعلن کرتا ہی مفعولن خون فاع

واضح ہو کہ اس وزن مجدوع مین منحور بھی آتا ہی جیسی

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع منحور

مفتعلن مفعولن فع

مثال

عشق کا دیوانہ ہے دل | ابرو سے اوسکے جان بسمل

تقطیع

عشق کدی مفتعلن دانہ ہی مفعولن دل نم | ابرو بس اس مفتعلن کی جا بس مفعولن مل فع

بحر سریع مسدس مکسوف

مستفعلن مستفعلن فعولن

مثال

اے دل نجا زلفون مین اوس صنم کے | ہر چین اوسکی قید ہی ستم کی

تقطیع

ای دل نجا مستفعلن زلفو مین بس مستفعلن صنم کی فعولن

ہر چین اس مستفعلن کی قید ہی مستفعلن ستم کے فعولن

بحر رمل سے اسکو اعتبار کرنا مناسب اور اولی ہی

بحر سریع

اس بحر کو سریع اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین سبب بہ نسبت وتد کے بہت ہین اور سبب جلدی پڑھا جاتا ہی لہذا سریع بمعنی سرعت اسکا نام رکھا گیا اصل رکن اسکے مستفعلن مستفعلن مفعولات ہین اور زحافات اسمین حسب ذیل واقع ہوتے ہین خبن طی خبل قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور معاقبہ بھی اس بحر مین واقع ہوتا ہی اور جو تغیرات مستفعلن کی ہین یعنی مفتعلن مطوی فاعلن مخبون فعلتن بکسر عین مخبول مفعولن مقطوع اور جو مفعولات بضم تا ر فوقانی کے ہین یعنی فاعلات بسکون تا ر فوقانی مطوی موقوف فاعلن مطوی مکسوف فعلات بضم عین مخبون موقوف فعلن سکون عین اصلم فاع مجدوع اور رفع مخبور اس بحر مین بھی واقع ہوتے ہین اور اس بحر کو اکثر مزاحف یعنی زحاف کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور سالم بوجہ ثقالت کے استعمال نہین کرتے

بحر سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلان

مثال سودا

کیا کرون تشخیص کا اوسکے بیان — جسمہ مین ہوئی جاتی ہی سالکت زبان

تقطیع

کیا کرو تش مفتعلن خبصک اوس مفتعلن کی بیان فاعلان
مہی مفتعلن جا تھا مفتعلن کت زبان فاعلان

بحر سریع مسدس مطوی مکسوف یہ بجای موقوف کے بھی آسکتی ہے

مفتعلن مفتعلن فاعلن

مثال

نزلہ سے ایک شخص کو تھا درد سر — لائی قضا اوسکے تئین اوسکے گھر

بھر جدائی فاعلاتن کی شکایت فاعلاتن کیو نہو فاعلن

بحر رمل مسدس مخبون ابتر
فاعلاتن فعلاتن فعلن

مثال مولفہ

گر گذر اے رخ خنداں کرتا | یہ مکاں سیر اگلستاں کرتا

گر گذر ای فاعلاتن رخ خندا فعلاتن کرتا فعلن
یہ مکامی فاعلاتن زگلستا فعلاتن کرتا فعلن

واضح ہو کہ اس بحر رمل مثمن مخبون مین اگر صدر اور ابتدا مخبون اور بعض حشو بھی مخبون دو بعض سالم ہون اور عروض وضرب بھی اگر بعض مخبون اور بعض سالم ہون تو جائز رکھے گیے ہین اور بیچ رمل مثمن مخبون محذوف کے بھی اجتماع حذف اور قصر اور بتر کا بیچ عروض وضرب کے اور اجتماع رکن مخبون اور سالم کا بیچ صدر اور ابتدا کی درست ہی اور بیچ رمل مسدس محذوف کے اجتماع حذف اور قصر اسیطرح جائز ہی اور بیچ رمل مثمن اور مسدس مخبون مقصور کے اجتماع مغلات اور فعلن بکسر عین اور فعلن اور فعلان بسکون عین جائز رکھا گیا ہی اور بیچ صدر اور ابتدا کے اجتماع فعلاتن اور فاعلاتن درست متصور ہوا ہے اور بیچ مثمن سالم اس بحر رمل کے اجتماع رکن سالم اور مسبغ مخل وزن نہین ہوتا

یہ بھی جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن مشبہ ساتھ بحر کامل مقطوع کے ہوتی ہے کیونکہ اگر متفاعلن کو مقطوع کرین تو متفاعل باقی رہتا ہی اوسکی عوض فعلاتن رکن مستعملہ استعمال مین لاتے ہین الا فعلاتن بیچ رمل کے بلا نقل حاصل ہوتا ہی اور بحر کامل مین ساتھہ نقل کے کیونکہ متفاعل ہوکر منتقل ساتھہ فعلاتن کے ہوتا ہی لہذا

تقطیع

کیا جذانے فاعلاتن مردل کو فعلاتن مضبوطی مفعولن دی رفع
عشق کومش فاعلاتن غل سمجھا فعلاتن سنگیندل مفعولن کرفع

بحر رمل مسدس سالم
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال لمؤلفہ

آذرا دل مین مرے تو بیٹھہ جا آ مین کیا ہی تری خاطر صاف اسکو

تقطیع

آذرا دل فاعلاتن مے مرے تو فاعلاتن بیٹھہ جا آ فاعلاتن
مے کیا ہی فاعلاتن تیر خاطر فاعلاتن صاف اسکو فاعلاتن

بحر رمل مسدس مخبون مشعث مقصور
فاعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

داغ دل سینہ مین آتش ہی آہ آہ ایک شعلۂ سرکش ہی آہ

تقطیع

داغ دل سے فاعلاتن نم آتش فعلاتن ہی آہ فعلان
آہ اک شع فاعلاتن یہ سرکش فعلاتن ہی آہ فعلان

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال لمؤلفہ

جب جدائی سے مری جان جای ہی پھر جدائی کی شکایت کیون نہو

تقطیع

جب جدائی فاعلاتن سے مری جا فاعلاتن جای ہی فاعلن

مثال

یار کا چہرہ رخشان ہے دلا رشک مہ و گل | اور وہ کا کل مشکین ہی عجب غیرت سنبل

تقطیع

یار کا چہ فاعلاتن رہ رخشا فعلاتن ہد لا رشک فعلاتن کہ ہے گل فعلاتن
اور وہ کا فاعلاتن کل مشکی فعلاتن ہی عجب غی فعلاتن رت سنبل فعلاتن
واضح ہو کہ بعضون نے رمل مثمن مخبون کو دو چند استعمال کیا ہی یعنی سو طبعہ بار
فعلاتن دونون مصرعون مین استعمال کرتے ہین اور چونکہ ہر مصرعہ بسبب
آٹھ رکن کے بہت طویل ہو جاتا ہی لہذا عوام اوسکو بحر طویل کہتے ہین جیسی مصرع
آہ وہ یار ستمگار جفا جو ہی کہ چون باد بہار آنکی ایک آن مین بدلتا ہی چہار رو ہ

تقطیع

آہ وہ یا فاعلاتن ر ستمگا فعلاتن ر جفا جو فعلاتن یک چو با فعلاتن بہارا
فعلاتن نک ایک آ فعلاتن نملیتا فعلاتن ہی چہار رو فعلاتن

بحر رمل مثمن مشعث

مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

مثال لمؤلفہ

کبتک تجکو ڈہونڈون یارب اس غفلت سے | چھپتا ناحق تو ہی مجھسی دل مین ہو کر

تقطیع

کبتک تج مفعولن کو ڈہونڈہو مفعولن یارب اس مفعولن غفلت سے مفعولن
چھپتا نا مفعولن حق تو ہی مفعولن مجھسے دل مفعولن مے ہو کر مفعولن

بحر رمل مثمن مخبون مشعث محذوف

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فع

مثال لمؤلفہ

کیا خدا نے مرے دل کو مضبوطی دی | عشق کو مشغلہ سمجھا سنگین دل کے

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال میر

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بتخانہ تھا ۔۔۔ ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحبخانہ تھا

تقطیع

مدرسہ یا فاعلاتن دیر تھا یا فاعلاتن کعبہ یا بت فاعلاتن خانہ تھا فاعلن
ہم سبھی مہ فاعلاتن مان تھی وا فاعلاتن تو ہی صاحب فاعلاتن خانہ تھا فاعلن

بحر رمل مثمن مشکول

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

مثال

نہ خدا ہی ہمسے راضی نہ بتِ ہی ہمسے مائل ۔۔۔ رہی یوں ہی بازمانہ نہ ادھر کے نی ادھر کے

تقطیع

نخداہ فعلاتُ ہم سر راضی فاعلاتن نہ بت فعلاتُ ہم سمائل فلا علاتن
رہی یوہ فعلاتُ باز مانہ فاعلاتن نا دھر ک فعلاتُ نی ادھر کے فاعلاتن

بحر رمل ثمن مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

شمع کو منھ کے تیری سامنے ہی کیا آب و تاب ۔۔۔ کہ ہی خورشید تر اچھرہ وہ کر ک شب تاب

تقطیع

شمع کو مو فاعلاتن کر ترے سا فعلاتن منھی کیا فعلاتن آب تاب فعلان
کی ہی خورشے فاعلاتن در اچھہ فعلاتن رو کر ک فعلاتن شب تاب فعلان

بحر رمل ثمن مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

وتد درمیان دو سبب کے ہی اور دو سبب درمیان دو وتد کے تو گویا اوتاد کو ساتھہ اسباب کے بن دیا ہے جیسے بوریا کو ساتھہ رسّی کے بن دیتے ہین اس سبب سے نام اسکا رمل رکھا اور رمل ایک قسم کے راگ کا بھی نام ہے جو اسی وزن مین ہوتا ہی اور رمل اگر لفظ رملان سے اخذ کیا جاے تو رملان ایک قسم کی تیز روی شتر کو جو بسرعت ہو کہتے ہین اور چونکہ اس بحر مین کثرت اسباب خفیف کی ہی اور یہ اسباب بسرعت پڑھنے مین آتے ہین یہ وجہ بھی اس نام کے رکھنے کی ہو سکتی ہی اس بحر مین زحافات رمل واقع ہوتے ہین یعنی خبن کف شکل حذف قصر قطع تشعیث تسبیغ ربع جحف اور ابتر اور اس بحر مین معاقبہ بھی آسکتا ہی

بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال ماولفہ

ہم نہ مانینگے ترا کہنا ابھی مت کر نصیحت | جا ذرا تو دیکھہ آپھر ہم بتا دینگے تجھے بھی

تقطیع

ہم نمانے فا علاتن گے ترا کہنہ فاعلاتن فا ابھی مت فاعلاتن کر نصیحت فاعلاتن
جا ذرا تو فاعلاتن دیکھہ آپھر فاعلاتن ہم بتادی فاعلاتن گے تجھے بھی فاعلاتن

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال

غیر جب کہتے ہین مجھکو چھوڑدے تو کوئی بات | دیکھکر اونکی طرف مین دیکھتا ہون سوے یار

تقطیع

غیر جب کہ فاعلاتن تے ہمجکو فاعلاتن چھوڑدے تو فاعلاتن کوے یار فاعلات
دیکھکر اُن فاعلاتن کی طرف مے فاعلاتن دیکھتا ہو فاعلاتن سوے یار فاعلات

کب وہ صبا مستفعلن کو لطف ہی مستفعلن گلزار کا مستفعلن

بحر رجز مسدس مطوی
مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

ظلم کا اب اوس سے گلا لطف ہی کیا | جو نہ سنے شکوہ کا کیا فائدہ ہی

تقطیع

ظلم کاب مفتعلن اوس سے گلا مفتعلن | لطف ہی کیا مفتعلن
جو نہ سنے مفتعلن شکوہ کا کیا مفتعلن | فائدہ ہی مفتعلن

جو اوپر لکھا ہی کہ عبدالواسع جیلی نے اس بحر کو بتمامہ رکن کے ساتھ استعمال کیا ہی اوسکی مثال جو سید مظفر علی صاحب اسیر صاحب شجرۃ العروض نے تحریر فرمائی ہی ذیل مین درج ہوتی ہی

مثال فارسی مستفعلن سے ودو یار

ای صاحب الشی السخد رزان سر و قد سیمبر کز عشق او شتم سیر با کام خشک و چشم تر
لب تشنہ و خستہ جگر پر کندہ جان افگندہ سر کردہ ز غم زیر و زبر دنیا و دین و جان و تن
آید بچشم ہر نفس عالم ز عشقش چون قفس بی او مرا فریاد رس شبہا خیال اوست بس
تا چند باشم چون جرس بی او خروشان از ہوس ہرگز مبادا حال کس در عشق چون احوال من

واضح ہو کہ بیچ بحر رجز کی اگر مذال برابر سالم کے آتی یا برعکس اسکے یعنی رکن سالم برابر مذال کے لائین تو وزن شعر مین تخلل واقع نہین ہوتا اور اسیطرح بحر رجز مطوی مین بھی تصور کرنا چاہیے اور اگر بحر رجز مثمن مخبون مطوی مین مفاعلن برابر مفتعلن کے یا مفتعلن برابر مفاعلن کے واقع ہو تاہم مضائقہ نہین ہی

بیان بحر رمل

بحر رمل

رمل بفتحتین لغت مین بمعنی بوریا بافی کے ہین جو اس بحر کی ارکان مین

تقطیع

جورِ جفا مفتعلن ظلم و ستم مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن
مھرِ وفا مفتعلن لطف کرم مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

مثال

ایک تو ہوں شکستہ دل تسپہ یہ جورِ یہ جفا | سختی عشق واہ واہ جی نہ ہوا ستم ہوا

تقطیع

ایک تہو مفتعلن شکس تدل مفاعلن تسپہ یجو مفتعلن ریی جفا مفاعلن
سختی عشق مفتعلن قواہ واہ مفاعلن جی نہوا مفتعلن ستم ہوا مفاعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن

مثال

تجکو نہ ہین کہون قمر او سمین نہین رعنائی | تجھ مین تو ہی بھری ہوئی نازو ادا زیبائی

تقطیع

تجکُ نہی مفتعلن کہو قمر مفاعلن اسم نہی مفتعلن رعنائی مفعولن
تجم تھی مفتعلن بھری ہوئی مفاعلن نازا دا مفتعلن زیبائی مفعولن

بحر رجز مسدس سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہمکو ملا جو لطف کوئی یار کا | کب وہ صبا کو لطف ہی گلزار کا

تقطیع

ہمکو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئی یار کا مستفعلن

بحر رجز

اس بحر کو رجز مسدس کہتے ہین کہ رجز کے معنی لغت مین اضطراب اور عجلت کے ہین اور عرب اکثر وہ اشعار جو معرکہ جنگ وغیرہ مین بیچ تفاخر مردانگی اور شرافت اپنی قوم کے گاتے ہین اسی بحر مین گاتے ہین اور جو ایسے موقع پر آواز مضطرب اور حرکات سریع ہوتی ہین اسوجہ سے اس بحر کو رجز کے نام سے موسوم کیا اور نیز رجز ایک بیماری کا نام ہے جو شتر کو ہوتی ہے اور اوس بیماری سے شتر ایک قدم چلکر ٹھہر جاتا ہی اور چونکہ اس بحر مین بھی اول دو سبب خفیف ہین اور ہر ایک کے بعد ساکن ہی لہذا اس بحر کو مسمی ساتھ اس اسم کے کیا ہی اور اس بحر مین مستفعلن آٹھ بار یعنی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہی اور کبھی یہ بحر مسدس بھی مستعمل ہوتی ہے اسمین زحاف ذبل واقع ہوتے ہین یعنی خبن طی قطع خلع رفع خبل جذا ذالت اور ترفیل اور عبد الواسع جبلی نے سولھ رکن بھی اس بحر مین استعمال کیے ہین یعنی دونون مصراع مین بتیس بار مستفعلن کہا ہی

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ساغر مے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا — زہد و ورع جھگڑا ہی کیا عہد جوانی مفت ہی

تقطیع

ساغر مے مستفعلن گلرنگ کا مستفعلن بھر کر مجھے مستفعلن دے ساقیا مستفعلن
زہد و ورع مستفعلن جھگڑا ہی کیا مستفعلن عہد جوانی مفت ہی مستفعلن

بحر رجز مثمن مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

جور و جفا ظلم و ستم مجھپہ نکر مجھپہ نکر — مہر و وفا لطف و کرم مجھپر تو کر مجھپر تو کر

تقطیع

تقطیع

ظاہرہ مفعول اپندل کی فاع لاتن سوزش ک مفعول آفتاب فاع لان
محشر ک مفعول روز اپنی فاع لاتن چہرہ مفعول داغ کا فاع لن

بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور
مفاعیل فاع لان مفاعیل فاع لان

مثال

جو اسمین ہی کب ہی زہر دلا دیکھہ مارمین | نجاز لف یار مین نجاز لف یار مین

تقطیع

جا مین ہیہہ مفاعیل کبہ زہر فاع لان دلا دیکھہ مفاعیل مارمین فاع لان
نجاز لف مفاعیل یارمین فاع لان نجاز لف مفاعیل یارمین فاع لان

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان

مثال لمؤلفہ

خوبان جو رپیشہ عاشق کیواسطے ہین | مریخ قتل پیشہ جلاد بیگناہان

تقطیع

خوبان مفعول جو رپیشہ فاع لاتن عاشقک مفعول واسطے ہین فاعلیان
مریخ مفعول قتل پیشہ فاع لاتن جلاد بمفعول بیگناہان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب محذوف
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن

مثال لمؤلفہ

اے یار رخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا | اتنی سی بات مین تو مایوس تو نکر

تقطیع

ای یار مفعول رخ ذرا تو فاع لاتن اپنام مفعول مجھو دکھا فاعلن

فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مگر یہ بحر بوجہ ثقالت سالم مستعمل نہیں ہوتی الا ساتھ زحافات کے اور زحافات مندرجہ ذیل اسمیں واقع ہوتی ہیں کف قصر حذف خرم تخنیق تسبیغ قبض سلخ طمس اور خرب

بحر مضارع مثمن اخرب
مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن

مثال

اکسیر پر مہوس اتنا نہ ناز کرنا | بہتر ہی کیمیا سے دل کا گداز کرنا

تقطیع

اکسیر پر مفعولُ مہوس فاع لاتن اتنا ن مفعول ناز کرنا فاع لاتن
بہتر ہی مفعول کیمیا سے فاع لاتن دل کا گداز مفعول کرنا فاع لاتن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان

مثال

تیری ہی دیکھنے کو نہ آوے جو کام چشم | تو زخم چہرہ پر ہی کہ اوسکا ہی نام چشم

تقطیع

تیری ہ مفعول دیکھنک فاع لاتُ نآوی جو کام مفاعیلُ چشم فاع لان
تو زخم مفعولُ چہر پہ فاع لات ک اسکا ہ مفاعیلُ نام چشم فاع لان

واضح ہو کہ بجای فاعلان کے فاعلن بھی آسکتا ہی اور بجای فاع لاتُ بضم تا ہ فوقانی کے فاع لاتن سالم رکن اور بجای مفاعیلن مفعولُ بضم لام کے استعمال کرنے سے بھی شعر ناموزون نہیں ہوتا

مثال مولفہ

ظاہر ہی اپنے دل کی سوزش کہ آفتاب | محشر کے روز اپنے چہرہ ہی داغ کا

ی ہتر امفتعلن یارزار فاعلات می ہتر امفتعلن یارزار فاعلات

بحر منسرح مسدس مطوی

مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

نالہ دل نارساہے یار تلک اپنی پہونچ کب ہی بھلا یار تلک

تقطیع

نالہ دل مفتعلن نارساہ فاعلات یار تلک مفتعلن
اپنی پہونچ مفتعلن کب ہی بھلا فاعلات یار تلک مفتعلن

بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن

مثال

حالت دل کیا کہون مین مہ روکو لوگون نے بھکا رکھا ہی بدخو کو

تقطیع

حالت دل مفتعلن کیا کہوم فاعلات مہ روکو مفعولن
لوگنبہ مفتعلن کا رکھاہ فاعلات بدخو کو مفعولن

واضح ہو کہ اس بحر مین اگر بجاے مفتعلن مطوی کی مفعولن مقطوع لائین تو جائز ہی

بحر مضارع

مضارع کی معنی مشبہہ اور مانند کے ہین اور چونکہ بحر مضارع بحر منسرح سے شابہ اس معنی کر ہی کہ بحر منسرح مین رکن ثانی مفعولات بضم تامین وتد مفروق ہی اور اس بحر مین بھی فاع لاتن منفصل ہی اور فاع وتد مفروق اسواسطے اس بحر کا نام مضارع رکھا اور خلیل ابن احمد جو واضع فن عروض فارسی ہی کہتا ہی کہ نام اسکا مضارع اسوجہ سے رکھا ہے کہ وہ شابہت ساتھہ بحر ہزج کی اس معنی کر رکھتی ہے کہ بحر ہزج مین بھی وتد مقدم سبب سے ہی اور اس بحر مضارع مین بھی سبب وتد مقدم ہی رکن اصلی اس بحر کے یہ ہین مفاعیلن

جائز ہی چنانچہ شعر ذیل مین

حال دل خستہ آہ مین نے جو اونسے کہا | تو بولی یہ چپ ہی رہ سنے کی طاقت کہان

تقطیع

حالدلی مفتعلن خست آہ فاعلان می نجان مفتعلن سے کہا فاعلن
تو بولیکہ مفاعلن چپ ہرہ فاعلن سنے کطا مفتعلن قت کہان فاعلان
اس شعر مین مصرع اول اس وزن پر ہی مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن
اور دوسرا مصرع مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف منحور مجدوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع

مثال

کان ہین اوسکے زبس نالہ سے میلو | حال دل زار کب کرتا ہی مسموع

تقطیع

کانہ اُس مفتعلن کے زبس فاعلن نالسم مفتعلن سے فع
حال دلے مفتعلن زار کب فاعلن کرتہمس مفتعلن موع فاع

واضح ہو کہ مصرعۂ اول مین فع منحور ہی اور مصرعۂ ثانی مین فاع مجدوع یہ اختلاف جائز ہی

بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات

مثال مؤلفہ

مجکو نکر خوار یار مجکو نکر خوار یار | مین ہون ترا یار زار مین ہون ترا یار زار

تقطیع

مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات

بحر منسرح مثمن موقوف

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

مثال لمولفہ

اکدم تو آ اے دلدار دکھلا ذرا گل رخسار | دکھلائی دے جو گلزار میری نظر مین چو خار

تقطیع

اک دم تا مستفعلن ای دلدار مفعولات دکھلا ذرا مستفعلن گل رخسار مفعولات
دکھلا ید ی مستفعلن جو گلزار مفعولات میری نظر مستفعلن می جو خار مفعولات

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

یار دکھاتا ہے رخ تاب کسی دید کی | حضرت موسی بھی یہان دعوی ہی خاموش ہین

تقطیع

یار دکھا مفتعلن تا ہرخ فاعلن تاب کسی مفتعلن دید کی فاعلن
حضرت مو مفتعلن سے بھیا فاعلن دعو سخا مفتعلن موش ہے فاعلن

دوسری طرح منسرح مطوی مکسوف کے چھین رکن اول اور سوم مطوی
ہین اور رکن ثانی مکسوف دو رکن رابع موقوف

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات

مثال

حضرت دل ہم تمھین کہتے نہ تھے بار بار | طرۂ خوبان کی قید سخت ہی دشوار ہی

تقطیع

حضرت دل مفتعلن ہم تے فاعلن کہتے نہ تھے مفتعلن بار بار فاعلات
طرہ خو مفتعلن با کھید فاعلات سخت ہی دشوار ہی مفتعلن

واضح ہو کہ اس بحر مین اختلاف زحافات جو دونون مصرعہ مین واقع ہوا ہے

واضح ہو کہ اس بحر مین دو وزن بھی ہوسکتی ہین یعنی ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعلن مطوی مکسوف کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان مقطوع مکسوف یا مکسوف مسبغ کا جیسے

چھرہ روشن نہین کچھہ خور سے کم	لب نہین کچھہ اوسکے گوہر سے کم

تقطیع

چھرہ زمفتعلن شن نہ کچھہ مفتعلن خرسے کم فاعلن	لب نہکچھہ مفتعلن اسکے گوہر سے کم فاعلن

اور کبھی دو وزن ذیل بھی برابر آجاتی ہین یعنی ایک مصرعہ مفعولن مفعولن فاعلن کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفتعلن فاعلن کا جیسے

اوسکے چھرہ پر کب ہی عرق	ہی وہ مہ نو کے قریب اب شفق

تقطیع

اسکی چھہ مفعولن رہ پر کب مفعولن ہی عرق فاعلن	ہی وہ مہ مفتعلن نو کقری مفتعلن ہب شفق فاعلن

اس بحر مربع کے اور زحافات بوجہ ثقیل ہونیکے تحریر مین نہین آئے

بحر منسرح

اس بحر کو منسرح اسواسطے کہا کہ منسرح کے معنی لغت مین آسان کے ہین اور چونکہ اس بحر مین بسبب مقدم اوپر وتد کے ہی اسوجہ سے باسانی پڑھا جاتا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ منسرح کپڑی اوتارنے کو کہتے ہین اور چونکہ اس بحر مین اختصار بہت ہوسکتا ہی اسواسطے یہ نام اسکا رکھا گیا اختصار اسمین یہان تک ممکن ہی کہ عرب مین صرف مستفعلن مفعولات ایک بیت کا وزن قرار دیا گیا ہی مگر شاعران فارسی و ہندی اس بحر کو مثمن اور مسدس استعمال مین لاتے ہین اور وہ بھی ساتھ زحافات کے سالم کبھی مستعمل نہین کرتے اصلی رکن اسکے مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات بضم تا ہی فوقانی ہین اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین یعنی طی رفع اذالت خلع قطع خبن کسف صلم جدع نحر خبل وقف اور کف اور اس بحر مین مراقبہ اور معاقبہ بھی واقع ہوتا ہی

تقطیع

نزلس اک مفتعلن شخصک تھا مفتعلن درد سے فاعلن لاتقضا مفتعلن اسکیتئن مفتعلن اسک گھر فاعلن

واضح ہو کہ عروض مین فاعلان اور ضرب مین فاعلن لانا بھی درست ہی جیسے اوپر بیان ہوا

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع مجدوع

مفتعلن مفعولن فاع

مثال

نالہ ہمارا ہے موزون | سنگ کو بھی کرتا ہی خون

تقطیع

نالہما مفتعلن راہی مو مفعولن زون فاع | سنگ کبھی مفتعلن کرتا ہی مفعولن خون فاع

واضح ہو کہ اس وزن مجدوع مین منحور بھی آتا ہی جیسی

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع منحور

مفتعلن مفعولن فع

مثال

عشق کا دیوانہ ہے دل | ابرو سے اوسکے جان سہل

تقطیع

عشق کدی مفتعلن وانہی مفعولن دل نم | ابرو سے اس مفتعلن کی جان سہل مفعولن مل فع

بحر سریع مسدس مکسوف

مستفعلن مستفعلن فعولن

مثال

اے دل نجا زلفون مین اوس صنم کے | ہر چین اوسکی قید ہی ستم کی

تقطیع

ای دل نجا مستفعلن زلفومین س مستفعلن صنم کی فعولن

ہر چین اس مستفعلن کی قید ہی مستفعلن ستم کے فعولن

بحر رمل سے اسکو اعتبار کرنا مناسب اور اولیٰ ہی

بحر سریع

اس بحر کو سریع اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین سبب بہ نسبت وتد کے بہت ہین اور سبب جلدی پڑھا جاتا ہی لہذا سریع بمعنی سرعت اسکا نام رکھا گیا اصل رکن اسکے مستفعلن مستفعلن مفعولات ہین اور زحافات اسمین حسب ذیل واقع ہوتے ہین خبن طی خبل قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور معاقبہ بھی اس بحر مین واقع ہوتا ہی اور جو تغیرات مستفعلن کی ہین یعنی مفتعلن مطوی منفاعلن مخبون فعلتن بکسر عین مخبول مفعولن مقطوع اور جو مفعولات بضم تار فوقانی کے ہین یعنی فاعلات بسکون تار فوقانی مطوی موقوف فاعلن مطوی مکسوف فعلات بضم عین مخبون موقوف فعلن بسکون عین اصلم فاع مجدوع اور رفع منحور اس بحر مین بھی واقع ہوتے ہین اور اس بحر کو اکثر مزاحف یعنی زحاف کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور سالم بوجہ ثقالت کے استعمال نہین کرتے

بحر سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلان

مثال سودا

کیا کرون تشخیص کا اوسکے بیان | نبض مین ہوتی جاتی ہی ساکت زبان

تقطیع

کیا کرو تش مفتعلن خبصک اوس مفتعلن کی بیان فاعلان
مہی مفتعلن جاتھا مفتعلن کت زبان فاعلان

بحر سریع مسدس مطوی مکسوف یہ بجای موقوف کے بھی آسکتی ہے

مفتعلن مفتعلن فاعلن

مثال

نزلہ سے ایک شخص کو تھا درد سر | لائی قضا اوسکے تئین اوسکے گھر

تقطیع

بھر جدا تی فا علاتن کی شکایت فا علاتن کیو نہو فا علن

بحر رمل مسدس مخبون ابتر
فا علاتن فعلاتن فعلن

مثال مولفہ

گر گذر اسے رخ خندان کرتا | یہ مکان سیر گلستان کرتا

گر گذر ای فا علاتن رخ خندا فعلاتن کرتا فعلن
یہ مکامی فا علاتن زگلستا فعلاتن کرتا فعلن

واضح ہو کہ اس بحر رمل مثمن مخبون مین اگر صدر اور ابتدا مخبون اور بعض حشو بھی مخبون دو بعض سالم ہون اور عروض وضرب بھی اگر بعض مخبون اور بعض سالم ہون تو جائز رکھے گیے ہین اور بیچ رمل مثمن مخبون محذوف کے بھی اجتماع حذف اور قصر اور بتر کا بیچ عروض وضرب کے اور اجتماع رکن مخبون اور سالم کا بیچ صدر اور ابتدا کی درست ہی اور بیچ رمل مسدس محذوف کے اجتماع حذف اور قصر اسیطرح جائز ہی اور بیچ رمل مثمن اور مسدس مخبون مقصور کے اجتماع فعلات اور فعلن بکسر عین اور فعلن اور فعلان بسکون عین جائز رکھا گیا ہی اور بیچ صدر اور ابتدا کے اجتماع فعلاتن اور فا علاتن درست متصور ہوا ہے اور بیچ مثمن سالم اس بحر رمل کے اجتماع رکن سالم اور مسبغ مخل وزن نہین ہوتا

یہ بھی جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون یعنی فا علاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن مشبہ ساتھ بحر کامل مقطوع کے ہوتی ہے کیونکہ اگر متفا علن کو مقطوع کرین تو متفا عل باقی رہتا ہی اوسکی عوض فعلاتن رکن مستعملہ استعمال مین لاتے ہین الا فعلاتن بیچ رمل کے بلا نقل حاصل ہوتا ہی اور بحر کامل مین ساتھ نقل کے کیونکہ متفا عل ہو کر منتقل ساتھ فعلاتن کے ہوتا ہی لہذا

تقطیع

کیا خدا نے فاعلاتن مرد کو فعلاتن مضبوطی مفعولن دی رفع
عشق کوشش فاعلاتن غل سمجھا فعلاتن شنگیندل مفعولن کی دفع

بحر رمل مسدس سالم
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال لمؤلفہ

آ ذرا دل مین مرے تو بیٹھہ جا آ مین کیا ہی تری خاطر صاف اسکو

تقطیع

آ ذرا دل فاعلاتن مے مرے تو فاعلاتن بیٹھہ جا آ فاعلاتن
مے کیا ہی فاعلاتن تیر خاطر فاعلاتن صاف اسکو فاعلاتن

بحر رمل مسدس مخبون مشعث مقصور
فاعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

داغ دل سینہ مین آتش ہی آہ آہ ایک شعلۂ سرکش ہی آہ

تقطیع

داغ دل سے فاعلاتن نم آتش فعلاتن ہی آہ فعلان
آہ اک شع فاعلاتن یہ سرکش فعلاتن ہی آہ فعلان

بحر رمل مسدس محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال لمؤلفہ

جب جدائی سے مری جان جای ہی پھر جدائی کی شکایت کیون نہو

تقطیع

جب جدائی فاعلاتن سے مری جا فاعلاتن جای ہی فاعلن

مثال

یار کا چہرہ رخشان ہے دلا رشک مہ و گل | اور وہ کا کل مشکین ہی عجب غیرت سنبل

تقطیع

یار کا چہ فاعلاتن رہ رخشا فعلاتن ہد لا رشک فعلاتن کہ ہے گل فعلاتن
اور وہ کا فاعلاتن کل مشکی فعلاتن ہی عجب غی فعلاتن رت سنبل فعلاتن
واضح ہو کہ بعضون نے رمل مثمن مخبون کو دو چند استعمال کیا ہی یعنی سو طبع بار
فعلاتن دونون مصرعون مین استعمال کرتے ہین اور چونکہ ہر مصرعہ بسبب
آٹھ رکن کے بہت طویل ہو جاتا ہی لہذا عوام اوسکو بحر طویل کہتے ہین جیسے مصرع
آہ وہ یار ستمگار جفا جو ہی کہ چون باد بہار آنکی ایک آن مین بیتا ہی چھیاروہ

تقطیع

آہ وہ یا فاعلاتن ر ستمگا فعلاتن ر جفا جو فعلاتن یک چو با فعلاتن ن بہارا
فعلاتن نک ایک آ فعلاتن نبیتا فعلاتن ہی چھیار وہ فعلاتن

بحر رمل مثمن مشعث

مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

مثال لمولفہ

کبتک تجکو ڈہونڈون یارب اس غفلت سے | چھیتا ناحق تو ہی مجھسی دل مین ہوکر

تقطیع

کبتک تج مفعولن کو ڈہونڈہو مفعولن یارب اس مفعولن غفلت سے مفعولن
چھیتا نا مفعولن حق تو ہی مفعولن مجھسے دل مفعولن مے ہو کر مفعولن

بحر رمل مثمن مخبون مشعث محذوف

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فع

مثال لمولفہ

کیا خدا نے مرے دل کو مضبوطی دی | عشق کو مشغلہ سمجھا سنگین دل کے

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال میر

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بتخانہ تھا ۔۔۔ ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحبخانہ تھا

تقطیع

مدرسہ یا فاعلاتن دیر تھا یا فاعلاتن کعب یا بت فاعلاتن خانتھا فاعلن
ہم سبھی مہ فاعلاتن مان تھی وا فاعلاتن تو ہی صاحب فاعلاتن خانتھا فاعلن

بحر رمل مثمن مشکول

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

مثال

نہ خدا ہی ہمسے راضی نہ بتِ ہی ہمسے مائل ۔۔۔ رہی یوں ہی بازمانہ نہ ادھر کے نی ادھر کے

تقطیع

نخداہ فعلاتُ ہم سر راضی فاعلاتن بت ہی ہمسے فعلاتُ ہم سمائل فلاعلاتن
رہیوہ فعلاتُ بازمانہ فاعلاتن نادھرک فعلاتُ نی ادھرکے فاعلاتن

بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

شمع کو منھ کے نیری سامنے ہی کیا آب و تاب ۔۔۔ کہ ہی خورشید ترا چہرہ وہ کرمک شب تاب

تقطیع

شمع کو مو فاعلاتن کرترے سا فعلاتن منھی کیا فعلاتن آب تاب فعلان
کی ہی خورشے فاعلاتن دترا چھہ فعلاتن روکرمک فعلاتن شبتاب فعلان

بحر رمل مثمن مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

وتد درمیان دو سبب کے ہی اور دو سبب درمیان دو وتد کے تو گویا اوتاد کو ساتھہ اسباب کے بن دیا ہے جیسے بوریا کو ساتھہ رسّی کے بن دیتے ہین اس سبب سے نام اسکا رمل رکھا اور رمل ایک قسم کے راگ کا بھی نام ہے جو اسی وزن مین ہوتا ہی اور رمل اگر لفظ رملان سے اخذ کیا جاے تو رملان ایک قسم کی تیز روی شتر کو جو بسرعت ہوتے ہین اور چونکہ اس بحر مین کثرت اسباب خفیف کی ہی اور یہ اسباب بسرعت پڑھنے مین آتے ہین یہ وجہ بھی اس نام کے رکھنے کی ہوسکتی ہی اس بحر مین زحافات رمل واقع ہوتے ہین یعنی خبن کف شکل حذف قصر قطع تشعیث تسبیغ ربع خبف اور بتر اور اس بحر مین معاقبہ بھی آسکتا ہی

بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال مؤلفہ

ہم نہ مانینگے ترا کہنا ابھی مت کر نصیحت | جا ذرا تو دیکھہ آپھر ہم بتادینگے تجھی بھی

تقطیع

ہم نمانے فا علاتن گے ترا کہنہ فاعلاتن نا ابھی مت فاعلاتن کر نصیحت فاعلاتن
جا ذرا تو فاعلاتن دیکھہ آپھر فاعلاتن ہم بتادی فاعلاتن گے تجھی بھی فاعلاتن

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال

غیر جب کہتے ہین مجکو چھوڑدے تو کوئی بار | دیکھکر اونکی طرف مین دیکھتا ہون سوے یار

تقطیع

غیر جب کھہ فاعلاتن تے ہمجکو فاعلاتن چھوڑدے تو فاعلاتن کوے یار فاعلات
دیکھکر اُن فاعلاتن کی طرف مے فاعلاتن دیکھتا ہو فاعلاتن سوے یار فاعلات

کب وہ صبا مستفعلن کو لطف ہی مستفعلن گلزار کا مستفعلن

بحر رجز مسدس مطوی
مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

ظلم کا اب اوس سے گلا لطف ہی کیا | جو نہ سنے شکوہ کا کیا فائدہ ہی

تقطیع

ظلم کاب مفتعلن اوس سے گلا مفتعلن | لطف کیا مفتعلن
جو نہ سنے مفتعلن شکوہ کا کیا مفتعلن | فائدہ ہے مفتعلن

جو اوپر لکھا ہی کہ عبدالواسع جیلی نے اس بحر کو بتمامہ ۳ رکن کے ساتھ استعمال کیا ہی اوسکی مثال جو سید مظفر علی صاحب اسیر صاحب شجرۃ العروض نے تحریر فرمائی ہی ذیل مین درج ہوتی ہی

مثال فارسی مستفعلن سے ودودیار

ای صاحب الشی السخد رزان سر وقد سیمبر کز عشق او گشتم سمر با کام خشک وچشم تر
لب تشنہ وخستہ جگر پر کندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیروزبر دنیا ودین وجان وتن
آید بچشم ہر نفس عالم زعشقش چون قفس بی او مرا فریاد رس شبہا خیال اوست بس
تا چند باشم چون جرس بی او خروشان از ہوس ہرگز مباد احوال کس در عشق چون احوال من

واضح ہو کہ بیچ بحر رجز کی اگر بذال برابر سالم کے آئی یا برعکس اسکے یعنی رکن سالم برابر بذال کے لائین تو وزن شعر مین تخلل واقع نہین ہوتا اور اسیطرح بحر رجز مطوی مین بھی تصور کرنا چاہیے اور اگر بحر رجز مثمن مخبون مطوی مین مفاعلن برابر مفتعلن کے یا مفتعلن برابر مفاعلن کے واقع ہو تاہم مضائقہ نہین ہی

بیان بحر رمل

بحر رمل

رمل بفتحتین لغت مین بمعنی بوریا بافی کے ہین جو اس بحر کی ارکان مین

تقطیع

جورِ جفا مفتعلن ظلم و ستم مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن محجپہ نکر مفتعلن
مھرِ وفا مفتعلن لطف کرم مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن مجھپہ نکر مفتعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

مثال

ایک تو ہو سنگستہ دل تسپہ یہ جوریہ جفا | سختی عشق واہ وا جی نہوا ستم ہوا

تقطیع

ایک نہو مفتعلن شکس تدل مفاعلن تسپہ یجو مفتعلن ریی جفا مفاعلن
سختی عشق مفتعلن قواہ وا مفاعلن جی نہوا مفتعلن ستم ہوا مفاعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن

مثال

تجکو نہ ہین کہون قمر او سمین نہین رعنائی | تجھ مین تو ہی بھری ہوئی نازو ادا زیبائی

تقطیع

تجکو نہی مفتعلن کہو قمر مفاعلن او سمن نہی مفتعلن رعنائی مفعولن
تجھ مین تھی مفتعلن بھری ہوئی مفاعلن نازو ادا مفتعلن زیبائی مفعولن

بحر رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہمکو ملا جو لطف کوئی یار کا | کب وہ صبا کو لطف ہی گلزار کا

تقطیع

ہمکو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئی یار کا مستفعلن

بحر رجز

اس بحر کو رجز اسواسطے کہتے ہین کہ رجز کے معنی لغت مین اضطراب اور سرعت کے ہین اور عرب اکثر وہ اشعار جو معرکہ جنگ وغیرہ مین بیچ تفاخر مردانگی اور شرافت اپنی قوم کے گاتے ہین اسی بحر مین گاتے ہین اور جو ایسے موقع پر آواز مضطرب اور حرکات سریع ہوتی ہین اسوجہ سے اس بحر کو رجز کے نام سے موسوم کیا اور نیز رجز ایک بیماری کا نام ہے جو شتر کو ہوتی ہے اور اوس بیماری سے شتر ایک قدم چلکر ٹھہر جاتا ہی اور چونکہ اس بحر مین بھی اول دو سبب خفیف ہین اور ہر ایک کے بعد ساکن ہی لہذا اس بحر کو مسمی ساتھ اس اسم کے کیا ہی اور اس بحر مین مستفعلن آٹھ بار یعنی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہی اور کبھی یہ بحر مسدس بھی مستعمل ہوتی ہے اسمین زحاف ذبل واقع ہوتے ہین یعنی خبن طی قطع خلع رفع خبل جذا ذالت اور ترفیل اور عبد الواسع جبلی نے سولھ رکن بھی اس بحر مین استعمال کیے ہین یعنی دونون مصراع مین بتیس بار مستفعلن کہا ہی

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ساغر مے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا — زہد و ورع جھگڑا ہی کیا عہد جوانی مفت ہی

تقطیع

ساغر مے مستفعلن گلرنگ کا مستفعلن بھر کر مجھے مستفعلن دے ساقیا مستفعلن
زہد و ورع مستفعلن جھگڑا ہی کیا مستفعلن عہد جوانی مفت ہی مستفعلن

بحر رجز مثمن مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

جور و جفا ظلم و ستم مجھپہ نکر مجھپہ نکر — مہر و وفا لطف و کرم مجھپر تو کر مجھپر تو کر

تقطیع

گذری شب آفتاب نکلا | تو گھر سے گیا شتاب نکلا

تقطیع

گذری شب مفعولن آفتا فاعلن بنکلا فعولن
تو گھر سے مفعولن گیا شتا فاعلن بنکا فعولن

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور

مفعول مفاعلن مفاعیل

مثال

رہتا ہے سدا خیال دلدار | نے طالب باغ ہون نہ گلزار

تقطیع

رہتا ہ مفعول سدا خیا مفاعلن لدلدار مفاعیل
نی طال مفعول بباغ ہو مفاعلن گلزار مفاعیل

واضح ہو کہ اگر یہ چار وزن یعنی مفعول مفاعلن مفاعیل اور مفعول مفاعلن فعولن اور مفعول فاعلن مفاعیل اور مفعولن فاعلن فعولن جمع ہون تو بیت ناموزون نہین ہوتی چنانچہ تحفۃ العراقین خاقانی اور لیلی مجنون نظامی اس وزن پر ہین اور مثنوی گلزار نسیم اردو بھی اس وزن پر ہی اور اسیطرح اگر یہ دو وزن جمع ہون یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل اور مفاعیلن مفاعیلن فعولن تاہم بیت موزونی سے ساقط نہین ہوتی چنانچہ شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخا جامی اور مثنوی زلالی ان اوزان مین ہی اور نیز اجتماع قصر اور حذف بیچ عروض اور ضرب کے ناجائز نہین ہی اور اگر بیچ اخرب مثمن مکفوف مقصور اور اخرب مثمن محذوف مکفوف کی بعد مفعول رکن سالم بحر یعنی مفاعیلن واقع ہو تو مضائقہ نہین ہی اور اگر حشو مقصور برابر مکفوف کے آوے یا حشو مکفوف برابر مقصور کے آوے تو بھی جائز ہی اور اگر بحر سالم مین بیچ عروض اور ضرب کے ایک رکن سالم اور دوسرا مسبغ لاوین تو بھی مخل وزن نہوگا

دیکھا نہ کبھی دلا رخ خوبان | پھر کیا یہ ہوا جو ہو گیا حیران

تقطیع

دیکھان مفعول کبھی دلا مفاعلن رخ خوبان مفاعیلان
پھر کیای مفعول ہوا جو مفاعیلن گیا حیران مفاعیلان

واضح ہو کہ کبھی اس وزن مین زحافات تبدیل بھی ہو جاتے ہین جیسے مصرعہ اول کی صدر مین جو مفعول اخرب ہی اوسکی جگہہ مصرعہ ثانی کی مطلع یا ابتدا مین مفعولن اخرم بھی لاتے ہین

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض

مفعول مفاعلن مفاعیلن

مثال

کہتے ہو کہ وہ نگار آتا ہے | کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے

تقطیع

کہتے ہُ مفعولُ کوہ لگا مفاعلن رآتا ہی مفاعیلن
کیا فای مفعولُ دجی ہتن مفاعلن سجاتا ہی مفاعیلن

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن

مثال

دیوانہ روے یار ہون مین | اس کام مین ہوشیار ہون مین

تقطیع

دیوان مفعول کہ روے یا مفاعلن رہومی فعولن
اس کام مفعولُ مہوشیا مفاعلن رہومی فعولن

بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف

مفعولن فاعلن فعولن

مثال المولفہ

بحر ہزج مسدس سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال لمؤلفہ

نہین مجکو بھروسا غیر کا مطلق | بھروسا ہے تو تیرے فضل کا ہی ہے

تقطیع

نہی مجکو مفاعیلن بھروسا غی مفاعیلن رکا مطلق مفاعیلن
بھروسا ہی مفاعیلن تیرے فض مفاعیلن لکا ہی ہی مفاعیلن

بحر ہزج مسدس مخذوف

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال

سرہانے میر کے آہستہ بولو | ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہی

تقطیع

سرہانے می مفاعیلن رکے آہس مفاعیلن تہو لو فعولن
ابھی ٹک رو مفاعیلن تروتے سو مفاعیلن گیا ہی فعولن

بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

مثال

نہ کھینچ اے شانہ زلف یار کو آہ | کہ دل بھی ہی اسی زنجیر مین قید

نکھینچی شا مفاعیلن نزلفی یا مفاعیلن رکو آہ مفاعیل
کدل بھی ہی مفاعیلن اسی زنجی مفاعیلن رمی قید مفاعیل

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبغ

مفعول مفاعلن مفاعیلان

مثال

بحر ہزج مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مثمن مکفوف مقصور

مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مثال مولفہ

ترا لعل شکربار مری چشم گہربار | تری خندہ ہوئی خوی مرا گریہ ہوا کام

تقطیع

ترا لعل مفاعیل شکربار مفاعیل مری چشم مفاعیل گہربار مفاعیل
تری خندہ مفاعیل ہوئی خوی مفاعیل مرا گری مفاعیل ہوا کام مفاعیل

بحر ہزج مثمن اشتر

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

مثال

ہجر کی اندھیری شب کیا غضب ڈرانی ہی | آج اوسکا یہان آنا عین مہربانی ہی

تقطیع

ہجر کی فاعلن اندھیری شب مفاعیلن کیا غضب فاعلن ڈرانی ہی مفاعیلن
آج اس فاعلن کیہا آنا مفاعیلن عین مہ فاعلن ربانی ہی مفاعیلن

بحر ہزج مثمن مقصور محذوف

مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن

مثال مولفہ

مجھے خواہ تو کر خوار مگر یار یہ ڈیہی | ترا نام جفاکار نہ مشہور کہین ہو

تقطیع

مجھے خاہ مفاعیل تو کر خار مفاعیل مگر یار مفاعیل یہ ڈیہی فعولن
ترا نام مفاعیل جفاکار مفاعیل نہ مشہور مفاعیل کہے ہو فعولن

واضح ہو کہ اس بحر کے ساتھہ بحر مکفوف مقصور بھی موزون ہو سکتی ہی یعنی اگر ایک مصرع بحر مقصور محذوف کا ہو اور دوسرا مصرع بحر مکفوف مقصور کا تو بیت نا موزون نہوگی

ملادے سنھ مفاعیلن سمہ ساقی مفاعیلن ہمارا ر مفاعیلن گلابی کا مفاعیلن

بحر ہزج مثمن مقبوض

مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

مثال لمؤلفہ

دلا کہو کبھی تمہین ملا وصال یار بھی ہے | شب فراق ہین سدا اذیتین سہا کیے

تقطیع

دلا کہو مفاعلن کبھی تمہے مفاعلن ملا وصا مفاعلن لیا ر ہی مفاعلن
شبی فرا مفاعلن فمی سدا مفاعلن اذ یتی مفاعلن سہا کی مفاعلن

بحر ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

مثال لمؤلفہ

ناحق دل نالان اب مجکو تو نکر رسوا | سن مان مرا کہنا خاموش ذرا رہجا

تقطیع

ناحق د مفعول لنا لا اب مفاعیلن مجکوت مفعول نکر رسوا مفاعیلن
سن مان مفعول مرا کہنا مفاعیلن خاموش مفعول ذرا رہجا مفاعیلن

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

مثال میر

مقدور نہین اوسکی تجلی کی بیان کا | جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا

تقطیع

مقدور مفعول نہی اوسک مفاعیل تجلی ک مفاعیل بیا کا فعولن
جو شمع مفعول سراپا مفاعیل اگر صرف مفاعیل زبا کا فعولن

شمار کرنا چاہیے مگر اوسحالت مین کہ جب یہ رکن یعنی مفاعلن مفرد مستعمل ہو یعنی اگر بحر مثمن ہی تو تبکرار چار بار مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن ہو اگر بحر مسدس ہی تو تین بار یہ تکرار یہی رکن استعمال مین آیا ہو کوئی دوسرا رکن اوسکے ساتھ نہو اور اگر یہ رکن کسی دوسری رکن کے ساتھ واقع ہوگا تو جس بحر کا وہ رکن ہوگا اوس بحر مین یہ رکن مفاعلن بھی شمار کیا جائیگا مثلاً مستفعلن مفاعلن اگر ہے تو یہ مفاعلن بحر رجز مین تصور کیا جائیگا نہ بحر ہزج مین جسمین بسبب خبن حاصل ہوسکتا تھا

بحر ہزج

بحر ہزج مثمن سالم

بحر ہزج مثمن اخرب

اس بحر کو ہزج اسواسطے کہتے ہین کہ لغت مین ہزج کے معنی آواز با ترنم اور خوش آیندہ کے ہین اور عرب بیشتر اون اشعار کو اس بحر مین کہتے تھے جنکو وہ گایا کرتے تھے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہزج آواز کے زیر و بم مین تبدیل کرنیکی ہین اور چونکہ اس بحر مین اول ایک وتد ہے بعد ازان دو سبب خفیف اسوجہ سے آواز مین گردش پیدا ہوتی ہے اس سبب سے بھی اس بحر کا نام ہزج رکھا ہے اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین قبض کف خرم خرب شتر حذف قصر ہتم جب زلل بتر اور تسبیغ اور معاقبہ بھی اس بحر مین آتا ہی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال مکمل

کبھو خوش بھی کیا ہی جی کسی رند شرابی کا ۔۔۔ ملا دے منھ سے منھ ساقی ہمارا اور گلابی کا

تقطیع

کبھی خش بھی مفاعیلن کیا ہی جی مفاعیلن کسی رندی مفاعیلن شرابی کا مفاعیلن

فائدہ اب بیان بحور مع اونکی زحافات اور تقطیع کے کیا جاتا ہی

اس مقام پر یہ بھی مذکور ہونا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اول شعر فارسی بہرام گور نے کہا تھا اور بعض روایت کرتے ہین کہ حکیم ابو حفص سغدی نے موزون کیا تھا اور قصیدہ کی ابتدا رودکی شاعر سے ہی اور عربی شعر کو منسوب بہ یعرب بن قحطان کہ فرزندان حضرت نوح سے تھی کرتے ہین اور بعضون کا یہ قول ہی کہ حضرت آدم نے اول بزبان سریانی بطور مرثیہ شعر موزون کیا تھا اوسکی تتبع عربی مین ہوئی اور بعضی قحطان کو موجد شعر عربی بیان کرتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ بحر کی معنی لغت مین دریا کے ہین اور باصطلاح عروضیان مین اوس کلام موزون کو شعر کہتی ہین جو مشتمل ہو اوپر چند انواع شعر کے جیسے دریا کہ اوسمین بھی انواع اور اقسام کی چیزین مثل دُر اور مرجان وغیرہ ہوتے ہین اس مشابہت سے اسکا نام بحر رکھا گیا اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جیسے کوئی دریا مین گرے تو حیران اور سرگردان ہوتا ہے اوسیطرح جو کوئی بحر شعر مین غوطہ زن ہوتا ہے اوسکو بھی حیرانی اور پریشانی ہوتی ہے اس امر کے دریافت کرنیکے کہ یہ شعر کس بحر مین ہے اور کس رکن سے مترتب ہوتا ہے ؛

زحافات کا ذکر سابق ہو چکا ہے مگر اسقدر یہان بھی درج ہونا مناسب متصور ہوتا ہے کہ بعض اوزان مزاحف بحور ایک دوسری سے متشابہ ہو جاتے ہین پس اوسمین یہ خیال کرنا واجب ہے کہ وہ کس بحر مین باسانی اور بغیر نقل لفاظ حاصل ہو سکتا ہے پس جس بحر مین باسانی بن سکے اوسی بحر مین اوسکو تصور کرنا چاہیے مثلاً مفاعلن تین بار یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن بحر ہزج مسدس مقبوض ہے اور بحر رجز مخبون مسدس سے بھی حاصل ہو سکتا ہے مگر بحر رجز کی مستفعلن سے جو مفاعلن بنتا ہے وہ بدقت یعنی نقل لفاظ سے کیونکہ مستفعلن کو جب مخبون کرینگے تو متفعلن باقی رہیگا اوسکو بوجہ غیر مستعمل ہونیکے مفاعلن سے کہ ارکان مستعملہ سے ہے بدل دینگے پس مفاعلن کو بحر ہزج سے

	بحر وافر سالم مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن		
معصوب مفاعیلن	معصوب مقبوض مفاعلن	منقوص مفاعیل بضم لام	مقطوف فعولن
اعضب مفتعلن	اقصم مفعولن	اجم فاعلن	اعفص مفعول بضم لام

چونکہ باقی ماندہ بحور مرکب ہین یعنی دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتے ہین لہذا نقشۂ ذیل مین ارکان کے تغیرات تحریر ہوتی ہین بلا قید بحور

	مفعولاتُ بضم تا ء		
مخبون مفاعیل بضم لام	مخبول موقوف مفاعیل بسکون لام	مطوی فاعلات بضم تا	مطوی موقوف فاعلات بسکون تا
مخبون فعلات بفتح عین وضم تا	مخبول موقوف فعلات بسکون تا	موقوف مفعولان	مکسوف مفعولن
مطوی مکسوف فاعلن	مخبون مکسوف فعولن	اصلم فعلن بسکون عین	مرفوع مفعول بضم لام
مجذوع فاع	منجور فع	+	+
	فاع لاتن منفصل کہ محنض بحر مضارع کا ہے		
مکفوف فاعلات بضم تا	مقصور فاعلات بسکون تا	محذوف فاع لن	محذوف مقصور فعل بسکون عین
اقطع فاع بسکون عین	مسلوخ فاع بسکون عین	مطموس فع	+
	مس تفع لن منفصل مختص بحر خفیف و مجتث و مقتضب		
مخبون مفاع لن	مخبون مقصور فعولن	مکفوف مستفعل بضم لام	مشکول مفاعل بضم لام

بحر ہزج سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مقبوض مفاعلن	مکفوف مفاعیل بضم لام	اخرم یا مخنق مفعولن	اخرب مفعول بضم لام
مخنق مقصور مفعول بسکون لام	اشتر فاعلن	محذوف فعولن	مقصور مفاعیل بسکون لام
اہتم فعول بضم لام	مجبوب فعل بفتح عین	اذل فاع	ابتر فع
مسبغ مفاعیلان	مقبوض مذال مفاعلان	اخرم خواہ مخنق مسبغ مفعولان	اشتر مذال فاعلان

بحر رمل سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مخبون فعلاتن بکسر عین	مکفوف فاعلات بضم تا	مشعث مفعولن	مقصور فاعلات بسکون تا
مخبول محذوف فعلن بکسر عین	مشکول فعلات بکسر عین و ضم تا	مجذوف فاعلن	مرفوع فعل بہ فتحتین
مجحوف فع	مجحوف مسبغ فاع	مخبول مقصور فعلان بکسر عین	ابتر یا مشعث محذوف فعلن بسکون عین
مسبغ فاعلیان بروایتے کسانی	مشعث مسبغ مفعولان	ابتر مسبغ فعلان بسکون عین	مخبول مسبغ فعلیان

بحر کامل سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مضمر متفعلن	مجذول مفیتعلن	موقوص مفاعلن	مقطوع فعلاتن بکسر عین
مضمر مقطوع مفعولن	اجب فعلن بکسر عین	مضمر ابتر فعلن بسکون عین	بدال متفاعلان
مضمر بدال متفعلان	مجذول مذال متفعلان	مرفل متفاعلاتن	مجذول مرفل مفیتعلاتن
موقوص مذال مفاعلان	مضمر مرفل متفعلاتن	موقوص مرفل مفاعلاتن	مقوص مفتعلن

کے بجائے فعلاتن
کے بجائے فاعلان
کے بجائے فعلن
کے بجائے فعلات
کے بجائے فعلان
کے بجائے فعلیان
کے بجائے فعلان
کے بجائے فعلاتان

وقص اسکو ساتھ نام عجز کے تعبیر کرتے ہین و قص بالفتح گردن شکستن کے ہین یعنے اسقاط حرف دوم متوک متفاعلن سے کہ مفاعلن باقی رہا اور یہ تغییر مختص بحر کامل سے ہے اور یہ صورت اجتماع اضمار و خبن کی ہے ✣ ✣ واضح ہو کہ بنظر تسہیل تفہیم و تعلیم ایک نقشہ جملہ زحافات ہر ایک بحر کا ذیل مین درج ہوتا ہے

	بحر متقارب سالم فعولن فعولن فعولن فعولن		
فعول بقبض لام محذوف مقطوع ابتر	فعول بسکون لام فاع بفعل بتحرک العین واللام	فعل محذوف بسکون لام فعو اثرم مبتر	فعلن بسکون عین فعلان اثلم مبتر
	بحر متدارک سالم فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن		
مخبون فعلن بکسر عین	مقطوع فعلن بسکون عین	مخبون مقطوع فعل بفتح عین	اجذ فع
مذال فاعلان	مخبون مذال فعلان بکسر عین	مقطوع مذال فعلان بسکون عین	مرفل فاعلاتن
	بحر مجتث مثمن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن		
مخبون مفاعلن	مطوی مستفعلن	مقطوع مفعولن	اجذ فعلن بسکون عین
مجلع فعولن	مخبون فعلتن بفتح عین ولام	مرفوع فاعلن	اجذ مقصور فاع
اجذ محذوف فع	مذال مستفعلان	مخبون مذال مفاعلان	مطوی مذال مفتعلان
مرفوع مذال فاعلان	مخبول مذال فعلتان	مرفل مستفعلاتن	اعرج مفعولان
مطوی مسکن مذال مفعولان	+	+	+

ایک کا مفاعیلن اور مفعولات اور مستفعلن سے اور مراقبہ بحر مشاکل اور قرب
اور جدید مین لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین غالب اور بحر خفیف مین جائز ہے
مکالفہ بمعنی فراگرفتن یکدگر را یعنی بیچ بحر سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز
کی تین صورت جائز رکھنا یا ہر دو سبب خفیف کو معاً سلامت رکھنا یا معاً حذف
بری کرنا یا ایک کو سلامت رکھنا اور دوسری کو ساقط کرنا بری بمعنی بیزار و علیحدہ شدن
کے ہین اور بری اوس رکن کو کہتے ہین جو اون دو حروف ساکن کی شامل ہو جو
معاقبہ مین باوجود جواز معاقبہ اور حذف ایک ساکن کے سالم اور سلامت رہی ہون
تخنیق تخنیق بخاء معجمہ و نون بمعنی خفہ کردن گلو کے ہین اور تخنیق قائم مقام خرم کا ہے
اور عرب انتہای شعر مین خرم کو روا نہین رکھتے مگر فارسیان جمیع اجزای بیت مین
روا رکھتے ہین پس جو مفاعیلن بسبب خرم کے مفعولن ہوا اگر اول مصرعہ مین ہے
ف تو اوسکو اخرم کہینگے اور باقی جملہ اجزا مین مخنق کے ساتھ تعبیر کرینگے یہ تفسیر تخنیق
کی محمد بن مروی کی ہے اور ملا نقشبند کی قول سے تخنیق غیر خرم ہی اور ملا نقشبند نے
کہ سرآمد فضلاء عصر تھا تخنیق بجاء مہملہ و یاء تحتانی کشیدہ ضبط تحریر فرمایا ہے
تسکین تسکین بمعنی ساکن کردن کے ہین یعنی ساکن کرنا حرف اوسط کا سہ حرفی
متحرک متوالی سے کیونکہ فارسی گو جہان تین حروف متحرک متوالی واقع ہوتے ہین
اونکی حرف اوسط کا ساکن کرنا روا رکھتے ہین مثلاً فعلن بکسور العین کو ساتھ
فعلن مسکون العین کے آمیز کر دیتے ہین الا جہان موانع اختلاف وزن یا مامور
صدر شعر نہو کیونکہ رمضان اور خفقان مین جائز نہین متصور ہوتا صدر بہ معنی
بالا نشستن یعنی جو رکن کہ معاقبہ سے مخبون ہو یعنی فاعلاتن فاعلاتن مین فاعلاتن
فعلاتن ہوا چونکہ یہ سقوط بیچ سبب صدر رکن کے واقع ہوتا ہے اسلیے اوسکو
عجز بنام صدر بوسلتے ہین عجز بالفتح دہرسہ حرکت ہم آمدہ بمعنی ناتوانی یعنی
وہ رکن کہ معاقبہ سے مکفوف ہو بیچ فاعلاتن فاعلاتن کے فاعلات بالضم تا
فاعلاتن باقی رہا اس سبب سے کہ یہ حذف بیچ سبب آخر کلمہ کے واقع ہوا ہو

سے مشکول ہو اوسکو طرفین کہتے ہین کیونکہ اوسکے ہر دو طرف یعنی اول اور آخر
سکے رکن مین اسقاط حروف ہوتا ہے مثلاً فاعلاتن کا فعلات بضم تا فوقانی
باقی رہا عرج بفتحتین یعنی لنگ شدن کے ہین اور یہان خذف حرکت دوم کا
وتد مجموع مین پیچ مستفعلن کی جس صورت مین مستفعلن بسکون لام باقی رہتا ہے
اوسکی عوض مفعولان قائم کرتے ہین اسمین حاجت مقطوع ذال یا مسبغ کی نہین رہتی
عقص بالفتح یعنی پیچیدن موی کلالہ کے ہین اور یہان اجتماع خرم اور نقص
کو بیچ مفاعلتن کے کہتے ہین مثلاً مفاعلتن کا حرف اول یعنی میم خرم سے ساقط
ہوا اور بوجہ نقص کے حرف پنجم ساکن اور حرف ہفتم ساقط ہوا تو فاعلت
بضم تا فوقانی باقی رہگیا اسکو مفعول بضم لام بدل دیا اور جس رکن مین یہ
تغیر واقع ہوتا ہے اوسکو معقص کہتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ اب چند اصطلاحات عروض جو ضروری ہین بمعرض تحریر مین آتی ہین
معاقبہ یعنی از پی یکدگر آمدن کے ہین یعنی دو سبب خفیف کو جو کسی شعر مین
جمع ہون زحاف سے سلامت رکھنا جواز آیا ایک کو وجوباً سلامت رکھنا اور
اور دوسری کے حرف ساکن کو بسبب خبن یا طی وغیرہ کے ساقط کرنا بیچ
مستفعلن اور مفاعیلن از روی وضع اور بیچ متفاعلن اور مفاعلتن
کے از روی زحاف اضمار و عصب اور بیچ فاعلاتن فاعلاتن کی از روی اتصال
دو رکن شلاً دونون سبب کو سلامت رکھکر یعنی سبب آخر مصرعہ اول اور
سبب اول مصرعہ ثانی کو تن فا جو باتصال ہر دو رکن پیدا ہوتا ہے کہو یا نون
سبب اول کا خذف کرکے ت فا کہو یا الف سبب ثانی کا دور کرکے تن ف کہو
یہ تینون صورت معاقبہ سے متغیر ہوتی ہین اور یہ جائز نہین کہ ت ف کہو شلاً
تفعلاً بخذف حرف دوم ہر دو سبب کیونکہ اس سے یہ رکن فاصلہ کبرے
ہو جاتا ہے اور عروضی فاصلہ کبری کو ثقیل شمار کرتے ہین مراقبہ یعنی باہمدگر
نگہبانی کردن کے ہین یعنی معاً دو سبب خفیف کا خذف نکرنا اور ساقط نکرنا

خلع

اسکو استعمال من نہین لاتے خلع بالفتح بمعنی بیرون کردن جامہ کے ہین اور یہان اجتماع خبن اور قطع کا ہے جیسے مستفعلن کو خبن کیا تو متفعلن باقی رہا اسمین قطع کے ہونے سے نون ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی ساکن ہین متفعل رہا اسکو فعولن سے بدل دیا اور فاعلن کا اس عمل سے فعل مفتوح العین ہجا تا ہے

درس

درس بالفتح کہنہ شدن کو کہتے ہین اور یہان ساقط کرنا دو حرکت اور ایک حرف ساکن کا دو تدہین بیچ فعلا کے ہی جو صورت فاعلاتن مخبون محذوف کی ہی پس جو دو حرکت و تد فعلا کے یعنی عین اور لام کے اور حرف عین ساکن ساقط ہوا تو فلا بسکون لام باقی رہا اوسکا بدل فاع سے کیا گیا

ربع

ربع بالفتح بمعنی چار شدن کے ہے اور یہان اجتماع خبن اور حذف اور قطع بیچ فاعلاتن کے ہے جیسے فاعلاتن مین بسبب خبن کے جو اسقاط الف کا ہوا تو فعلاتن رہا اسمین حذف کے واقع ہونے سے تن ساقط ہوا فعلا باقی رہا پھر جو قطع کیا تو الف علا کا ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی دور ہوئی تو فعل متحرک العین باقی رہا

رفع

رفع بالفتح بمعنی برداشتن اور یہان اسقاط ایک سبب خفیف کا کسی جزو سے کہ بیچ ابتدا اوسکے دو سبب خفیف واقع ہون مستفعلن سے فاعلن ہو جاتا ہی یعنی مستفعلن کا پہلا سبب خفیف جو مُس ہی ساقط ہوا تفعلن باقی رہا اسکو فاعلن سے جو لفظ مستعمل مساوی الحرکت ہی بدل دیا اور اسیطرح مفعولات کے سبب خفیف اول یعنی مف کو ساقط کیا تو عولات باقی رہا اوسکے عوض مفعول قائم کیا

سلخ

سلخ بالفتح بمعنی پوست کشیدن کے ہین اور یہان اسقاط دونون سبب خفیف کا بیچ فاع لاتن متفصل کے اور ساکن کرنا عین کا ہی پس فاع مسکون العین باقی رہیگا اسی رکن کو مسلوخ کہتے ہین ٭

طمس

طمس بالفتح بمعنی محو کردن کے ہین اور یہان اسقاط عین کا ساتھ ہر دو سبب خفیف فاع لاتن متفصل کے چنانچہ علاتن فاع لاتن سے ساقط ہوا تو فا باقی رہا

طرفین

اسکو فع کے ساتھ بدل دیا طرفین بمعنی ہر دو طرف اور یہان جو رکن کہ معاقبہ

ساقط کرین اور عین متحرک کو جو ما قبل اوسکے ہے ساکن کرین تو مفاع باقی رہیگا
اسکو بلفظ مستعملہ فعول بسکون لام سے بدل دینگے ایسے تغیر کو اہتم کہتے ہین اور
اہتم مفعول ہتم کا ہے اور ہتم بالفتح دندان ازبن شکستن کے ہین اور جب ہتم کو
خرم کے ساتھہ جمع کرین یعنی میم مفاع کا ساقط کرین تو فاع باسکان عین باقی رہیگا
اسکو ازل کہینگے اور ازل مفعول زلل کا ہے اور زلل بفتحتین بمعنی بے گوشت
بودن ران کے ہین

ہتم

جحف

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان چند زحافات قلیل الاستعمال کا کیا جاتا ہی جحف
بفتح جیم وسکون حا مہملہ بمعنی ناقص کردن کے ہین جیسے فاعلاتن کو خبن کرکے فعلاتن
کیا اور اوسکے فاصلہ کو یعنی فعلا کو دور کیا تو تن باقی رہا اوسکے عوض لفظ
مستعملہ فع کا قائم کیا اور اسی رکن کو مجحوف کہتے ہین خزل بفتح خا معجمہ وسکون

خزل

زا معجمہ بمعنی بریدہ شدن اور یہان اجتماع اضمار وطی کو کہتے ہین چنانچہ متفاعلن
کو اولا مضمر کیا یعنی تا فوقانی کو ساکن کیا بعدہ بوجہ طی کے الف کو کہ حرف چہارم
ہی ساقط کیا تو متفعلن باقی رہا اسکے جگہہ مفتعلن رکن مستعملہ قائم کیا بہ تغیر

خبل

محض اسی رکن سے ہی اور یہ رکن مختص ساتھہ بحر کامل کے ہے خبل بفتح خا معجمہ
وسکون با موحدہ بمعنی فاسد کردن عضو و دست و پا بریدن اور یہان اجتماع
خبن اور وطی کا ہے متفعلن اور مفعولات کے ہے جیسے متفعلن کے حرف ساکن
سبب اول کو خبن سے اور حرف چہارم یعنی فا کو طی سے ساقط کیا تو متعلن رہا
اوسکے جگہہ فعلتن بکسر عین قائم کیا اور مفعولات اسی عمل سے فعلات بضم عین
باقی رہتا ہے اوسکو بلفظ مستعملہ مساوی الحرکات سے جو فعلات بکسر عین ہے

خرم

بدل دیا خرم بفتح خا معجمہ وسکون زا معجمہ بمعنی حلقہ در بینی شتر وغیرہ کردار
کے ہین یعنی ایک حرف سے چار حروف تک مصرعہ اول مین زائد کرین
تقطیع مین ہیچ شمار کے نہین آتے مگر یہ مخصوص اشعار عرب سے ہے او
متقدمین فارسی ایک حرف کے ایزادی کو روا رکھتے تھے مگر متاخرین

رکن مین جمع کرین یعنی مفاعلتن کو بسبب عصب کے لام اوسکا ساکن ہوکر بسبب قبض
کی دور ہونے حرف نجم کے ساقط ہوا تھا اور مفاعلتن رہ گیا تھا اور اوسکو لفظ مستعملہ
مفاعلن سے بدل لیا تھا اب اوسکے یعنی مفاعلن کے میم کو بسبب خرم کے ساقط
کرین اور فاعلن باقی رہجاے تو اسصورت مین اس زحاف کو اجم کہینگے اور
اجم مفعول اجم کا ہے اور اجم بہ فتحتین نیزہ شدن مرد در جنگ کے ہین اور
اگر مفاعیلن مین خرم کرین یعنے اوسکے میم کو ساقط کرین تو فاعیلن باقی رہیگا
اوسکی عوض مفعولن استعمال کرینگے اور جس رکن مین خرم واقع ہوگا اوسکو اخرم
کہینگے اور اخرم مفعول خرم کا ہے اور خرم بالفتح وراے مہملہ بمعنی شگافتن تیرہ بینی ہے
اور جب اس رکن مین خرم اور قبض جمع کرین یعنی میم بسبب خرم اور یاے تحتانی
حرف نجم بوجہ قبض ساقط کرین فاعلن باقی رہیگا اسصورت مین اس رکن کو اشتر کہینگے اور اشتر
مفعول اشتر کا ہے اور شتر بالفتح بمعنی برگردیدن پلک چشم کے ہین اور جب اس
رکن مین خرم کو کف کے ساتھہ جمع کرین یعنی میم بوجہ خرم کے اور نون بوجہ کف
کے ساقط کرین تو فاعیل بضم لام باقی رہیگا اوسکو مفعول مضموم اللام سے بدل دینگے
اس صورت مین اس رکن کو اخرب کہینگے اور اخرب مفعول خرب کا ہے اور خرب
بالفتح بمعنی شگافتن ہر دو گوش کے ہین اس نعبر کو اخرب شاید اسوجہ سے کہتے ہین
کہ اس رکن کا حرف اول اور حرف اخر دونون ساقط ہوتے ہین اور بوجہ اسقاط
ان دونون حروف اول اور آخر کے خرابی واقع ہوتی ہے اور جبوقت اس
رکن مین خرم کو جب کے ساتھہ جمع کرینگے یعنی میم بوجہ خرم اور دونون سبب خفیف
یعنی عیلن کو بوجہ جب کے ساقط کرین تو فا باقی رہیگا اوسکو لفظ مستعملہ فع سے
بدل کرینگے اسصورت مین اس رکن کو ابتر کہینگے اور ابتر مفعول بتر کا ہے اور
بتر بالفتح بمعنی بریدن دم کے ہین یہ زحاف بحر متقارب اور طویل اور ہزج
اور وافر اور مضارع مین اکثر واقع ہوتا ہے اور جس صورت مین ہیچ اس رکن
سے حذف اور قصر کو جمع کرین یعنی کف بسبب حذف کے اور یاے تحتانی بوجہ قصر کے

بجا لیش آرند و منحور گویند حبب[۱] مفاعیلن سے دونون سبب خفیف کے ساقط کرنیکو
کہتے ہین پس حبب بوجہ حبب مفاعیلن کے دونون سبب خفیف یعنی عیلن ساقط
ہوے تو مفا باقی رہا اوسکو ساتھہ فعل مسکون اللام کے بدل کرتے ہین یہ زحاف
بحر ہزج کے سوا اور کسی بحر مین واقع نہین ہوتا اور جس رکن مین زحاف حبب کا
واقع ہوتا ہے اوسکو محبوب کہتے ہین خرم[۲] یہ ہے کہ وتد مجموع سے کہ رکن کے
اول مین واقع ہو حرف متحرک اول کو ساقط کرین یہ زحاف اکثر صدر اور ابتدا
مین واقع ہوتا ہے

فائدہ واضح ہو کہ اس زحاف خرم کی نام حسب موقع اور موضع کے علیحدہ علیحدہ
ہوتے ہین مثلاً اگر یہ زحاف فعولن مین واقع ہو تو بوجہ خرم اسقاط حرف فا کا
ہوگا اور عولن باقی رہیگا اوسکا بدل ساتھہ فعلن مسکون العین کے کرینگے اس صورت
مین اس زحاف کا نام اثلم ہوتا ہے اور اثلم مفعول ثلم کا ہے اور ثلم بالفتح
بمعنی رخنہ کردن کے ہین اور اگر فعولن مین خرم کو قبض کے ساتھہ جمع کرین
یعنی فا کو بسبب خرم کے اور نون کو بوجہ قبض کے ساقط کرین عول بضم لام باقی
رہیگا اوسکو ساتھہ فاع کے بدل دینگے بعضے فعل سے بھی بدل کرتے ہین اس مقام
پر اس زحاف کو اثرم کہینگے اور اثرم مفعول ثرم کا ہے اور ثرم بفتح ثا و ثلثہ بمعنی دندان
پیشین شکستن کے ہین اور بفتحتین بمعنی افتادن دندان پیشین آیا ہے اور اگر مفاعلتن سے بسبب
خرم کے میم کو ساقط کرین تو فاعلتن باقی رہیگا اوسکی عوض مفتعلن قائم کرینگے اس
صورت مین اوسکو عضب کہینگے اور اعضب مفعول عضب کا ہے اور عضب بضاد
معجمہ بمعنی شکستن شاخ گوسفند کے ہین اور اگر اس رکن مین خرم اور عضب بضاد مہملہ
جمع کرین یعنی میم کو بسبب خرم کے ساقط کرین اور لام کو بوجہ عصب کے ساکن کرین
فاعلتن مسکون اللام باقی رہیگا اوسکو رکن مستملہ مفعولن سے بدل دینگے
ایسے موقع پر اس زحاف کو اقصم کہتے ہین اور اقصم مفعول قصم کا ہے اور قصم
بفتحتین و صاد مہملہ بمعنی شکستن دندان کے ہین اور اگر خرم کو عقل کے ساتھہ ایسی

---

[۱] حبب بالفتح والتشدید بمعنی قطعی کردن ۱۲

[۲] خرم بالفتح والسکون بمعنی سوراخ کردن ۱۲

کیونکہ اوسمین مستفع لن مفصل ہے اور اخیر رکن اوسکا سبب خفیف لن ہے
اور جس رکن مین یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو مسبغ کہتے ہین اذالہ الف
کے زیادہ کرنیکو کہتے ہین پیچ وتد مجموع کے جو آخر رکن ہو اور یہ الف اوس وتد
مجموع کے حرف ساکن کے ماقبل افزون ہوتا ہے جیسے مستفعلن کو وتد مجموع
رکن آخر مین جو الف قبل از حرف ساکن کہ نون ہے افزون ہوا تو مستفعلان
بن گیا اور اسیطرح فاعلن مین اس عمل کے ہونے سے فاعلان اور متفاعلن
مین متفاعلان ہو جاتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور متدارک اور بسیط اور کامل
اور سریع اور منسرح اور مقتضب مین واقع ہوتا ہی اور عروض اور ضرب
مین اکثر آتا ہے اور حشو مین بھی مگر کم اور صدر اور ابتدا مین ہرگز واقع نہین ہوتا
اور جس رکن مین اذالہ واقع ہوتا ہے اوسکو ندال کہتے ہین ترفیل وتد
مجموع مین کہ رکن کے آخر مین واقع ہو سبب خفیف الف وتا کی زیادہ کرنیکو
کہتے ہین جیسے مستفعلن مین جو وتد مجموع علن رکن آخر کا ہے اوسمین سبب
خفیف مذکور کے افزون کرنے سے مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور فاعلن مین
فاعلاتن اور متفاعلن مین متفاعلاتن ہو جاتا ہے مگر یہ زحاف فارسی مین
بہت کم مستعمل ہے اور جس رکن مین ترفیل واقع ہوا اوسکو مرفل کہتے ہین
جدع رکن مفعولات کی دو سبب خفیف کے ساقط کرنیکو کہتے ہین پس جب
مفعولات کی دو سبب خفیف یعنی مفعو ساقط ہوئے تو لات باقی رہیگا اوسکی جگہ
فاع رکن مستعملہ قائم کرتے ہین اور جب فاع کی الف کے ساقط کرنے سے
فع رہجاے اوسکو مجدوع کہتے ہین اور جس رکن مین زحاف جدع واقع ہو تو
اوسکو مجدوع کہتے ہین یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب سے تعلق
اور خصوصیت رکھتا ہے مگر صاحب شجرۃ العروض نے حاف بحر کو ایک جداگانہ زحاف
قائم کرکے اس تفصیل سے تحریر کرتے ہین کہ بحر بالفتح نون یعنی گلو بریدن و
اسقاط ہر دو سبب خفیف دتای فوقانی مفعولات است وچون لامذ فع

اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے قطف اجتماع عصب اور حذف کو بیچ رکن مفاعلتن کے قطف کہلاتا ہے جب کہ بسبب عصب کے لام مفاعلتن کا ساکن ہوا اور بوجہ حذف کے سبب خفیف آخر رکن کا جو تن ہے ساقط ہوا تو مفاعل یسکون لام باقی رہا اوسکی عوض فعولن مستعمل ہوگا اور جس رکن مین یہ زحاف قطف کا واقع ہوتا ہی اوسکو مقطوف کہتے ہین اور یہ زحاف بحر وافر سے مخصوص ہے بتر فعولن مین اجتماع حذف اور قطع کو کہتے ہین جب فعولن کا لن جو سبب خفیف آخر رکن کا ہے بسبب حذف کے ساقط ہوا اور بوجہ قطع کے حرف آخر وتد مجموع کا جو واو ہے اسقاط ہوا تو فع باقی رہجاتا ہے اور شجرۃ العروض مین بیچ فعولن کے جو اجتماع ثلم اور حذف واقع ہو تو اوسکو بھی تبر لکھا ہے اور جس رکن مین بتر واقع ہوتا ہے اوسکو ابتر کہتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ یہ زحاف بتر چند صورتون کا ہوتا ہے چنانچہ ایک صورت کا بیان اوپر ہوا اور باقی صورتون کا بیان آیندہ اپنی اپنی موقع پر کیا جائیگا

زحاف بتر بیچ بحر متقارب اور ہزج کے واقع ہوتا ہے اور مضارع اور طویل مین بھی اوسکا واقع ہونا ممکن ہے مگر کہین نظر سے نہین گذرا تسبیغ افزون کرنے الف کو بسبب خفیف مین جو رکن کے آخر مین واقع ہو کہتے ہین جیسے مفاعیلن مین جو سبب خفیف آخر لن ہے اوسمین الف زیادہ کرین تو مفاعیلان ہوگا اور اسیطرح فعولن مین جو الف زیادہ کرینگے تو فعولان ہوگا اور فاعلاتن مین متصل ہو خواہ منفصل اس عمل کے کرنے سے فاعلاتان ہوتا ہے مگر رکن فاعلاتان مستعمل نہین ہے لہذا بجاے اوسکے فاعلیان بدویا ہی تحتانی قائم کرتی ہین یہ زحاف بحر ہزج اور رمل اور مضارع اور متقارب اور خفیف اور مدید اور طویل اور مجتث مین آسکتا ہے اور بحر رجز مین ممکن نہین کہ یہ زحاف واقع ہو کیونکہ اوسمین مستفعلن متصل ہے اور اوسکے آخر مین وتد مجموع ہے اور یہ زحاف سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے مگر بحر مضارع مین آسکتا ہے

بسبب کف اوسکی حرف ہفتم کو کہ نون ہے ساقط کرین تو فعلات بکسر عین وضم تای فوقانی باقی رہیگا یہ زحاف بحر رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین زحاف شکل واقع ہو اوسکو مشکول کہتے ہین حذف رکن کی اخیر سے سبب خفیف کو ساقط کرنیکو کہتے ہین پس فعولن اور مفاعیلن اور فاعلاتن سے جو سبب خفیف آخر ساقط کرین تو فعولن کا فعو اور مفاعیلن کا مفاعی اور فاعلاتن کا فاعلا باقی رہیگا اونکی عوض بترتیب فعل بکسر عین اور فعولن اور فاعلن جو ارکان مستعملہ ہین قائم کرینگے یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث اور طویل اور متقارب مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین حذف واقع ہوتا ہے اوسکو محذوف کہتے ہین حذف رکن کی آخر سے وتد مجموع کی اسقاط کو کہتے ہین جیسے مستفعلن سے علن وتد مجموع کو اخیر ساقط کرین تو مستف باقی رہیگا اور متفاعلن کا باسقاط وتد مجموع آخر کہ علن ہے متفا باقی رہیگا اور اسیطرح فاعلن کا فا باقی رہیگا پس چونکہ یہ ارکان غیر مستعملہ ہین لہذا بجاے اونکے ارکان مستعملہ کا قائم کرنا ضرور ہوا تو بعوض مستف کے فعلن مسکون العین اور بجاے متفا کے فعلن بکسور العین اور بہ بدل فا کے فع قائم کیا اور جس رکن مین زحاف حذ واقع ہوتا ہے اوسکو احذ بالف وحاے مہملہ مفتوح کہتے ہین اور یہ زحاف بحر بسیط اور کامل اور رجز اور متقارب مین بکثرت واقع ہوتا ہے اور باقی بحور مین گو مستفعلن متصل بھی ہو کم مستعمل ہوتا ہے اور مستفع لن منفصل مین ہرگز نہین آتا کیونکہ اس صورت مین رکن اخیر اسکا سبب خفیف ہو جاتا ہے اور یہ زحاف مخصوص وتد مجموع سی ہے صلم مفعولات مضموم التای فوقانی کو وتد مفروق کی ساقط کرنیکو کہتے ہین پس مفعولات کے وتد مفروق یعنی لات کے اسقاط سے مفعو باقی رہتا ہے اوسکی عوض فعلن مسکون العین رکن مستعملہ قائم کرتے ہین اور جس رکن مین یہ زحاف صلم واقع ہوتا ہے اوسکو اصلم کہتے ہین اور یہ زحاف بحر سریع اور منسرح

ف حذف بفتح حا ی مہملہ بعض زدا ختن ہ بجاے بجاے ز زان مفتوح ہ بعضے بشتر و بعضی بیشتر ن زحاف بجاے بجاے ہ

ف وزوال بجمہ بعض ہ بعضی حذ بمعنی کوتاہ شدن بفتح بکسر و دال مہملہ نیز گویند یعنی ہ ۱۲ ف صلم با لفتح صاد مہملہ بمعنی م

ف محقق الزمن بریدہ

کا لام بسبب عصب ساکن ہوکر مفاعلتن بسکون لام رہا تھا اور اوسکی عوض مفاعیلن
قائم ہو چکا تو اسکے بوجہ قبض یاے تحتانی کو ساقط کرین اس صورت مین مفاعلن رہجائیگا
اور یہ مفاعلن مشابہ مفاعلن مقبوض سے ہوگا مگر یہ زحاف یعنی عقل مختص مفاعلتن
سے ہے پس جب مفاعلن بحر وافر مین ہو تو اوسکو معقول تصور کرنا چاہیے نہ مقبوض
اور سواے اسکے اور جس بحر مین مفاعلن ہوگا وہان اوسکو مقبوض تصور کرنا چاہیے
نہ معقول نقص مطوی کرنا مفاعلن مضمر کا ہے یعنی اول مفاعلن کی تاے ثنیات
فوقانی کو بسبب اضمار کے مسکون کرین اور بعد ازان بوجہ طے کے اوسکی حرف چہارم
ساکن یعنی فا کے الف کو ساقط کرین تو متفعلن رہجائیگا اوسکی عوض مفتعلن قائم
کرتے ہین یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے اور جس رکن مین نقص واقع ہوتا ہے
اوسکو منقوص کہتے ہین یہ قول توحدائق البلاغت مین ہے مگر صاحب شجرۃ العروض
اس زحاف کو مختص ساتھہ بحر وافر کے کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ نقص اجتماع
عصب اور کف کا رکن مفاعلتن مین ہے یعنی مفاعلتن کے لام کو بوجہ عصب
مسکون کرین اور نون کو کہ حرف ہفتمی ہے بسبب کف کے ساقط کرین تو مفاعلت
بضم تاے فوقانی باقی رہیگا اوسکی عوض رکن مستعملہ مفاعیل مضموم اللام کا قائم کرین
غیاث الدین صاحب غیاث اللغات بحوالہ چند رسایل عروض مثل رسالہ ضیاء الدین
خوارزمی و حدائق الشجر رشید وطواط و رسالہ سلمان ساوجی وغیرہ بھی نقص کو مختص ساتھہ
بحر وافر کے فرماتے ہین کہ کف کے مفعولات بضم تاے فوقانی مین اجتماع وقف اور کف کو
کہتے ہین یعنی مفعولات مضموم کی تاے فوقانی کو بسبب وقف کے ساکن کرین اور پھر بوجہ
کف کے اوسکو ساقط کرین تو مفعولا باقی رہیگا اوسکی عوض مفعولن رکن مستعملہ
قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے
اور جس رکن مین یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو مکسوف کہتے ہین مشکل
فاعلاتن متصل مین خبن اور کف کے جمع کرنیکو کہتے ہین یعنی فاعلاتن کے
فا کا الف بہ سبب خبن کے ساقط کرین تو فعلاتن بکسر عین باقی رہیگا بعد ازان

رہجائیگا اور اسی قاعدہ سے فاعلن کا بوجہ اسقاط نون اور اسکان لام فاعل رہیگا
اور متفاعلن کا متفاعل بسکون لام باقی رہیگا چونکہ یہ ہر سہ ارکان ارکان مستعملہ سے
نہین ہین لہذا بجاے مستفعل بسکون لام مفعولن اور بالعوض فاعل کی فعلن
بسکون عین اور بمقام متفاعل فعلاتن بکسر عین استعمال کرتے ہین اور یہ زحاف
بقول نصیر الدین طوسی رکن فاعلاتن متصل مین بھی بعمل مختلف واقع ہوسکتا ہے
یعنی اول فاعلاتن کے سبب خفیف آخر کو حذف کرین اور جب فاعلا باقی رہی تو اوسکی
وتد مجموع آخر یعنی علا کو قطع کرین یعنی اوسکے الف آخر کو ساقط کرکے اوسکی ماقبل
کی حرکت کو ساکن کرین تو فاعل رہجائیگا اوسکی عوض فعلن مسکون العین استعمال کرین
یہ قول شمس الدین فقیر کا بیچ حدایق البلاغت کی مذکور ہے کہ فاعلاتن کو مقطوع اوسکی
سبب خفیف آخر کو کرکے کرین ورنہ فاعلاتن کا فعلن بسکون عین بعمل حذف اور قطع
حاصل ہوسکتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور کامل اور رمل اور متدارک اور بسیط اور مدید
اور سریع اور خفیف اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے اور بحر مجتث مین سواے رکن
فاعلاتن کی اور کسی رکن مین نہین آسکتا کیونکہ مستفع لن اس بحر مین منفصل ہے
اور منفصل کے آخر مین سبب خفیف ہوتا ہے نہ وتد مجموع اور بحر مضارع مین بھی
بوجہ وتد مفروق کے یہ زحاف واقع نہین ہوسکتا کیونکہ یہ خصوصیت وتد مجموع سے
رکھتا ہے نہ سبب یا وتد مفروق سے اور جس رکن کو قطع کرتے ہین اوسکو مقطوع کہتے ہین
قصل[1] متفاعلن مضمر کے مخبون کرنیکو کہتے ہین یعنی اوسکی تا حرفانی کو جو بہ سبب اضمار
کے ساکن ہوچکی ہے خبن کرکے ساقط کردین اسصورت مین متفاعلن کا مفاعلن
رہجائیگا اور یہ مفاعلن مشابہ مستفعلن مخبون سے ہوجاتا ہے جو خبن کرنے سے
مستفعلن رہجاتا ہے اور اوسکی عوض مفاعلن قائم کرتے ہین مگر ان دونون مین
فرق اسقدر ہے کہ مفاعلن موقوص سواے بحر کامل کے اور کسی بحر مین نہین آتا
اور مستفعلن مخبون کا مفاعلن بحر کامل کے اور اکثر بحور مین واقع ہوتا ہے ؛
عقل[2] مفاعلتن معصوب کے مقبوض کرنیکو کہتے ہین اسطرح کہ جب مفاعلتن

ماقبل جو لام ہے اوسکی ساکن کرنیکو اور زجاجی کا یہ قول ہے کہ تشعیث مثل ضبن سبب خفیف رکن اول کی حرف ساکن یعنی فا کے الف کی ساقط کرنیکو اور اوسکے مابعد جو عین متحرک ہے اوسکے ساکن کرنیکو کہتے ہین پس پہلی صورت مین فالاتن اور دوسری صورت مین فاعاتن اور تیسری صورت مین فاعلتن بسکون لام اور چوتھی صورت مین فعلاتن بسکون عین باقی رہتا ہے اور چارون کے عوض مفعولن آسکتا ہے یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور رمل اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین تشعیث واقع ہو اوسکو مشعث کہتے ہین

قصر رکن کی اخیر سے سبب خفیف کی حرف ساکن کی اسقاط کو اور اوسکی ماقبل کی حرکت کی اسکان کو کہتے ہین جیسے مفاعیلن سے نون کو ساقط کرکے اوسکے ماقبل جو لام متحرک ہے اوسکی حرکت کو دور کرین یعنی لام کو مسکون کرین تو مفاعیل بسکون لام باقی رہیگا اور فاعلاتن سے خواہ مستفعل ہو اور خواہ فعفصل اس عمل کے استعمال کرنے سے فاعلات مسکون التاء فوقانی اور فعولن سے اسی قاعدہ کے استعمال سے فعول بسکون لام اور مستفعلن مستفع لن سے باسقاط نون اور اسکان حرکت ماقبل مستفعل باقی رہتا ہے اور چونکہ سوائے مستفعل کے اور جملہ ارکان مزاحف منجملہ ارکان مستعملہ ہین لہذا اون جملہ ارکان کو بدستور قائم رکھکر بجائے مستفعل کے مفعولن کہ ہموزن اوسکا ہے قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور متقارب اور مضارع اور خفیف اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین قصر واقع ہوتا ہے اوس رکن کو مقصور کہتے ہین اور کسی رکن سے یہ زحاف مقصور ہیئت نہین رکھتا قطع رکن کی اخیر سے وتد مجموع کے حرف ساکن کے اسقاط کو اور اوسکے ماقبل کی حرکت کی اسکان کو کہتے ہین پس اگر مستفعلن سے حرف ساکن آخر وتد مجموع کو جو نون ہے ساقط کرین اور اوسکے ماقبل جو لام متحرک ہے اوسکی حرکت دور کرکے اوسکو مسکون کرین تو مستفعل مسکون اللام

دو سبب خفیف قائم ہو سکتے ہین اور جس رکن مین ط واقع ہو اوسکو مطوی کہتے ہین
مگر بعضون کا یہ قول ہے کہ یہ زحاف خصوصیت کسی رکن سے نہین رکھتا جہان
رکن مین دو سبب خفیف ہونگے یعنی اول مین خواہ آخر مین خواہ وسط مین
وہان یہ زحاف مستعمل اور واقع ہو سکتا ہے کف ساتوین حرف ساکن کے
اسقاط کرنیکو کہتے ہین بشرطیکہ وہ حرف ہفتم ساکن سبب خفیف مین واقع ہو
چنانچہ مفاعیلن کی نون کے ساقط کرنے سے مفاعیل بضم لام باقی رہجاتا ہے
اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو اور خواہ منفصل اگر نون حرف ہفتم ساقط
کرین تو فاعلات بضم تاے مثنات فوقانی رہجائگا ان ارکان کی عوض دوسری
رکن قائم نہین کرتی کیونکہ یہ ارکان خود لائق استعمال باقی رہتے ہین یہ زحاف
بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور خفیف اور مجتث اور مضارع مین واقع
ہوتا ہے اور جس رکن مین کف واقع ہوتا ہے اوسکو مکفوف کہتے ہین بعضون
کا یہ قول ہے کہ یہ زحاف کسی رکن سے خصوصیت نہین رکھتا جس رکن مین
حرف ہفتم ساکن سبب خفیف مین ہوگا اوسمین یہ واقع ہو سکتا ہے قبض حرف
پنجم ساکن کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین چنانچہ مفاعیلن سے حرف پنجم ساکن
کہ یاے تحتانی ہے اگر ساقط کیا جاے تو مفاعلن باقی رہیگا اور اسیطرح فعولن
سے جو نون ساقط کرین تو فعول بضم لام باقی رہیگا اسکی عوض کوئی دوسرا رکن
قائم نہین کرتے کیونکہ یہ دونون رکن ارکان مستعملہ سے ہین اور یہ زحاف
بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن
مین قبض واقع ہوتا ہے اوس رکن کو مقبوض کہتے ہین تشعیث
کی وتد مجموع کی حرف متحرک کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین مگر اس حرف متحرک مین
اختلاف راے ہے بعضون کی نزدیک صین ساقط ہوتا ہے اور بعضونکا یہ قول ہے
کہ لام کا اسقاط ہوتا ہے اور بعض بالکل اس سے مختلف الراے ہوکر بیان کرتے ہین
کہ تشعیث وتد مجموع کی حرف ساکن یعنی الف کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین اور اوسکی

مین اور جس رکن مین یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو موقوف کہتے ہین خبن
رکن اول کی سبب خفیف کی حرف ساکن کو ساقط کرنیکو کہتے ہین پس جب
فاعلن سے الف ساکن سبب خفیف اول کا اسقاط ہوا تو فعلن بکسر عین
باقی رہیگا اور فاعلاتن متصل سے اس عمل کے کرنے سے فعلاتن بکسر عین
اور مستفعلن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل حرف سین مہملہ کہ حرف ساکن
سبب اول کا ہے ساقط ہوا تو متفعلن باقی رہیگا اوسکی عوض مفاعلن رکن
مستعملہ قائم کرینگے اور مفعولات سے جب حرف فاکہ حرف ساکن سبب اول کا
ہی ساقط کرینگے تو معولات باقی رہیگا اوسکی عوض فعولات قائم کرینگے
اور مفاعیل بھی اوسکی جگہ قائم ہو سکتا ہے لیکن فاع لاتن منفصل مین
خبن نہین آسکتا کیونکہ رکن اول اسکا وتد مفروق ہے اور یہ زحاف خصوصیت
سبب خفیف سے رکھتا ہے جو رکن اول مین ہو اور یہ زحاف بحر رمل اور
رجز اور مدید اور بسیط اور متدارک اور سریع اور خفیف اور منسرح اور
مجتث اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین یہ زحاف واقع
ہوتا ہے اوسکو مخبون کہتے ہین طے رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھی حرف
ساکن کی اسقاط کرنیکو کہتے ہین چنانچہ مستفعلن کے فا کی ساقط کرنے سے
متعلن باقی رہتا ہے اوسکی جگہ مفتعلن رکھا گیا اور مفعولات بضم تاء فوقانی
کی حرف واو کے ساقط کرنے سے مفعلات بضم عین باقی رہیگا اوسکی عوض فاعلات
بضم تاء مثنات فوقانیہ قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر بسیط اور رجز اور سریع اور
منسرح اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے اور بحر خفیف اور مجتث مین واقع
نہین ہوتا کیونکہ ان دونون بحورمین مس تفع لن منفصل ہے اور حرف چہارم
ساکن وتد مفروق مین آگیا ہے نہ سبب خفیف مین اور اس زحاف کیواسطے
حرف چہارم ساکن دو سبب خفیف کا ہونا چاہیے اور یہ زحاف بحر کامل مضمر
مین بھی واقع ہو سکتا ہے کیونکہ بحر کامل کی مضمر ہونے سے رکن اول مین

جو تیر کہ نشانہ پر نہ لگے اوسکو عجمی تیر زاحف اور عربی السہم الزاحف کہتے ہین اور علم عروض مین اوس اصطلاح سے مراد ہے جو تغیرات ارکان بحور مین واقع ہون کیونکہ جو تغیرات واقع ہوئی تو گویا وہ بحر بھی جسمین تغیرات واقع ہوئی اپنی اصل سے دور گر گئی اور جس رکن مین زحاف واقع ہو اوسکو مزاحف بضم میم اور فتح حاء حطی کہتے ہین الغرض یہ تغیرات تین طرح پر ہوتے ہین ساتھ کم کرنے یا زیادہ کرنے حرف کی اور یا ساتھ تسکین حرف متحرک کی

فائدہ واضح ہو کہ عروضی لفظ زحف مفرد مستعمل نہین کرتے بلکہ بجاے مفرد بھی لفظ جمع کا مین لاتے ہین جمع زحف کی ازاحیف اور زحافات ہین مگر کثرت استعمال مین لفظ زحافات کا ہے اور زحافات بحور اصلی پینتیس یعنی سی و پانچ ہین مگر چند اور ترکیب پیدا ہوتی ہین منجملہ انکی بعضے ایسے ہین جو خاص ایک رکن مین واقع ہوتی ہین اور بعض کئی ارکان مین وہ زحافات یہ ہین اضمار متفاعلن کی تا ساکن فوقانی کی ساکن کرنیکو کہتے ہین اور چونکہ متفاعلن بسکون تا مستعمل نہین ہے اسواسطے اوسکی جگہ مستفعلن کہ ہم وزن اوسکی ہے قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر کامل سے مخصوص ہے کیونکہ متفاعلن سواے بحر کامل کے اور کسی بحر مین نہین آتا اور جس رکن مین اضمار واقع ہوتا ہے اوسکو مضمر بضم میم اول و کسر میم ثانی کہتے ہین یہ بحر مسدس بھی ہوتی ہے عصب مفاعلتن کی تسکین لام کو کہتے ہین اور چونکہ مفاعلتن بسکون لام مستعمل نہین ہے لہذا بجاے اوسکی مفاعیلن کہ ہموزن اوسکی ہے قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر وافر سے مخصوص ہے کیونکہ مفاعلتن سواے بحر وافر کے اور کسی بحر مین واقع نہین ہوتا اور جس رکن مین عصب واقع ہوتا ہے اوسکو معصوب کہتے ہین یہ بحر مسدس اور مربع بھی ہوتی ہے یعنی چھ ارکان اور چار ارکان کی وقف مفعولات بضم تا ساکن فوقانی کی تا آخیر کی ساکن کرنیکو کہتے ہین اور بجاے اوسکی مفعولان قائم کرتے ہین یہ زحاف تین بحور مین واقع ہوتا ہے یعنی بحر سریع اور بحر منسرح اور بحر مقتضب

یان زحاف بحر مین ۱۲

اضمار بالکسر لاعرکرون سب ۱۲

عصب بالفتح بعض معلم وبسکون حاء ومعلمن فاے بعض کتب کی خطا ہے اور بعض کتب مین بسکون لام بھی ہے ۱۲

وقف بالفتح بعض بسکون قاف ۱۲

اور اگر علن کی عین سے شروع کرو اور علن مفتعلن فاعلات مفت بروزن مفاعیل مفاعیل فاعلات کہو تو بحر قریب مقصور ہوئی اور ارکان سالم اسکے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہین قصر کا ذکر اوپر آچکا ہے اور اگر تاء مفتعلن ثانی سے شروع کرو اور کہو تعلن فاعلات مفتعلن مف بروزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن تو بحر خفیف مخبون ہوئی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہین اسمین مس تفع لن منفصل ہے خبن کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے اور اگر لام سے کہ بیچ فاعلات کے ہے شروع کرو اور کہو لات مفتعلن مفتعلن فاع بروزن فاعلات مفاعیل مفاعیل تو بحر مشاکل مقصود ہوئی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہین

فائدہ واضح ہو کہ اس دائرہ کو صاحب حدایق البلاغت اور عروض سیفی اور میعار الاشعار نے شامل دائرہ مشتبہ اولین کیا ہے مگر صاحب شجرۃ العروض اس دائرہ کا نام منتزعہ تحریر فرماتے ہین بوجہ نزع باہمی ارکان کے ٭ پوشیدہ نرہے کہ یہ دائرہ شامل دائرہ مشتبہ اولین ہو سکتا ہی مگر اسوجہ سے اسکو علیحدہ تحریر کیا کہ بحور دائرہ مشتبہ اولین مثمن ہین اور اس دائرہ کی بحور مسدس الاصل ہین ورنہ ایکہی دائرہ ہونا مناسب تھا

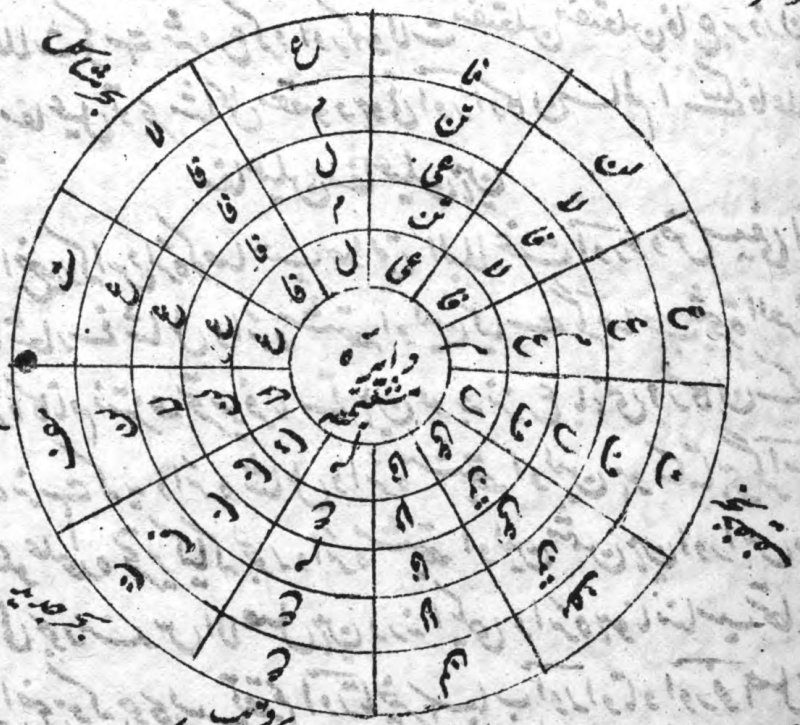
فائدہ واضح ہو کہ جو بحور بسبب تقدیم اور تاخیر اسباب اور اوتاد اور فواصل کے ایک صورت سے دوسری صورت مین ہو جاتی ہین جیسا ہر ایک دائرہ مین مذکور ہوا ہے اسکو اصطلاح عروضیان مین فک بحور کہتے ہین اور لغت مین فک بالفتح والتشدید معنی جدا کردن دو چیز بہم درشدہ از یکدگر کی ہین اور اوسکو تفکیک یا انفکاک بحر بھی کہتے ہین

اب بیان زحافات کا کیا جاتا ہی

واضح ہو کہ زحاف بکسر زای معجمہ جمع زحف بالفتح زای بالفظ وسکون حاء حطی کی ہی اور لغت مین زحف کے معنی ایک چیز کی اپنی اصل سے دور گرنیکے ہین چنانچہ

اور ارکان سالم اسکے مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ہی بوجہ طی کے جیسا اوپر مذکور ہوا ہے مستفعلن کا متفعلن ہوا اور اس دائرہ کو شبہ بکسر ہای موجدہ کہتے ہین اسوجہ سے کہ فاع لاتن اور مس تفع لن منفصل اور فا علاتن مستفعلن متصل مین اشتباہ ہوتا ہے بعضے اس دائرہ کو وتد کہتے ہین کیونکہ سوای بحور دائرہ ہذا اور کسی مین وتد مفروق واقع نہین ہوتا

بحر سریع اور خفیف اور جدید اور قریب اور مشاکل اس ایک دائرہ سے ہین



مثلاً مفتعلن مفتعلن فاعلات کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اور مف سے شروع کرو اور کہو مفتعلن مفتعلن فاعلات تو بحر سریع مطوی ہوگی اور ارکان سالم اوسکی مستفعلن مستفعلن مفعولات ہین اور اگر ت سے شروع کرو اور فعلن مفتعلن فاعلات مف بروزن فعلاتن فعلاتن مفاعلن کہو تو بحر جدید مخبون ہوئی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہین بوجہ خبن سبب اول کے ہر رکن کے حرف ساکن کو ساقط کیا تو فاعلاتن کا فعلاتن اور مستفعلن کا متفعلن رہا بجاے اوسکے مفاعلن رکن مستعمل رکھا گیا



مثلاً مفاعیل بسکون لام و فاعلات بسکون تا سے فوقانی کہ ارکان مزاحف ہیں دوبار علیحدہ علیحدہ اوپر خط دائرہ کے تحریر کرو اگر میم سے شروع کرو اور کہو مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات تو بحر مضارع مقصور ہوگی اور وزن سالم اسکا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفصل ہے بوجہ قصر کے سبب خفیف ارکان آخر کا حرف آخر ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی ساکن ہوئی اور اگر عی سے شروع کرو اور کہو عیل فاعلات مفاعیل فاعلات مفا بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن تو بحر مقتضب مطوی ہوا اور رکن سالم اسکے مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے بوجہ طے کے مستفعلن کا فہ ساقط ہوا تو مستعلن رہا اوسکی عوض مفتعلن کلمہ مستعملہ رکھا گیا اور اگر لام سے شروع کرو اور کہو ل فاعلات مفاعی ل فاعلات مفاعی بروزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن تو بحر مجتث مخبون ہوا اور رکن سالم اسکے مستفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہیں اسمیں مس تفع لن منفصلہ ہے اور اگر فاع لات کے لام سے شروع کرو اور کہو لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع بروزن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات تو بحر منسرح مطوی ہوئی

ارکان دونون بحورمین ہے اس معنی سی کہ دونون سباعی ہین یعنی ہفت حرفی
اور مرکب وتد مجموع اور فاصلہ صغری سے اور بعض اس دائرہ کو متفقہ بھی
کہتے ہین کیونکہ معنی اتفاق اور ائتلاف کے قریب قریب ہین
یہان تک بیان بحور مفردہ کا ہو چکا اب بیان بحور مرکب کا کیا جاتا ہی ؛

بحر طویل اور مدید اور بسیط اس ایک دائرہ سی ہین



مثلاً فعولن مفاعیلن کو دوبار اوپر خط دائرہ کے لکھو اور فعولن سے شروع کرو اور دوبار
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن کہو تو بحر طویل ہوگی اور اگر فعولن کی لن سی شروع کرو
اور کہو لن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعو کہ بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
ہے تو بحر مدید ہوگی اور اگر عی سے شروع کرو اور کہو عی لن فعولن مفاعی
لن فعولن مفا تو بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ہوا اور یہ بحر بسیط ہے
اور اس دائرہ کا نام مختلفہ بکسر لام اسوجہ رکھا ہے کہ ان بحور کے ارکان مین
اختلاف ہے بعضے خماسی ہین اور بعضی سباعی اور بعض عروضی کا یہ قول ہے
کہ چونکہ ارکان سباعی ان بحور کے مختلف ہین اسوجہ سے اس دائرہ کو مختلفہ
کہتے ہین اور بعض اس دائرہ کو مختلفہ بفتح لام کہتے ہین شاید باعتبار صفت
ارکان یعنی اختلاف کردہ شدہ

بحر مضارع اور مقتضب اور مجتث اور منسرح اس ایک دائرہ سے ہین

مستفعلن مستفعلن چار بار ہوگا اور یہ بحر رجز ہے اور اگر لن سے شروع کرو اور کہو
لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن چار بار ہوگا اور یہ بحر رمل ہے اس دایرہ کو مجتلبہ بفتح لام اس جہت
سے کہتے ہین کہ لغت مین اجتلاب کی معنی ایک چیز کو دوسری جگہ سے لانیکے ہین
اور ان تینون بحور مین ارکان بحور دائرہ مختلفہ سے لائے ہین یعنی مفاعیلن بحر
طویل سے اور مستفعلن بحر بسیط سے اور فاعلاتن بحر مدید سے اور بعضے مجتلبہ
بفتح لام کو صفت ارکان کی بیان کرتے ہین یعنی یہ ارکان کشیدہ شدہ ہین اور بحور سے
اور بعض کا یہ قول ہے کہ جلب بسکون لام لغت مین کثرت اور بہت کو کہتے ہین اور
چونکہ ان تینون بحور کی اقسام تغیرات بہت ہین اس مناسبت سے اس دائرہ کا نام
مجتلبہ رکھا ہے اور عجمی اسکو ساتھہ نام مؤتلفہ کے بھی تعبیر کرتے ہین اور وجہ یہ بیان
کرتی ہین کہ ان تینون ارکان مین ایک الفت اور موافقت باہم پائی جاتی ہے

بحر کامل اور وافر اس ایک دائرہ سے ہین



مثلاً چار بار متفاعلن کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اور متفاعلن سے شروع کرو
اور کہو متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن چار بار تو بحر کامل ہوگی اور اگر
علن سے شروع کرو اور کہو علن متفا علن متفاعلن متفاعلن بروزن مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن چار بار تو بحر وافر ہوگی

اور اس دائرہ کا نام مؤتلفہ بکسر لام اسواسطے رکھا گیا کہ اتفاق اور ایتلاف باہم

مثلاً فعولن کو چار بار اوپر خط دائرہ کے تحریر کرو پس اگر فعولن سے شروع کرو اور کہو فعولن فعولن فعولن فعولن تو بحر متقارب ہوگی اور اگر لن سے شروع کرو اور کہو لن فعولن فعولن فعولن فعو اور چونکہ لن فعو ارکان معینہ مین سے کوئی رکن نہین ہی لہذا اوسکے عوض الفاظ معینہ اور مانوسہ مین سے لانا ضرور ہوا جو ہموزن اوسکی ہو اور وہ فاعلن ہے پس فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن چار بار ہوا یہ بحر متدارک ہی اور بحیثیت ارکان اس دائرہ کا نام دائرہ متفقہ بکسر فا ہی اسوجہ سے کہ ارکان دونون بحور کے متفق ساتھہ ایک دوسری کے ہین یعنی خماسی ہین اور مرکب وتد مجموع اور سبب خفیف سے بعض عروضی اس دائرہ کو ساتھہ نام مشتبہ کے بھی تعبیر کرتے ہین یعنی تشبیہ مگر چونکہ مصنف حدایق البلاغت اور رسیعار الاشعار اور عروض صیغی نیچ نام متفقہ کی متفق الرای ہین لہذا یہ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے اور مصنف شجرۃ العروض نے اس دائرہ کو ساتھہ نام منتزعہ کے لکھا ہے اور وجہ یہ تحریر کی ہے کہ باہم ارکان مین نزع ہے یعنی ایک مین وتد مجموع اول ہے اور سبب بعد اوسکے اور دوسری مین سبب خفیف اول ہے اور وتد بعد ازان فافہم

ف بیان اقوال حدایق البلاغت ورسیعار الاشعار مین دائرہ متفقہ

بحر ہزج اور رجز اور رمل اس ایک دائرہ سے ہین



مثلاً چار بار مفاعیلن کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اگر مفا سے شروع کرو تو مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن چار بار ہوگا اور یہ بحر ہزج ہے اور اگر عیلن سے شروع کرو اور کہو عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا یہ بروزن مستفعلن مستفعلن

اور مشاکل اور یہ تینون شعرای عجم سے خصوصیت رکھتے ہین بہرکیف یہ تینون بحور شامل ہوکر اونیس[۱۹] بحور ہوئین منجملہ انکے بعض بحور ایک رکن کی تکرار سی حاصل ہوتی ہین اور جنکو مفرد کہتے ہین وہ یہ ہین ہزج رجز رمل کامل وافر متقارب متدارک۔ اور بعض دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتی ہین اور جنکو مرکب کہتے ہین وہ یہ ہین طویل مدید بسیط سریع خفیف مجتث منسرح مضارع مقتضب جدید قریب مشاکل۔ منجملہ انکے پانچ بحور موضوع عرب ہین یعنی کامل وافر طویل مدید اور بسیط اور فارسیون نے بحر کامل اور وافر کو ثمین کیا ہے اور تین بحور یعنی جدید قریب اور مشاکل موضوع عجم مسدس الاصل ہین اور باقی گیارہ بحور مشترکہ عرب اور عجم ہین اور منجملہ انکے دو بحور سریع اور خفیف مسدس ہین اور باقی ثمین کہتی ہین کہ بحر جدید کا مخترع بزرجمہر وزیر نوشیروان ہی اور اس بحر کو غریب بھی کہتے ہین اور بحر قریب کو مولانا یوسف عروضی نیشاپوری نے اختراع کیا ہی یہ شخص وہ ہے جسنے اول علم عروض فارسی مین تصنیف کیا تھا

فائدہ جاننا چاہیی کہ منجملہ بحور مفردہ کی بحر ہزج مین چار بار مفاعیلن اور بحر رجز مین چار بار مستفعلن اور بحر رمل مین چار بار فاعلاتن اور بحر کامل مین چار بار متفاعلن اور بحر وافر مین چار بار مفاعلتن اور بحر متقارب مین چار بار فعولن اور بحر متدارک مین چار بار فاعلن ہے بابت تسہیل تفہیم کے عروضیون نے بحور نوزدہ گانہ کو دوایر مین منقسم کیا ہے اور ہر دائرہ کا ایک نام قرار دیا ہی

چنانچہ متقارب اور متدارک اس ایک دایرہ سی ہین



بیان بحور اہل فارس

بیان قول مولانا یوسف نیشاپوری و بزرجمہر وزیر نوشیروان

تو دو سبب سے مرکب ہے اور اگر پنج حرفی ہو تو ایک سبب اور ایک وتد سے ترکیب دیا گیا ہے

فائدہ اب ارکان کے اجزا مذکورہ بالا سے مرکب ہونے کا بیان کیا جاتا ہے

پوشیدہ نہ رہے کہ فعولن مین اول وتد مجموع اور سن بعد سبب خفیف واقع ہے اور فاعلن مین اسکا عکس یعنی سبب خفیف اول اور وتد مجموع بعد ازان اور مفاعیلن مین اول وتد مجموع اور بعد ازان دو سبب خفیف اور مستفعلن متصل مین دو سبب خفیف اول اور وتد مجموع بعد ازان یعنی عکس مفاعیلن کا اور فاعلاتن مین اول سبب خفیف سن بعد وتد مجموع بعدہ سبب خفیف ثانی یعنی دو سبب خفیف کے بیچ مین ایک وتد مجموع واقع ہے اور مفاعلتن مین اول وتد مجموع اور بعد ازان فاصلہ صغرے یا دو سبب ثقیل اور خفیف ایک بعد دوسرے کے اور متفاعلن مین فاصلہ صغریٰ یا دو سبب ثقیل اور خفیف اول مین اور بعد اوسکے وتد مجموع یہ عکس اپنے ماقبل مفاعلتن کا ہے اور مفعولات بضم تا ے ثمنات فوقانی مین دو سبب خفیف اول اور وتد مفروق بعد ازان اور فاع لاتن منفصل مین عکس اسکا یعنی وتد مفروق اول اور دو سبب خفیف بعد ازان اور مستفع لن منفصل مین ایک سبب خفیف اول اور ایک آخر مین اور بیچ مین وتد مفروق واقع ہے

واضح ہو کہ خلیل ابن احمد کو جو اس فن کا اوستاد تھا دریافت ہوا کہ اشعار عرب پندرہ ۱۵ بحور مین موزون ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے طویل ۱ مدید ۲ بسیط ۳ کامل ۴ وافر ۵ ہزج ۶ رمل ۷ رجز ۸ منسرح ۹ مضارع ۱۰ سریع ۱۱ خفیف ۱۲ مجتث ۱۳ مقتضب ۱۴ تقارب ۱۵ بعد ازان ابوالحسن اخفش نے سولھوین بحر ایجاد کی اور اوسکا نام متدارک رکھا منجملہ انکے بحر طویل مدید بسیط وافر اور کامل مخصوص عرب کی ہین اور امین شعرائے عجم بوجہ نامطبوع اور نامرغوب ہونیکے شعر کمتر کہتے ہین

بعد از خلیل ابن احمد کے تین ۳ بحور اور ایجاد ہوین وہ یہ ہین جدید ۱ قریب ۲

سبب خفیف کہتے ہین مثلاً گر اور بر اور اگر دونون حرف متحرک ہون تو اوسکو سبب
ثقیل کہین گے جیسے حلبی کے دو حرف اول یعنی حا حطی اور لام اول کو خفیف اسوجہ
سے کہتی ہین کہ وہ تلفظ مین ساتھہ سبکی اور آسانی کے آتا ہے برعکس دوسری یعنی
ثقیل کی جو خیلی گران تلفظ مین معلوم ہوتا ہے اور لغت مین بھی خفیف کے معنی
سبک اور ثقیل کے معنی گران کے ہین اور وتد سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہین اگر دو حرف
اول اوسکے متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے اگر اور سفر مین تو اوسکو وتد مفروق
کہتے ہین اور وتد مجموع بھی اسیکا نام ہے اور اگر حرف اول اور حرف آخر متحرک ہو
اور حرف میانہ ساکن تو اوسکو وتد مفروق کہینگے جیسے برہمن کی تین حروف اول مین
باے موحدہ متحرک ہے اور رائے مہملہ ساکن اور پھر ہاے ہوز متحرک ہے اور اول کو
وتد مجموع یا مقرون اسواسطے کہتے ہین کہ اوسکے دو حرف متحرک باہمدگر پیوستہ
اور مجتمع ہین اور لغت مین مجموع کے معنی جمع کردہ شدہ کے اور مقرون کے
معنی پیوستہ کے ہین اور دوسریکو مفروق اسواسطے کہا کہ اوسکے حروف متحرک
متفرق ہین اور لغت مین مفروق فرق شدہ کو کہتے ہین اور فاصلہ چار حرفی یا پنج حرفی
کلمہ کو کہتے ہین اسمین اگر تین حروف اول متحرک ہون اور چوتھا حرف ساکن
تو اوسکو فاصلہ صغرا کہینگے جیسے حلبی مین اور اگر چار حروف اول متحرک ہون اور
پنجم ساکن تو اوسکو فاصلہ کبرا کہتے ہین جیسے لفظ متحرک مین چہار حروف
اولین متحرک ہین اور پنجمی ساکن اور چونکہ لغت مین صغری کے معنی خرد کے ہین اور
کبرے کے معنی بزرگ لہذا کلمہ چار حرفی کو صغری اور پنج حرفی کو کبری کہا مگر ابراہیم
بن عبد الرحیم عروضی نے کلمہ چہار حرفی کو فاصلہ بصاد مہملہ اور کلمہ پنج حرفی کو فاصلہ بضاد
معجمہ لکھا ہے اسوجہ سے کہ کلمہ پنج حرفی کلمہ چہار حرفی سے ایک حرف زائد ہوتا ہے
اور فضل کے معنی لغت مین افزون کرنیکے ہین اور ابن خباز کہتا ہے کہ دونون کو فاصلہ
بضاد معجمہ کہنا لازم ہے اور واسطے تفریق کے فرق صغری اور کبری کا کافی ہے
اور بعض عروضی کا یہ قول ہے کہ فاصلہ کوئی علیحدہ جزو نہین ہے اگر چار حرفی ہے

ف بیان مفروق و مقرون

ف بحث لفظ فاصلہ مین

اور اختتام اس جزو یعنی عروض پر منحصر ہے کیونکہ جبتک یہ جزو قائم نہین ہوتا اوسوقت تک یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ یہ شعر کس بحر مین ہے اور معنی اوسکے کیا ہونگے آور مصرع دوم کے جزو اول کو واسطہ فرق کرنے درمیان جزو اول مصرع اول اور جزو اول مصرع ثانی کے جزو اول مصرعہ دوم کا نام ابتدا رکھا اور ابتداء کے معنی شروع کے ہین غرض یہ کہ اس جزو سے شروع شعر ہوتا ہے اور چونکہ جزو اول مصرعہ اول کو توصد رکہا اور یہ جزو بھی اوسی قبیل سے ہے تو سوائے ابتدا کی اور کوئی لفظ مناسب واسطے جزو اول مصرعۂ ثانی کے مناسب متصور نہین ہوتا اور مصرعہ ثانی کے جزو آخر کو ضرب اسواسطے کہا کہ ضرب کے معنی مانند کے ہین جیسے ضرب المثل مین یعنی یہ بھی مثل جزو آخر مصرعہ اول کے ردیف اور قافیہ مین ہے

بیان وزن

فائدہ اب جاننا چاہیے کہ جس وزن مین بیت ہوتی ہے اوسکو بحر کہتے ہین اور جیسی بحر یعنی دریا مین سے امواج پیدا ہوتی ہین اوسیطرح بحر شعر مین سے بھی بوجہ زحافات کی شعبہ پیدا ہوتے ہین ان زحافون کا حال آیندہ لکھا جائیگا اور ایک وجہ شبہہ یہ بھی ہے کہ جیسے بحر مین سے دُر و گوہر نکلتے ہین اوسی طرح بحر شعر مین سے بھی دُر و گوہر معنی پیدا ہوتے ہین

بیان ارکان

فائدہ اب بحر کا حال لکھا جاتا ہے کہ جن لفظون سے بحر مرکب ہوتی ہے اونکو اصول اور ارکان اور اجزا اور چند اور نامون سے مشہور کرتے ہین یہ ارکان دس ہین دو رکن پانچ حرفی اور آٹھ رکن سات حرفی دو ارکان پنج حرفی یہ ہین فعولن اور فاعلن اور آٹھ ہفت حرفی یہ ہین مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بضم تای فوقانی بغیر تنوین اور منجملہ انکے دو ارکان ایسے ہین جنکا مستفصل ہی یعنی جدا اپنی وتد سے لکھا جاتا ہے جیسے فاع لاتن اور مستفع لن مین اسکا ذکر آیندہ مذکور ہوگا

فائدہ واضح ہو کہ ترکیب ارکان کی تین جزو پر منحصر ہے یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ سبب دو حرفی کلمہ کو کہتے ہین اور اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اوسکو

رکھتا ہو مگر قافیہ اوسکا جداگانہ قافیہ غزل سے ہو اور یہ شعر ہر ایک غزل کے بعد ایسی موقع سے آوے کہ مضمون بالا سے مربوط ہو ترکیب بند بھی مثل ترجیع بند کے اجتماع غزلہائے متعدد کا ہوتا ہی مگر فرق اسقدر ہی کہ ترجیع بند مین ایکہی شعر بند کا ہر غزل کے آخر مین آتا ہی اور ترکیب بند مین وہ شعر ہر غزل کی آخر مین جداگانہ ہوتا ہی مستزاد اوسکو کہتے ہین جسکے ہر مصرعہ کی بعد ایک فقرہ نثر مسجع کا آوے اور یہ ضرور نہین کہ معنی اوس شعر کی بغیر اوسکے ختم ہون مگر یہ لازم ہی کہ معنی اوس فقرہ کی مصرعہ قبل کی معنی کی ساتھ مربوط ہون مسمط اوسکو کہتے ہین کہ چند مصرعہ ہموزن اور مختلف القافیہ بہم ہون اگر مصراع اوسکے طاق ہون تو مطلع اوسکا ہم قافیہ ہوگا اور دیگر مصاریع اول بھی ہم قافیہ ہونگے اور آخر کا مصرعہ بھی متفق ساتھ قافیہ بند اول کے ہوگا اور اگر مصاریع جفت ہون تو مصراع اول ہم قافیہ ہونگے اور دو مصراع آخر قافیہ مختلف کے ہونگے اور مربع مین مطلع ہم قافیہ ہوتا ہے اور باقی بندون مین سہ مصراع ایک قافیہ کے اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ بند اول کے ہوتا ہے اور چونکہ تعداد ان مصاریع کی تین سے کم اور اوس سے زائد نہین ہوتی لہذا مسمط کو آٹھ قسم پر منقسم کیا ہے وہ یہ ہین ۵ مثلث مربع مخمس مسدس ۵ مسبع مثمن متسع معشر ۵

فائدہ واضح ہو کہ ہر کلام کے اول شعر کو مطلع کہتے ہین اور شعر ثانی کو حسن مطلع اور شعر آخر کو مقطع اور اسی شعر آخر مین شاعر اپنا تخلص مذکور کرتا ہے اور اول مصرعہ جزو اول کو صدر اور اوسکے جزو آخر کو عروض کہتے ہین اور دوسرے مصرعہ کی جزو اول کو مطلع یا ابتدا اور اوسکی جزو آخر کو ضرب یا عجز بولتے ہین اور باقی ماندہ اجزا سے شعر کو جو درمیان ان چارون اجزا کے واقع ہوتے ہین حشو کہتے ہین بعض کا یہ قول ہے کہ چونکہ اس فن مین عروض کا بہت ذکر ہوتا ہے لہذا اس فن کا نام بھی عروض رکھا ہے فائدہ واضح ہو کہ مصرعہ اول کی جزو اول کو صدر اسواسطے کہا ہی کہ صدر کے معنی اول کے ہین اور اوسکے جزو اخیر کو عروض اسوجہ سے کہا کہ عروض کے معنی لغت مین ستون کے ہین اور جیسے استحکام بیت یعنی گھر ستون سے ہوتا ہے ویسے ہی شعر کی مضبوطی

اور بعض کا یہ قول ہے کہ موجد شعر زبان عربی یعرب بن قحطان تھا اور قحطان فرزندان حضرت نوح مین سے تھے اور زبان فارسی مین اول شعر بہرام گور نے کہا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ اول اختراع شعر فارسی ابو حفص سغدی سے ہے اور قصیدہ کی ایجاد رودکی شاعر سے ہے

فائدہ واضح ہو کہ شعر کی نو قسم ہین فرد رباعی غزل قصیدہ قطعہ مثنوی ترجیع بند ترکیب بند مستزاد مسمط فرد اوسکو کہتے ہین جو دو مصرع رکھتا ہو مگر قید قافیہ دار ہونیکی اسمین نہین ہے رباعی اوسکو کہتے ہین جسکے چار مصراع ہون اور دوسرا اول کے اور چوتھا مصرع قافیہ دار ہون اور تیسرے مصرعہ کے قافیہ دار ہونیکی ضرورت نہین ہوتی مگر بعضے بعضی شاعرون نے چارون مصراع رباعی کو مقفی کہا ہے اور اوزان رباعی کے معین ہین اونکے سوا اور وزن مین رباعی نہین کہتے ہین غزل چند اشعار ہموزن اور قافیہ دار کو کہتے ہین اور شعر اول کے ہر دو مصراع مین قافیہ ہوتا ہے اور باقی اشعار کا مصرع ثانی قافیہ دار ہوتا ہے سابق ایام مین غزل محدود پانچ شعر بیس ۲۰ شعر تک تھی مگر اب نو ۹ شعر سے اونیس ۱۹ شعر تک حد اوسکی شمار کرتے ہین قصیدہ بھی مثل غزل کی ہوتا ہے مگر تعداد اشعار مین فرق رکھتا ہے یعنی اقل مرتبہ اشعار قصیدہ زیادہ تعداد اشعار غزل سے ہوتی ہین اور اوسکے اشعار کا اندازہ نہین ہے جسقدر چاہین کہین کوئی حد اشعار قصیدہ کی محدود نہین ہے قطعہ بھی مثل غزل اور قصیدہ کے ہوتا ہے کبھی اوسمین مطلع بھی کہتے ہین مگر اکثر بی مطلع ہوتا ہے اور اوسکی بھی تعداد معین نہین ہے مگر دو بیت سے کمتر کبھی نہین ہوتا مثنوی سے مراد اشعار کثیرہ سے ہے جو ایک وزن مین ہون مگر ہر ایک شعر اوسکا جدا جدا قافیہ رکھتا ہو ترجیع بند اوسکو کہتے ہین جسمین چند غزل مجتمع ہون اور سب کا وزن ایک ہو مگر قافیہ جداگانہ ہر ایک غزل کا ہو اور ہر ایک غزل کے آخر مین مقطعہ نہو مگر غزل اخیر کے آخر مین اور ہر ایک غزل کے آخر مین ایک شعر ایسا ہو کہ ربط غزل بالا سے

آویگا تو بجاے ساکن کے شمار کیا جائیگا اور ساقط نہوگا اور بعض موقع پہ الف مکتوبی بھی
ساقط ہوجاتا ہے اور تلفظ مین نہین آتا یعنی جب اوسکا اتصال اپنے ماقبل کی حرف
ساکن سے ہو اوس صورت مین یہ الف تقطیع مین ساقط ہوجاتا ہے اور اوسکا ماقبل
حرف ساکن متحرک ہوکر تلفظ فتحہ کا دیتا ہے جیسے شب است این بروزن مفاعیل اور
تقطیع مین اسطرح لکھا جائیگا شبسین اور اسطرح واو بھی مکتوبی ہوتا ہی اور تلفظ مین
نہین آتا اور اپنے ماقبل حرف ساکن سے ملکر ساقط ہوجاتا ہے اور اوسکا ماقبل حرف
ساکن حرکت ضمہ کی حاصل کرتا ہے جیسے دل وجانم بروزن فعلاتن اور ہاے ہوز
مکتوبی بھی اسیطرح ملفوظی نہین ہوتا اور تقطیع مین لکھا نہین جاتا اور اپنی ماقبل
کی حرف کا متحرک ہونا ظاہر کرتا ہے جیسے گریہ کردم یا خندہ کردم بروزن فاعلاتن ہے
اور تقطیع مین اسطرح لکھا جائیگا گریی کردم اور خندکردم اور اسی قسم کا کہ اوپر
کا ہاے ہوز بھی ہے اور یا و نحتانی بھی جسکے ماقبل حرف متحرک ہو اور یا بعد الف
متحرک آوے وہ بھی تقطیع مین لکھا نہین جاتا اور ساقط ہوجاتا ہے اور بعض
ایسے موقع پر یہ خیال کرتے ہین کہ یاے تحتانی ساقط نہین ہوتی بلکہ الف متحرک جو
مابعد اوسکے ہے تقطیع مین تسطیر نہین ہوتا مگر یہ خیال اونکا قابل وثوق کی چیز کے
پایا نہین جاتا کیونکہ اکثر کتب مین جہان کہین ذکر یاے تحتانی مکتوبی غیر ملفوظی کا ہے
وہان صرف تین حرف مثالیہ درج دیکھے یعنی فی وچ وکی اگر سوا اسکے
اور بھی کسی کلمہ مین اس قسم کی یاے تحتانی ہوتی تو یہ ضرور تھا کہ کتب مختلف مین
جہان کہین اسکا ذکر آوے یہ ہی تین مثالین درج ہون اس سے پایا ہی کہ یہ ہی
تین کلمہ ایسے ہین جنمین یاے تحتانی مکتوبی ہے اور ملفوظی نہین ہے پس مثال
مذکورہ بالا مین الف ساقط ہوتا ہے نہ یاے تحتانی

فائدہ اب جاننا چاہیے کہ اصحاب تواریخ لکھتے ہین کہ اول شعر جسنے کہا تھا حضرت آدم تھے
اور اونہون نے مرثیہ ہابیل کے قتل ہونے پر کہا تھا جب ہابیل کو قابیل نے
قتل کیا تھا مگر یہ زبان سریانی مین ہوگا کیونکہ حضرت آدم کی زبان سریانی تھی

اور جو کلام کسی بحر مین آوے اوسکو موزون کہتے ہین اور جو کسی بحر مین نہ آوے اوسکو
ناموزون کہتے ہین کیونکہ وہ کسی بحر کی میزان مین تولا نہین جاتا اس وزن کرنیکو اصطلاح
شعرا تقطیع کہتے ہین اور لغت مین تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنیکے ہین اور اصطلاح
شعرا مین قطع کرنا سخن کا موافق ارکان اوس بحر کی جسمین وہ ہو تقطیع کرنا کہلاتا ہی اور
تقطیع کرنمین عدد حروف کے اور اونکی حرکت اور سکون لیا جاتا ہی مگر بہ خصوصیت
حرکات کی نہین ہے کہ زبر یعنی فتحہ کی مقابل فتحہ ہو اور زیر یعنی کسرہ کے مقابل کسرہ اور
پیش یعنی ضمہ کے مقابل ضمہ ہو صرف حرف متحرک یا ساکن جیسا ہو لیا جائیگا جیسے
طوطی اور بلبل بروزن فعلن سکون العین کی ہے اور حروف بھی وہ شمار کیے جاوینگے
جو ملفوظی ہون یعنی تلفظ مین آوین کو مکتوبی ہون یا نہون

فائدہ اب مختصر بیان حروف ملفوظی کا کیا جاتا ہے جو مکتوبی نہین ہوتے مثلاً الف
ممدودہ کہ تحریر مین ایک الف لکھا جاتا ہے اور تلفظ مین دو الف بولی جاتی ہین
تو تقطیع شعر مین بھی دو الف شمار کیے جاوینگے جیسے آمد بروزن فعلن بسکون
عین اور واو جو اشباع ضمہ سے حاصل ہو جیسے طاؤس مین یہ تقطیع مین
اسطرح لکھا جائیگا طاووس بروزن فعلان بسکون عین اور یاے تحتانی کہ
باشباع کسرہ حاصل ہوتی ہے جیسی من بیدل بروزن مفاعیلن اور تقطیع مین
اسکو منے بیدل بیاے تحتانی تحریر اور شمار کرینگے اور بعض مقام پر یہ تینون حروف
مکتوبی نہین ہوتے مگر ملفوظی ہوتے ہین جیسے الف اللہ مین اور واو ولد مین
اور یاے تحتانی یہ مین اور حرف مشدد بھی بجاے دو حرف کے متصور ہوتا ہی جیسی
خرّم مین راے مہملہ اور تحفظ مین فا اور ایک واو اشمام ضمہ کا ہے یعنی اس واو
کے حرف ماقبل سے جو ضمہ آتی ہے یہ مکتوبی ہوتا ہے مگر ملفوظی نہین ہوتا مثلاً
خواب مین تقطیع مین یہ واو شمار مین نہین آتا بلکہ بجاے ضمہ تصور کیا جاتا ہے
اور نون ساکن اگر درمیان مصرعہ کے آوے تو ساقط ہوگا جیسے چون کنم اول جان
کنم آخر چین روم مین یہ تینون بروزن فاعلن کے ہونگے اور اگر یہ نون آخر مصرع مین

اور میخ اور ستون چوبین ہوتے ہین اور لغت مین سبب کو رسن اور میخ کو وتد اور ستون کو فاصلہ کہتے ہین اور شعر بھی مرکب سبب اور وتد اور فاصلہ سے ہوتا ہی گو اس مین رکھی اکثر وجوہ مذکور ہوتے ہین مگر ہر ایک کا اس مقام پر تحریر کرنا بنظر تطویل مناسب اور ضرور نہین ہوتا چونکہ شعر کے واسطے عروض کا جاننا بہت ضروری ہے لہذا قدری بیان وجہ تسمیہ عروض کا کیا جاتا ہے۔ بعضون کا یہ قول ہی کہ خلیل ابن احمد بصری نے مکہ معظمہ مین اس علم کا ملہم ہوا تھا اس باعث سے اس علم کا نام تیمناً اور تبرکاً اوپر نام مکہ کے عروض رکھا کہ مکہ کا ایک نام عروض بھی ہے اور بعض یہ کہتے ہین کہ جو ترکیب ان تین حروف یعنی عین اور راء مہملہ اور ضاد معجمہ مین معنی کشف اور ظہور کی ہین اور اس علم سے بھی وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہوتا ہے اسوجہ سے اس علم کا نام عروض رکھا یعنی ظاہر کرنیوالا وزن کا اور بعض یہ کہتے ہین کہ عروض کے معنی راستہ کشادہ درمیان دو کوہ کے ہے اور جسطرح راستہ سے منزل مقصود تک پہونچ سکتا ہے اسی طرح اس علم کے جاننے سے کلام موزون اور ناموزون کی مقام تک پہونچ سکتا ہی اس مناسبت سے اس علم کا نام عروض رکھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ عروض بروزن فعول ہے یعنی مفعول بمعنی معروض پس اس علم کا نام بھی عروض اس وجہ سے ہوا کہ یہ معروض علیہ شعر کا ہے یعنی شعر کو اوسپر عرض کرتے ہین تاکہ موزون اور غیر موزون جدا ہو

واضح ہو کہ جو کوئی شائق شعر گوئی یا شعر فہمی کا ہو اوسکو یہ ضرور ہے کہ اس علم سے آگہی حاصل کرے کیونکہ شعر کلام موزون کو کہتے ہین اور موزونی کی دریافت کرنیکو میزان کا ہونا پر ضرور ہے اور شعر کی میزان گویا عروض ہے کہ اس میزان سے کلام موزون اور ناموزون دریافت ہوسکتا ہے کیسا ہی کوئی موزون طبع ہو مگر بغیر اس علم کے جانے کی جملہ اوزان شعری پر حاوی ہونا ممکن نہین لہذا ضرور ہوا کہ اس علم کو حاصل کری تو نیز موزون اور غیر موزون کی حاصل ہو

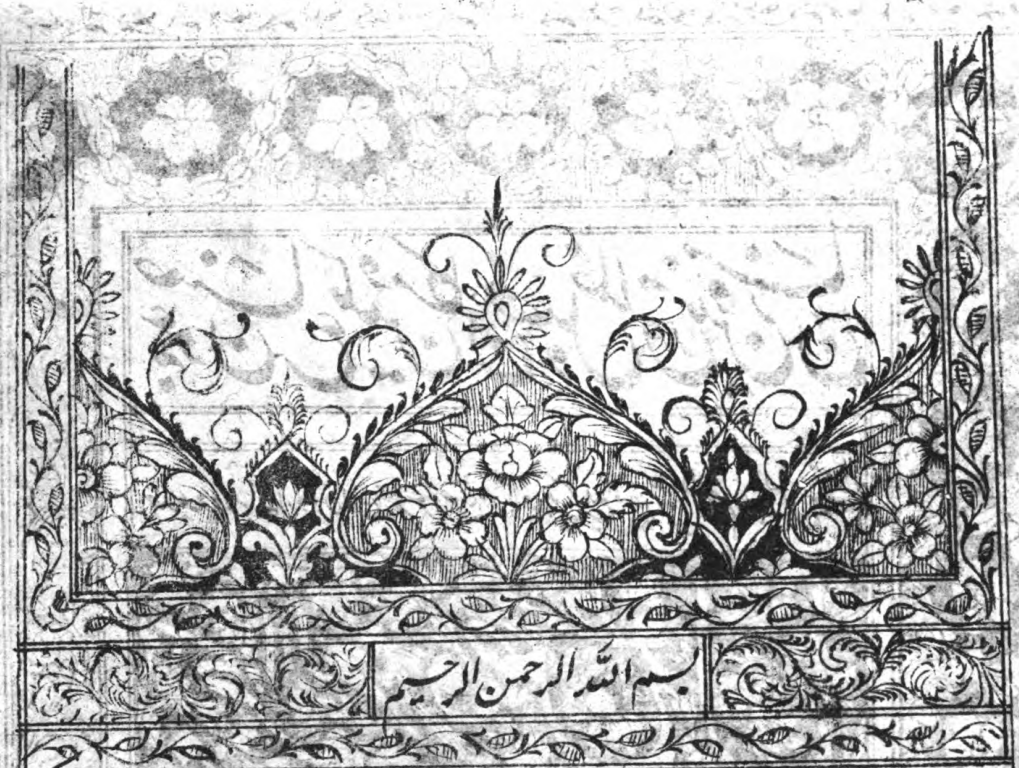
جاننا چاہیے کہ وزن کسی کلام کی تولنے کو کسی بحر مین منجملہ بحور مقررہ شعری کی کہتے ہین

فصل ۱ بیان معنی عروض جسکو اصول بھی کہتے ہین

فصل ۲ فی ضرورت علم عروض جاننا اسکا ضروری ہے

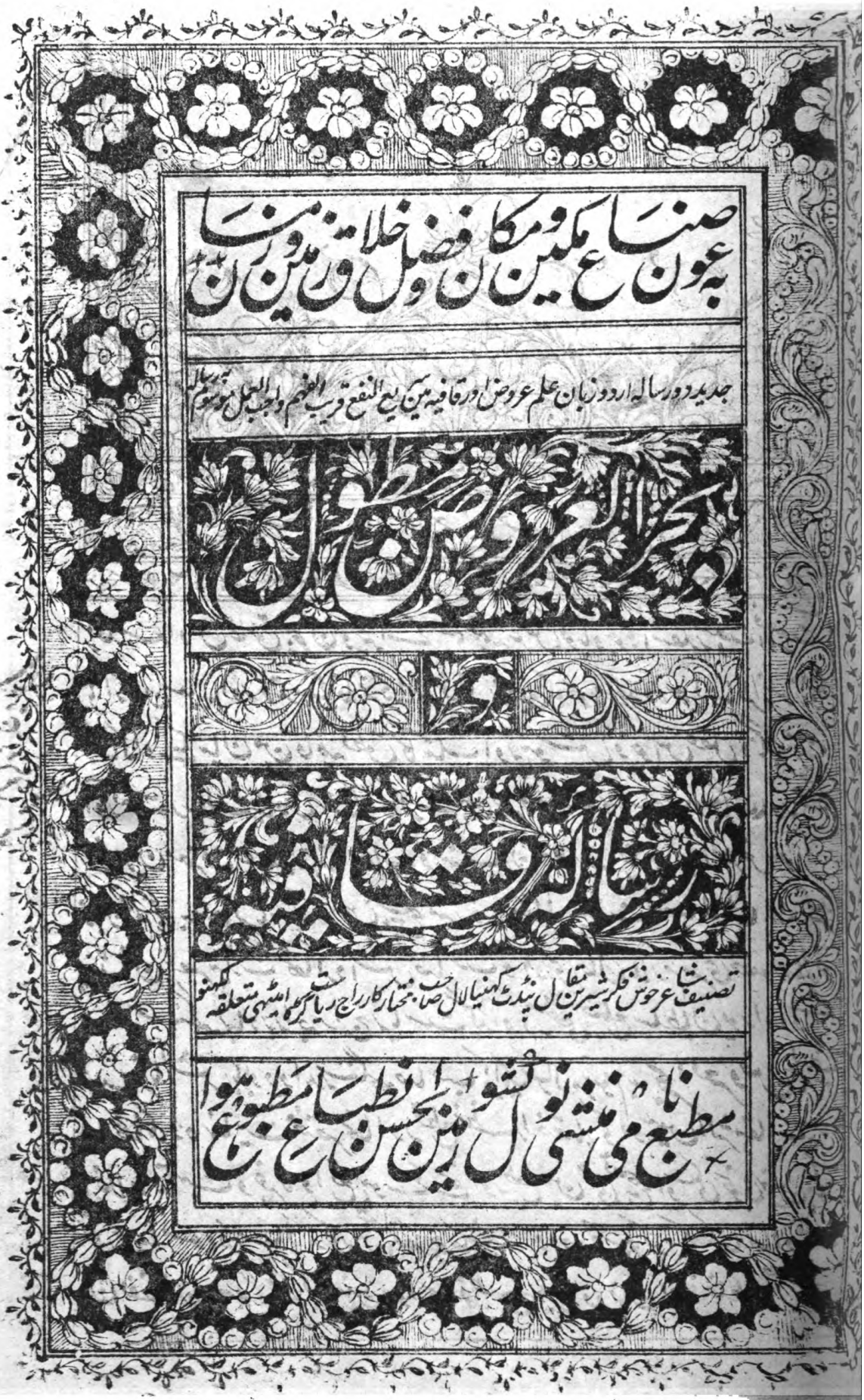
قایم رہی لہذا یہ رسالہ واسطے افادہ برخوردار کامگار تخت جگر نور بصر پنڈت
اقبال کشن وکیہین برادرش عزیز از جان باعث روح وروان پنڈت مہاراج کشن
طال اللہ عمرہم تصحیح اور ترمیم کرکے ساتھہ نام بحر العروض مطول موسوم کرتا ہون
امید کہ واصل بمنظوری شائقان فن ہو اور عزیزان مذکورین کو فائدہ شایان نصیب ہو۔
ہر چند اس مختصر مین بیان فن عروض گویا دریاے ذخار کو کوزہ تنگ مین بند
کرنا ہے مگر براے مبتدیان اسقدر مناسب اور بہتر معلوم ہوا امید صاحبان سخنور
اور سخنوران صاحب ہنر سے یہ ہے کہ اگر خطا ملاحظہ فرماوین اصلاح سے دریغ
توجہ نفرماوین اور بندہ ہیچمدان کو مشکور منت اور ممنون احسان فرماوین

پوشیدہ نرہے کہ شعر کے معنی اصطلاح مین یہ ہین کہ کوئی کلام اوزان مقررہ مین
سے کسی وزن پر ہو اور بامعنی رکھتا ہو کیونکہ سخن موزون بیمعنی کو شعر نہین کہتے اور
قافیہ رکھتا اور متکلم نے اوسکو بہ قصد موزونی کیا ہو کیونکہ اگر کوئی کلمہ موزون بغیر قصد
اور ارادہ متکلم کے سرزد ہو اوسکو شعر نہین کہینگے اسی وجہ سے جو کلام مجید یا حدیث
شریف مین کلمات موزون واقع ہو گئے ہین اونپر شعر کا اطلاق نہین ہوتا بلکہ وہ
نثر مرجز مین شمار کیے جاتے ہین اور کلام اوسکو کہتے ہین جسکے معنی ہو سکتے ہون اور
سامع کو حاجت دوسری کلمہ کیواسطے افادہ معنی کلام مذکور کی باقی نرہے اور لغت مین
شعر کے معنی دانستن اور دریافت کرون کے ہین اور شاعر صاحب شعر کو کہتے ہین
اوس حالت مین کہ جب شعر کے معنی اصطلاحی لیے جائین یعنی کلام موزون اور اگر
شعر کے لغوی معنی لیے جائین تو شاعر کی معنی دانندہ اور دریابندہ کے ہونگے یعنی وہ
کلام موزون کو دریافت کرتا ہے اور اوسکی ترکیب پر قادر ہے اور سواے شاعر کے
اور کوئی اوسکو نہین پاتا اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین شاید اسوجہ سے کہ بیت کے
معنی گھر یعنی خانہ کے ہین اور گھر کے ہر در پر دو دروازے ہوتے ہین اور شعر کے بھی
دو مصرعہ ہوتے ہین اور مصرعہ کے معنی بھی دروازہ کے ہین اور ایک یہ بھی وجہ
ہے کہ بیت یعنی گھر صحرانشینان عرب کا کمبل کا مثل خیمہ کے ہوتا ہے اور اوسمین سین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اوس خالق بیچون و چرا کے جسنے خیمہ عرش کو باوجود اسقدر وسعت اور فسحت کے بی ارکان سبب اور وتد کے قائم کیا اور فرش زمین کو بجور متعدده سے ایسا طراز موزون بخشا کہ اوسکے بیان مین قافیہ نطق کا تنگ اور ہوش و حواس عقل دنگ ہین اور نعت رسالت پناہ کی جسکے ادا کرنے مین فہم و فراست کا پاسے تردد لنگ اور جسکے اظہار مین معترف بقصور جملہ اصحاب فرہنگ ہین مطلب ضروری العرض حوالہ زبان قلم کیجے بیان کرتا ہے کہ اس ہیچ میرز ذرہ مثال پنڈت کنہیا لال والد سرمد پنڈتان عصر پنڈت ٹھاکر داس صاحب دہلوی حال ملازم سرکار حضور مہاراجہ مادھو سنگھ بہادر راجہ راج ریاست گڈہ امیٹھی ضلع سلطان پور اودہ نے حسب فرمائش بابو دیوان سنگھ صاحب کے ایک رسالہ موسوم بہ بحر العروض تالیف کیا تھا مگر وہ نہایت مختصر تھا اور قطع نظر اختصار کی اوسمین اکثر مقامات پر اغلاط کتابت وغیرہ واقع ہوئے تھے اور طبع مین بھی تصحیح اوسکی بخوبی نہین ہوئی تھی جیسا مسودہ رسالہ مذکور مین تھا یعنی جو حاشیہ مسودہ پر صحیح کرکے لکھا تھا اور متن مین لفظ غلط سہواً محکوک نہین ہوا تھا تو طبع مین دونون لفظ غلط اور صحیح


به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

جدید دو رسالہ اردو زبان علم عروض اور قافیہ مین بیع النفع قریب الفہم و اجب العمل موسوم بہ رسالہ

بحر الفصاحت و عروض مطول

و

رسالہ قافیہ

تصنیف شاعر خوش فکر شیرین مقال پنڈت کنہیا لال صاحب متخلص بہ کار راج ریاست گوالیار حال امیٹھی متعلقہ لکھنو

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنو مین بحسن و طباعت مطبوع ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شایقین کو فہرست مطول سے جو علحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ و کتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ و کتب فارسی درس مبتدیان ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شایقین ملاحظہ فرماکر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین۔

کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ

اصول عجمیہ صرف افعال وغیرہ۔

معلم الحساب ۔عرف مکتب نامہ نصایح اور حکایات و خطوط و محاسبہ۔

مصدر فیوض ۔صرف و نحو قواعد فارسی عبارت اردو مین۔

رسالہ صرف و نحو اردو مع شرح ۔

مطلع خورشید۔تصنیف مولوی منظور احمد صاحب فن قافیہ سنجی مین۔

عروض فیضا قواعد قافیہ مین مطبوعہ مطبع گلشن محمدی

زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار مع شرح در فن عروض و قافیہ۔

طوبی العروض ۔منظوم مؤلفہ مومن حسین صفوی علم عروض مین۔

بحر العروض ۔علم عروض مین مع نقشہ زحافات مؤلفہ منشی کنہیا لال صاحب۔

گنج شائگان اُردو علم قافیہ مین نادر کتاب تصنیف حبیب الدین احمد صاحب۔

خلاصۃ المنطق مصنفہ منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر

مجموعہ صرف مسمی بہ امداد الادب مع اضافہ فواید ماحصل و مضمون میزان سے شافیہ تک۔

دریای عقل ۔صفوۃ المصادر کو فواید ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

کتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ

قواعد فارسی از روشن علی انصاری۔

گلشن فیض ۔قواعد فارسی منظوم۔

مفید نامہ حساب و آداب القاب کے قواعد

جوہر الترکیب از منشی سیوارام جوہر تخلص رئیس بریلی

شرح جوہر الترکیب نادر شرح از شیخ حیدر علی مرحوم

نہر الفصاحت محشی از مرزا قتیل۔

مفیض فارسی فارسی قاعدون کی عمدہ کتاب۔

چہار گلزار قواعد صرف نحو و معانی و عروض مین ہے

اصول برجستہ مصنفہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی

ارمغان ۔نادر کتاب قواعد مین جس مین تین رسالہ ہین ابجد امجد قواعد خوشخطی

تشریح الالفاظ مترادفہ باترجمہ اردو جداول مین ملخص الاخلاق نصایح مین۔

عروض سیفی فن قوافی و عروض۔

میزان الافکار شرح فارسی معیار الاشعار

شجرۃ العروض و روضۃ القوافی و رسالہ اضافات

رسالہ آذر کدہ فن معما مین نادر کتاب ہے۔

حدائق البلاغت ۔علم بلاغت و بیان و بدیع وغیرہ ہین۔

شجرۃ الامانی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل

رسالہ عبد الواسع ہانسوی قواعد فارسی مین

عزیز المصادر۔گردان مصادر مع شرح

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق رمین و زمان

جدید دور رسالہ اردو زبان علم عروض اور قافیہ مین بیع النفع قریب الفہم والعمل موسوم بہ رسالہ

بحر العروض

رسالہ قافیہ

تصنیف شاعر خوش فکر شیرین مقال پنڈت کنہیالال صاحب مختار کار راج ریاست گرمکھیڑی متعلقہ لکھنو

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنو مین بحسن وجہ طبع ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شایقین کو فہرست مطول سے جو علٰحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے کہ قیمتاً اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ و کتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ و کتب فارسی درس تبدیان ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شایقین ملاحظہ فرما کر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین۔

کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ

اصول عجمیہ صرف افعال وغیرہ۔

معلم الحساب۔ عرف مکتب نامہ نصایح اور حکایات و خطوط و محاسبہ۔

مصدر فیوض۔ صرف و نحو قواعد فارسی عبارت اردو مین۔

رسالہ صرف و نحو اردو مع شرح۔

مطلع خورشید۔ تصنیف مولوی منظور احمد صاحب فن قافیہ سنجی مین۔

عروض فضا قواعد قافیہ مین مطبوعہ مطبع گلشن محمدی

زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار مع شرح در فن عروض و قافیہ۔

طوبی العروض۔ منظوم مؤلفہ مومن حسین صفوی علم عروض مین۔

بحر العروض۔ علم عروض مین مع نقشہ زحافات مؤلفہ منشی کنہیا لال صاحب۔

گنج شایگان اردو علم قافیہ مین نادر کتاب تصنیف حبیب الدین احمد صاحب۔

خلاصۃ المنطق مصنفہ منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر

مجموعہ صرف مسمی بہ امداد الادب مع اضافہ فواید ناحصل و مضمون میزان سے شافیہ تک۔

دریای عقل۔ صفوۃ المصادر کو فواید ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

کتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ

قواعد فارسی از روشن علی انصاری۔

گلشن فیض۔ قواعد فارسی منظوم۔

مفید نامہ حساب و آداب القاب کے قواعد

جوہر الترکیب از منشی سیوارام جوہر تخلص رئیس ریلی

شرح جوہر الترکیب نادر شرح از شیخ حیدر علی مرحوم

نہر الفصاحت منشی از مرزا قتیل۔

مفیض فارسی فارسی قاعدونکی عمدہ کتاب۔

چہار گلزار قواعد صرف نحو و معانی و عروض مین ہے

اصول بدیعیہ مصنفہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی

ارمغان۔ نادر کتاب قواعد مین جس مین تین رسالہ ہین ابجد امجد قواعد خوشخطی

تشریح الالفاظ مترادف با ترجمہ اردو جداول مین ملخص الاخلاق نصایح مین۔

عروض سیفی فن قوافی و عروض۔

میزان الافکار شرح فارسی معیار الاشعار

شجرۃ العروض و روضۃ القوافی و رسالہ اضافت

رسالہ آذر کدہ فن معما مین نادر کتاب ہے۔

حدائق البلاغت۔ علم بلاغت و بیان و بدیع وغیرہ ہین۔

شجرۃ الامانی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل

رسالہ عبد الواسع ہانسوی قواعد فارسی مین

عزیز المصادر۔ گردان مصادر مع شرح

Bahadur 8 Mootaul

INDIAN INSTITUTE

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

جدید دو رسالہ اردو زبان علم عروض اور قافیہ میں بیع النفع قریب الفہم واجب العمل موسوم بہ رسالہ

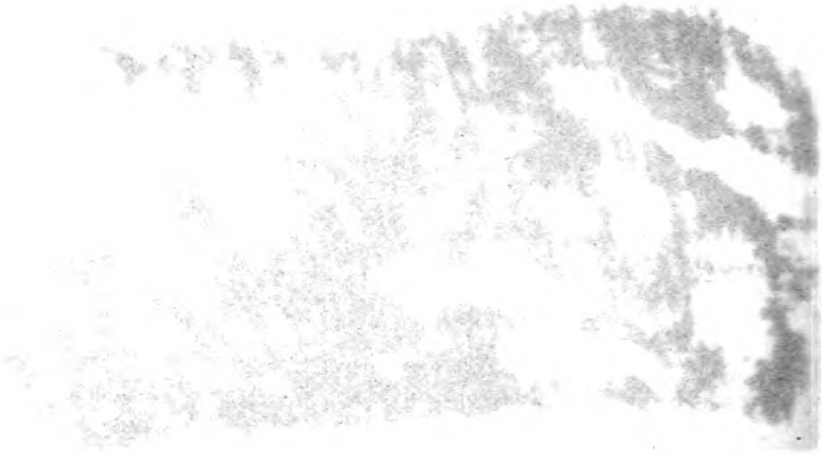
بحر الفصاحت و وصل مطول

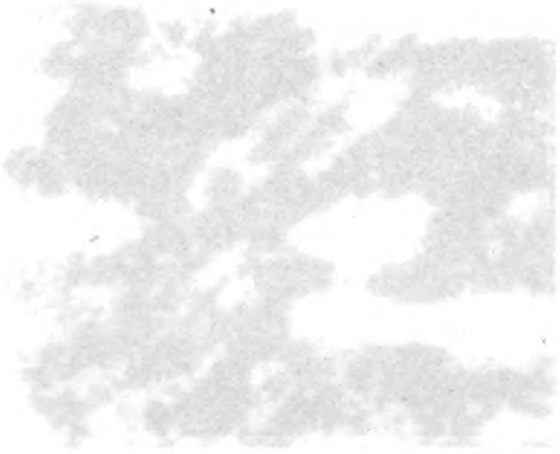
و

رسالہ قافیہ

تصنیف شاعر خوش فکر شیریں مقال پنڈت کنہیا لال صاحب مختار کارراج ریاست گرہا امیٹھی متعلقہ لکھنؤ

مطبع نامی منشی نولکشور بمدد بحسن انطباع مطبوع ہوا





Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

